

اگر در خواجہ وزیر۔  
یوان غافل۔ کلام مخمور ہمایہ آتش  
ناسخ۔

لیوان ذوق۔ از نتیجہ فکر مخمور عالی خیال  
نیدا براہیم علی ذوق۔  
لیوان نیاز۔ از روشنی صافی طبع نازک پسند  
نماہ نیاز احمد بریلوی۔

یوان شہیدی۔ مصنفہ کرامت علی خان۔  
لیوان لطف۔ پاکیزہ دیوان غزلیات  
مع سراج نامہ محامد سرور کائنات مصنفہ حافظ  
حکمت علیخان بریلوی۔

نعت حسرتی۔ غزلیات تمام ردیفوں  
از بہار نمائے طبع بلند مفتی عسکرام سرور لاہوری  
لیوان غائب و ہلوی۔ کئی مرتبہ یہ مختلف  
تسمات میں چھپا۔ در فروخت ہوا اگر ہندو خوش  
خبرداران باقی ہے کیونکہ ہویہ بڑے پایہ کا  
کلام ہے مرزا اسد اللہ حسان دہلوی کا

کلام ہے کہ جن کا مثل و نظیر نہیں اب  
یہ مطبوعہ مطبعہ نظامی سے نفل ہو کر طبع ہو  
دیوان فتاحی۔ مسمیٰ بہ مہر عشق کلام استاد  
کمال آفتاب الدین خواجہ اسد تخلص فلق  
دیوان سخن شوق۔ غزلیات ہم طبع  
حضرت ذوق دہلوی مصنفہ بہر خیر را کے

سرزنی تخلص ہر چند ایک کالم میں کلام ذوق  
دوسرے کالم میں کلام ہر چند۔

دیوان واسطی۔ نادر کلام مولوی سید فضل  
رسول خان قلندر سندھ

دیوان ہشیار۔ مصنفہ مکبول رام  
دیوان عبنا۔ از میر وزیر علی عبنا۔

دیوان صبا من۔ از سید ضامن عبنا  
دیوان خواجہ میر درد در شاعر صاحب باطن

دیوان نواب علار الدولہ۔ از سید محی الدین  
خان بہادر فقیر۔

جمع الاسعار۔ غزل ہائے اردو و فارسی  
اساتذہ۔

چمنستان جوش۔ دیوان نواب محمد حسین  
خان جوش از فہر زندان حافظ رحمت

حسان۔  
گلہ سہ۔ امانت۔ جس میں چیدہ چیدہ غزلیات  
اساتذہ

کتب اردو

جامع الاخلاق۔ ترجمہ اردو و اخلاق جلالی ترجمہ  
مولوی امانت اللہ۔

نکات احسانی۔ دو جلدیں ایک جلد میں نکات اردو کا  
بیان و نیز نکات فارسی کا مصنفہ مولوی حکیم۔ سامان

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

جہاں سے  
 جہاں سے

جہاں سے  
 جہاں سے

نت میں تیری ذات پاک کے  
 بکھلے پر زری اور اپوشاک کے  
 ام لے سکتے نہیں مجھ سے  
 گریبان آگ میں رکھ دیجئے  
 سنو سونے میں لکھو ماہوں و  
 کد ز کھتے موسم گل کی مین  
 سید گاہ عشق میں مردار ہے  
 ہست ہو کر ہائیکے اے بیچو  
 دیوانوں نے میں نے کی نہیں  
 دہنے والے گل زہن کی میں  
 سحر الفتن میں بہار باغ ہر  
 شکر کی پورا سحر شیریں دہن  
 آفرین صد آفرین درت جنوں

اور تے میں ہوش حواسل دراک کے  
 پائون پھیلتا مدامن چاک کے  
 کیا کہیں کسے میں کس شفا کے  
 موسم گل میں جو ہوں چاک کے  
 لام سے کاکل الف کے تاک کے  
 دلو لے تیرے گریبان چاک کے  
 حیدر و قابل نہیں قراک کے  
 آئے ہیں بنت العجب کوتاک کے  
 آگ کی پریان میں شافع خاک کے  
 کاٹنے والے چمن کی تاک کے  
 بھولتے ہیں ست و پاتیراک کے  
 پھیلکی چہ آگے تری نسو اک کے  
 خوب ہی لے لے بے پوشاک کے

عشق میں رہنے میں آتش ساسنے  
 بے مروت بے وفا میاں کے

میں مضمون جلیق علیہ آواز  
 ما اعظم شانه کعبان نکتہ سحر  
 اما بعد میں نفس اس سحر  
 اور میں فخر و فخر میں  
 ان باہم باغت انضمام  
 التیام باغت ممدوح زمین  
 معنی غیبی ہون

۲۵۵

جہاں سے  
 جہاں سے

جہاں سے  
 جہاں سے





حافظ ابرو بن سید طبع کدو خواہے کہ  
 عجب ہوئی جو سبب گنبد بین کدو خواہے  
 جاذب کوئی نہیں پیدیا حضور اللہ کے  
 رے نورانی کا ترے پودیا جبار شکر  
 رات بھر دراز ہوں کیا کیا چھپا ہوا ہے  
 غلام وصل آئی اور مدد جو پوری  
 دماغ گھر کی عین حسن کا کھانے والے اس غم  
 کھنے میں شاعر قیامت ہوگی قیامت  
 کھنے میں نفیر میں ہم نواس فواہ  
 عاشق بن حالت غریب  
 ناوانی سے ہو جائے سارے  
 دیکھا تاج پادشاہ کے  
 عشق بت میں کوہ پرجا جا کے  
 بایوں کے صدے سے لپٹا دیندرا کے  
 لایا عشق زخندان نے لویا نی کیا  
 تون روئے ہیں جا جا کر کرا رہا ہے

بس قلم صفحہ ہستی سے اٹھا کر آتش  
 اڈھل چکے شعر جو تھے فکر سے ڈھلنے والے

وہ یار رہ گئے کہ جو تھے عشق کے تھے  
 بلب کوٹکے کان گلوں کے کھڑے تھے  
 ساقی کے دریا بتو میں ہم بھی اڑے تھے  
 باقی لباس جھوٹے ہوئے یا ترے ہوئے  
 ارہ کے نیچے حشر میں ہوئے کھڑے تھے  
 سونے کی ٹیریوں میں ن ہر پہ تھے  
 بھوٹے نہ تھے جوں میں پھوٹے تھے  
 شمشیر ناز سے رہے بیدم پر تھے  
 گردنیں انکی ہاتھ میں کٹے تھے  
 تلوار کی طرح جو وہ منہ کے کڑے تھے  
 روز شب فراق کے بچھ جھڑے تھے  
 خم کے تلے ہیں میکہ میں ہم کڑے تھے  
 اک اک کڑے کے ساتھ ہیں دو دو چڑے تھے  
 اس تل کا تیل پیکے ہو چکے کھڑے تھے  
 آتش سے تو نہیں کہیں خیم اچھڑے تھے

تھے ہی تیرے نرم سے سب کھڑے تھے  
 نالوں سے میرے ہلکے رنگیں لداے دہر  
 بے نشہ شراب محبت نہ جائے تھے  
 ٹھیک آئی تن پہ اپنے قباے پہنی  
 جو بچ گئے ہیں جنبش شرکان یار سے  
 دیوانگان عشق جو زینت لبند ہوں  
 بے نہر یار کا نہ کلام سے ہو سکا  
 کشتوں کی طرح زینت میں تیرے نیاز مند  
 آئینہ نے کیا ہو جو صورت سے آشنا  
 باتوں میں انکی ہو گئے عاشق غریب قتل  
 روز وصال آنکھوں کو اپنی دکھائیگا  
 ساقی کی بندگی نے کیا خاتمہ بخیر  
 اب پانوں رکھے وہ نہیں چلتے زین پر  
 بوسہ جو خال لب کا لیا یار نے کہا  
 نہ فکر شعر ہو نہ وہ مضمون تلاشیان

عشق عالی مرتبت سے حسن و انداز و ناز  
 جان نکلتا ہو جو جہاں سے لگے دین دیدار حسن  
 ذکر دوست کہنے لگتے ہیں کو تو تیرا کام  
 منزل مقصود میں پہلے نکالو نکالا محض  
 اب لو نہیں یہ جو میں دوست کا نکالا محض  
 اس بیت بید میں کی زلفوں کا اشارہ بھی  
 اس بلا میں وہ پھیندیں عاشق ہوں آفتاب  
 کب سائی ہو نظر میں رد شنی آفتاب  
 چشم بینا رکھتے ہیں در پہ تری درگاہ کے

عشق عالی مرتبت سے حسن و انداز و ناز  
 جان نکلتا ہو جو جہاں سے لگے دین دیدار حسن  
 ذکر دوست کہنے لگتے ہیں کو تو تیرا کام  
 منزل مقصود میں پہلے نکالو نکالا محض  
 اب لو نہیں یہ جو میں دوست کا نکالا محض  
 اس بیت بید میں کی زلفوں کا اشارہ بھی  
 اس بلا میں وہ پھیندیں عاشق ہوں آفتاب  
 کب سائی ہو نظر میں رد شنی آفتاب  
 چشم بینا رکھتے ہیں در پہ تری درگاہ کے

ہو اسے دوست تو نکلا ارہ میں ہا  
 خزان چمن سے ہا جاتی بیمار راہ میں ہا  
 گواہ از کوئی شہسوار راہ میں ہا  
 بلند آج نہایت عیار راہ میں ہا  
 شباب ملک نہیں پوچھا ہا عالم عقل  
 علم سارا کوئی لازم ہا فکر اسی میں ہا  
 نہ کوئی شہرہ کوئی دیا راہ میں ہا  
 طریق عشق



بہار گلستا  
نہ کوئی سوز کے نشان کیسے  
تیرے تپ کی بجلی بادلوں کے  
تپ دھڑکی کا ہنسنے کی  
سارے میں کا ہنسنے کی  
عجب کیا چھاروں کیسے  
ایمان بے نشان کیسے  
بہار کی ہر نشہ کیسے  
نہ میں داخل ہو گیا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

جو رو جفا ہزار کرے ہم خفا نہوں  
کیا کھاکے زخم کرتے ہیں تنوں کی طرح قصر  
خواہان مرگئی ہر جدائی میں یار کے

خوشرو سے خوشحال سے خوش حال سے  
بہل بہلاری تیغ کے کس کس نشاط سے  
بہرا ز فوج جسم کے ہوا رتباط سے

انجام ہو بخیر قیامت کا  
داخل بہشت میں ہو گذر کر صراط سے

رنڈے وہی ہیں جو کہ ہیں تپڑے چڑھتے  
 مست است قلم ہستی میں آئے ہیں  
 اللہ سے صفائے تن نازنین یا ر  
 وودن سے پانوں ہونہیں بگایا رنے  
 ان ابھوون کے حلقہ میں اکھڑیاں نہیں  
 بعد فنا بھی ایسی فخرست کونہ نہیں  
 تکلیں جو اشک کے اثر انکھوں کی ب  
 لکھے گئے بیاضوں میں شمار انتخاب  
 انشا صدقوں کو تیغ نے ابرو سے پار کی

باقی جو ہمیں سو قبر میں عزت بھروسا ہوگا  
 مثل حباب اپنا پیارا بھرے ہوگا  
 موتی ہمیں کوٹ کوٹ کے گویا بھرے ہوگا  
 بیٹھے ہیں ہاتھ ہاتھ کے اوپر دھرے ہوگا  
 دوطاق پر ہمیں دو گل زرکش کرے ہوگا  
 بے حشمت خنم لحد میں سر جانے دھرے ہوگا  
 جمید اہوئے ہمیں طفل ہزاروں دے ہوگا  
 رائج رہی دہی کہ جو سکے کھرے ہوگا  
 تیر فرہ سے درہم و برہم کرے ہوگا

کاش خدائے مجاہد تو دریاے عشق میں  
کو دے جو ابکی ہم تو درے سے میرے ہوے

دودن کی زندگی میں ہے ہم کہہ

خوش جنوں نے زرا کیا جبکہ ہم ہوئے

[illegible]





سلسلہ کلام ہے بہت جمال کرتے  
 کا نون کا شتاب انکا مودے جگہ نکال کرتے  
 حلق شتاب انکا مودے جگہ نکال کرتے  
 حلق شتاب انکا مودے جگہ نکال کرتے  
 حلق شتاب انکا مودے جگہ نکال کرتے

داغ کھانے نے مزہ ایسا دیا ہو عشق میں  
 دور قی ہو روح اُسچیز شجرین داغ ہو  
 عیب شاعر کو لگا دیتا ہو آتش نقص شعر  
 داغ جب بھل میں لگا عین شجرین داغ ہو

چستان کی گئی نشو و نما پھرتی ہو  
 خال شکین کو ترے کرتے ہیں قہقہے سجدے  
 خاک چھنوا رہی ہو کو خیر قاتل کی تلاش  
 کج نگہ تو نے تو کی جسے کہہ رکھتے ہیں  
 بلتچی جو تری درگاہ کے ہیں و محبوب  
 نشہ مے نے نقاب رخ رسیا اُلٹا  
 قتل کس کسکو کرے دیکھے ہنگام خرام  
 پانوں تک یار کے ہو چکی لٹک کر رہے  
 وہ جنوں خیر ہو وہ ماہ سودا ہو وہ زلف  
 اپنے جانے سے ہو نہیں سکیں مفلس باہر

رت بدلتی ہو کوئی دن میں ہوا پھرتی ہو  
 عین میں گیسوؤں کے گرد ہلا پھرتی ہو  
 ساتھ ساتھ اپنے خراب ہی قضا پھرتی ہو  
 آنکھ اپنی بھی صم سوے خدا پھرتی ہو  
 پہنے تشریف قبول آنکی دعا پھرتی ہو  
 ٹھوکر میں لگاتی اُن آنکھوں کی جیا پھرتی ہو  
 یہ قدم سے جو لگی اُنکے حنا پھرتی ہو  
 پھیرنے سے کوئی وہ زلف رسا پھرتی ہو  
 دیکھتی ہو جو پری برہنہ پا پھرتی ہو  
 رہن ہوتی ہوئی دستار و قبا پھرتی ہو

صبح محشر کے سوا صبح شب ہجر نہیں  
 یہ بلا وہ نہیں آتش جو ہلا پھرتی ہو  
 آتی ہو غید قربان خنجر کو لال کرتے  
 لالہ کا بتکدہ میں ہم کیا خیال کرتے  
 دہبہ کے بدلے فرہ عاشق حلال کرتے  
 سنتا تھا کون کس سے اظہار حال کرتے

آزادہ ہو کر دھڑکتے  
 نہ دسیاں شکر و خیر  
 منظر کو نہ جو چھین وہ آج  
 اندیشہ کو نہ جو چھین وہ آج  
 ہر گز نہ دوش سے ہی حقور اس آج  
 ہر گز نہ دوش سے ہی حقور اس آج  
 ہر گز نہ دوش سے ہی حقور اس آج

سودا زردہ ہو کر خالوں کا جانا  
 قربان مشک مانے اس غزال کرتے  
 رخ یار کا نہ ہوتا تو خاں جو دھون کا  
 اندھیرا ہو دھون کے دھون ہلال کرتے  
 سودا زردہ سے اپنے پھر جانی میں نہ ہونا  
 مجنون سے بھی ہیں دھندل شہی کرتے  
 ہوتا ہوا یہ نقاب یوسف سے ہمارے  
 ناقص ہیں آشکارا اپنے کمال کرتے

ایسی طوفان بھی اب تو خال  
 کا قیامت  
 غلام شکر ہے اپنے دم  
 غلام شکر ہے اپنے دم  
 غلام شکر ہے اپنے دم  
 غلام شکر ہے اپنے دم  
 غلام شکر ہے اپنے دم

ایک دل میں زخمی ہو کر رہا تھا  
 دیکھ کر جو چاہے نہ دیکھ کر  
 عشق کی دوسروں سے شک تو میں نے  
 یہ وہ آتش ہو کہ جس سے شعلہ

رنگے دو چشم تر سے کیجئے دعوائے عشق  
 رام ہوتے ہی نہیں جی مزاجی ہو سکر  
 دو گواہ حال اس قصہ کے لایا جا ہے  
 اُن سب چمنوں کو چو پہرہ جگایا جا ہے  
 عود کے مانتدیان دعویٰ لگایا جا ہے  
 دیکھ کر خلوت سراے بارکتے ہیں فقر

خاطر آتش سے کیے چند جز شعراور بھی  
 بے نشان کا نام باقی چھوڑ جایا جا ہے

دل بہت تنگ رہا کرتا ہو حسن میں تیرے کوئی عیب نہیں صلح کی دل سے ہیں بیاں مہلتیں محتسب کو ترے متانوں سے دل مرانی کے محبت کی شراب عارسی عار ہو مجھو محبتوں کو جو ہر تیغ دکھاتا ہو حسن گفتنی حال نہیں ہو اپنا حلب رخ میں ترے خالوں سے منزل گور کے دیوانوں کے عالم وجد ترے مستوں کو قدح دست صدم سے نادم	رنگ لے رنگ رہا کرتا ہو قح میں رنگ رہا کرتا ہو وان سر جنگ رہا کرتا ہو خوف سر جنگ رہا کرتا ہو نشہ میں جنگ رہا کرتا ہو تنگ سے شاف رہا کرتا ہو عشق جو رنگ رہا کرتا ہو کچھ عجب و جنگ رہا کرتا ہو لشکر رنگ رہا کرتا ہو سینہ پر رنگ رہا کرتا ہو بے دف و جنگ رہا کرتا ہو گل اور رنگ رہا کرتا ہو
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عشق کی دوسروں سے شک تو میں نے  
 یہ وہ آتش ہو کہ جس سے شعلہ  
 لالہ روشا بد کوئی تیری کہ میں غم  
 آج کل ہو تاریم غم غم غم غم  
 بوساگی دیتا ہو غم غم غم غم  
 اشک کے پانی سے شعلہ شعلہ شعلہ  
 گریہوں سے سوز شعلہ شعلہ شعلہ  
 ناکسوں سے اہل عزت کی عین غم  
 میل تائبہ کا ہو جس یک روز میں دیا ہو

۲۴۶

عشق میں دوسروں سے شک تو میں نے  
 یہ وہ آتش ہو کہ جس سے شعلہ  
 لالہ روشا بد کوئی تیری کہ میں غم  
 آج کل ہو تاریم غم غم غم غم  
 بوساگی دیتا ہو غم غم غم غم  
 اشک کے پانی سے شعلہ شعلہ شعلہ  
 گریہوں سے سوز شعلہ شعلہ شعلہ  
 ناکسوں سے اہل عزت کی عین غم  
 میل تائبہ کا ہو جس یک روز میں دیا ہو



بجا نہ کھو ڈالے مجھ کو تو چاہئے  
 دل کو نہ توڑ دے یہ خدا کا مقام ہو  
 جس کو نہ توڑ دے یہ خدا کا مقام ہو  
 جس کو نہ توڑ دے یہ خدا کا مقام ہو  
 جس کو نہ توڑ دے یہ خدا کا مقام ہو

کس کشتی کو عشق تری تیغ سے نہیں  
 زینبیدہ چشم یار میں سرخی ہو نشہ کی  
 اک سجدہ نیاز میں ہر فرش عشق ادا  
 ہم چشم ترکو سامنے کرتے ہیں ابر کے  
 رہتے ہیں جہہ سا جو ترے آستان پر  
 خونریز ہر نقاب رخ یار سے کھلا  
 بے معنی ہیں وہ عشق کہ حسین کش نہیں  
 نکلے بخار دل جو زبان سے عجب نہیں  
 سودا کی زلف یار کا جبے ہوا ہر دل  
 جب تک حلال کرے نہ تجھ بیگناہ کو  
 رکھتے ہیں وہ قدم تن بیان میں حکم کو  
 کیا کیا شکوے پھولتے رہتے ہیں آنکھ پر  
 دولت کے سامنے نہیں کچھ قدر جس بھی  
 اک دن حضور قلم ہوتی نہیں ادا  
 منہدی ہمارے قتل کی خاطر ہر لک ہی  
 معشوق ہی نہیں جو نہ وعدہ خلاف ہو  
 خلخال پائے یار سے آئی ہو یہ صد

شتاق جو ہے آب ہو جو نشہ کام ہو  
 کیفیت شراب کے قابل یہ جام ہو  
 میں مقتدی ہوں اور در اول نام ہو  
 تم نہیں پڑو تو برق کا قصہ تمام ہو  
 آنکھوں میں انکی نسبت بلند ہی نام ہو  
 جو ہر بین حسین تیغ کے یہ وہ نیام ہو  
 دلچسپ ہونے حسن تو صورت حرام ہو  
 چھٹکے تو کیا بعید ہو لبریز جام ہو  
 قالب میں مرغ روح کو ایذا سے دلم ہو  
 قاتل کو دہنہ ہاتھ کا کھانا حرام ہو  
 پاؤں یار کبک سے بھی خوش خرام ہو  
 صبح بہار یار کے کوچہ کی شام ہو  
 محمود کا ایا زسا خوش و غلام ہو  
 زراہد تری نمانہ کو میرا سلام ہو  
 خون خشا کا چمے انھیں اتھام ہو  
 چاہے جو تجھے بھگی عہد خام ہو  
 مڑے سے بچے وہ جو زندہ کا کام ہو

باغیان انصاف پر بل سے آیا جا ہے  
 پیچھے اسکو زور کیل کی تھا یا جا ہے  
 فتنہ گل سخن کی خاطر سے ملا یا جا ہے  
 شمع و آفتاب کی جگہ سے دور یا جا ہے  
 چھٹی کھجور کو بھی دیکھا یا جا ہے  
 ۲۴۵  
 انھیں میں خطا فزون کا نظارہ ہے  
 اس میں لب کا ہر کان چر یا جا ہے  
 عین میں تیر ہو تو کھانا یا جا ہے  
 شاخ گھنٹا میں سے کھانا یا جا ہے  
 دیکھ کر تار کی کینہ کو آریا جا ہے  
 شوق کے بجائے جو حلقہ کو آریا جا ہے

دل میں چاہئے  
 دل میں چاہئے  
 دل میں چاہئے  
 دل میں چاہئے  
 دل میں چاہئے

خدا کا گم گم ہونے کا دل تک رسائی مشکل ہے  
 در در زبان جناب چہرہ کا نام نہ لے سکتے ہیں  
 قابل درود پرست کے چہرہ کا نام نہ لے سکتے ہیں  
 مومن پسند یار کا شیون کلام نہ لے سکتے ہیں  
 کیا چاشنی ہو گی کہ مزہ ہو گیا توام نہ لے سکتے ہیں  
 دیکھا کہ کوئی شگفت کا اشہین کلام نہ لے سکتے ہیں  
 اک حال پر کہیں نہیں اسکو قیام نہ لے سکتے ہیں  
 دنیا کا کارخانہ غلطی سے نہ لے سکتے ہیں

<p>دوغ فرق دھڑے یا رشوق وصل                  بازار دھڑ میں نری جنس دل پسند                  نالوں نے اپنی آنکھ جھپکنے نہ دی کبھی                  انصاف ہو تو محکمہ بدل و داد میں                  تیر سیر کر کے کیا پھرے اندھیر ہو گیا                  حاکم سل ہوئے خاک بھی آپس کے گئے میں</p>	<p>موتیا سے اتم یہ عاقبت کار لیجئے                  سودا جو تھا وہ تیرے خریدار بیچئے                  سوداے خواب فتنہ بیدار بیچئے                  جلا دا اپنے ساتھ گنہگار بیچئے                  بازار آگے رفتی بازار بیچئے                  دل میں غبار کا فرود نیندار بیچئے</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آتش جرس کے نالوں کی پھر ہو نہ احتیاج  
 ہو جو ساتھ قافلہ لار بیچئے

<p>اسیر لطف و کرم کی رہائی مشکل ہے                  ہزار دعوے باطل کیا کرین یارب                  بھرا یا سر کو تیرے زخموں نے ڈھیل                  بہت سی دیکھیں ہیں جہاد پر تلواریں                  وہ اتحاد نہیں ہو کہ جنہیں فرق پڑے                  کر سے بڑھ چلے گیوے یار قہر کیا                  دلا پتی بھی حسینوں کو مینے دیکھ لیا                  پھر بیٹے ہم نہ ہر آہ بے نصیب ہو کر                  جلا کیا کرین زمینہ ساز آئینے</p>	<p>انکھیں کو نام سے تیری جدائی مشکل ہے                  تیرے تیری طرح سے خدائی مشکل ہے                  خفا نہ تو کون خوشنودائی مشکل ہے                  متحاری ابروؤں کی جگہ ادائی مشکل ہے                  ہماری اور متحاری جدائی مشکل ہے                  عدم سے دو قدم آگے رسائی مشکل ہے                  نش تری ہی کہاں میر زائی مشکل ہے                  تمہیں ہی پہل ہیں بیوفائی مشکل ہے                  صفائے رخ کی تمہارے صفائی مشکل ہے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۲۳

عاشق کا نالہ ہے پتہ چکا کلام ہے  
 باقی وجوہ اور عود میں نہ واس ہے  
 زنجیر تیرے درد و مشکین خاتم ہے  
 شکر سکرین اجنبی بھلاے خاتم ہے  
 آزاد و زہد صواب اسکا غلام ہے  
 آزاد و زہد صواب اسکا غلام ہے  
 قندیلہ سار کا عکس دلا زمین مختص ہے  
 قندیلہ سار کا عکس دلا زمین مختص ہے  
 مطلب اور دشت گل و لالہ تمام ہے  
 مطلب اور دشت گل و لالہ تمام ہے  
 دودن کی سیرین بوجہ گشتان تمام ہے  
 دودن کی سیرین بوجہ گشتان تمام ہے  
 سب جانتے ہیں عید کا روزہ تمام ہے  
 سب جانتے ہیں عید کا روزہ تمام ہے

خدا کا گم گم ہونے کا دل تک رسائی مشکل ہے  
 در در زبان جناب چہرہ کا نام نہ لے سکتے ہیں  
 قابل درود پرست کے چہرہ کا نام نہ لے سکتے ہیں  
 مومن پسند یار کا شیون کلام نہ لے سکتے ہیں  
 کیا چاشنی ہو گی کہ مزہ ہو گیا توام نہ لے سکتے ہیں  
 دیکھا کہ کوئی شگفت کا اشہین کلام نہ لے سکتے ہیں  
 اک حال پر کہیں نہیں اسکو قیام نہ لے سکتے ہیں  
 دنیا کا کارخانہ غلطی سے نہ لے سکتے ہیں

غلوت میں انجمن سے رہنمائی کیلئے پیدا کی گئی ہے  
 یہاں پر دی وضحیٰ جو ہر سال انسان کی  
 در سے اٹھانے کے لئے دیوار پر لکھی



شش عمل حسب حالات کا بیجا ہر گز نہ کرنا چاہیے  
 عودہ ملاقات کا بیجا ہر گز نہ کرنا چاہیے  
 شش عمل حسب حالات کا بیجا ہر گز نہ کرنا چاہیے  
 عودہ ملاقات کا بیجا ہر گز نہ کرنا چاہیے

شب کو جاتا ہوں تو منہ میرے دکھ کھتی ہیں	نیند آتی رہی میں آپ بھی آرام کریں
بید کر گئے گوشہ عزت میں زابل آنا جھوٹ	
قصہ بخت بڑے کا آتش نہ در دام کریں	
عید نوروز ہر عشرت کا سرخجام کریں	شیشے لبریز سے ہوش ربا جام کریں
باغبان خیر زمین کا بھی کوئی کام کریں	سرو قمری کو عنادل کو گل افام کریں
مہر کن دیکھ کے کہتے ہیں مجھے اگر محبوب	وہ ٹپکنے ہیں کہ پیدا ہو ترا نام کریں
بہم فقیروں کو ہر دیوار کا سایہ کافی	نہوش رہیں وہ جو کھینچا نہ میں آرام کریں
گاہ بیگاہ تو دیدار کے بچے بھی ہوں سر	کوئی تو راہ خدا کا بھی یہ بت کام کریں
بیوفا ہوتی ہو عشوق کی ذات ہو خوب	چاہ کر تجھے وفا کیا طمع خام کریں
شریت وصل پیسہ ہر شفا حاصل ہو	تب ہجران سے جو بخت ہو تو حام کریں
دو ہر گرمیوں کی طعنے گزرے کیا خوب	ساتھ لیکر ہمیں خزانہ میں آرام کریں
زرگس یار وہ آشوب زمانہ تو ہر	آنکھ پھوٹے جو ترا سنا ہوا دام کریں
دلکو پھندے میں اُن کیسوں کو پھنساتا	جس قدر باہمیں وہ اب کشمکش دام کریں
کیونکر اُن کیسوں سے جان بچے اگر دل	جھٹکے زنجیر کے دین کشمکش دام کریں
یہی امر کہتے مقصود بتنا رہی ہمیں	سجدہ شکر تری راہ میں گام کریں
حسن جو صفوں کے چاند سی صورت ہی ہو	کیا تماشا ہو جو وہ سیر لب بام کریں
غیر آتی ہو ہمیں بوسہ کا سائل ہوتے	حرکت یار سے کیا قابل دشنام کریں

بابل ہزار ہا ہیں ہر ہا میں ہر ہا میں  
 پروانے غلبے بھونکے آئے ہیں روشن  
 رنجی ہو شمع خار عالی دماغ رنجی  
 اسو ز عشق تجھ سے اتنی ہی التجا ہو  
 کوسے حبیب میں ہو جاتی ہو لے حبیب  
 دروغ سہا بن زہر ہونے لگے جڑ داغ ہونے

لال پردہ ہو رنگتار سے دیکھتے ہیں ہنس کے  
 گاہ دل پر ہاتھ لگاتے دیکھتے ہیں ہنس کے  
 بادشاہ وقت ہو حسن جوانی سے زنی ہر لہو لہو  
 لال پردہ ہو رنگتار سے دیکھتے ہیں ہنس کے  
 گاہ دل پر ہاتھ لگاتے دیکھتے ہیں ہنس کے  
 بادشاہ وقت ہو حسن جوانی سے زنی ہر لہو لہو

جو کس جنون میں پھونکا جائے گا  
 ہوسماری طرح جو میرا کہان کا  
 سارا رشتہ بدو تو اسے حساس  
 مر جان کے ہاتھ میں دھینک لیں گے  
 حاصل ہو لطف نصیبی اور اس کے پاؤں  
 سوئے گا کھنکھرون کہیں حال ہو  
 کوئی جو چھپا ہو کیا حال ہو  
 قلوب میں چلے لیجئے اس کے پاؤں  
 صحر میں تاک جھانک رہے ہیں  
 جانی ہنسنے کا غامض خیال ہے  
 آہستہ آہستہ کی نہیں ہوتی یاد  
 ہر نفس سے سوسا کچھ جو غم اس گناہ  
 کو بھونکے گا اس وقت اس گناہ  
 غم کو جو غم کو نہیں ہر دم اس کے پاؤں  
 غم کو جو غم کو نہیں ہر دم اس کے پاؤں  
 غم کو جو غم کو نہیں ہر دم اس کے پاؤں

دلاوے یار کو ای طالع میرا پلو میں جگر طرہ کو بھی ہے پستی دستار پلو میں ہمارے سبھی جو ہودہ غریب مگر در پلو میں لگائے رکھتے ہیں دوائے نبی دجا پلو میں فراق یار میں چھپا ہو کیا غمناک پلو میں	تو عین مانگ کر اللہ سے جھگو جگایا ہو قباے یار کو دستے کے ٹکنے نے ہر جھگایا بمولادین شمش گل چھپوں کو تیرا پلو میں پڑی شمش گل انھوں نے آئینہ میں جسے دکھایا آزاد تیارو بیتابی دل سے تکیہ پلو میں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کھیل لے ہر کوئی بیکویرہ نہ طبع نہیں سانپ پالو تو میں موجود مگر گنج نہیں کہتے ہیں تڑپے جھکو وہ پانچ نہیں ہمسے ہر طرح تھیں تھیں کسے ہر گنج نہیں جان پر کھینے والوں کو کشت و پنج نہیں نالائے از مرغ نوا سنج نہیں پھر میں چھری نہ چہ نقاب بیکویرہ اندر کفن کے سر ہونہ اندر کفن کے پاؤں بشتم دھولا ربی ہو بہا تین کے پاؤں کہتے ہیں ہاتھ میں تو مجھے شتم کے پاؤں ہر حیدر سوج سوج کے ہون لاکھ میں کے پاؤں	بازی عشق جڑا نردہ و غم و رنج نہیں بھیس کر مٹھ کو دکھاتے ہیں وہ نہیں لا تھو ملتا ہوں جو میں کیجہ سید کا بجا تم خفا سے ہدم تم سے نہیں آرزوہ دل سے آتی ہو جست کے جو میں صیدا غزل خواجہ پر مطلب کو بوج ای آتش باہر نہ باجے سے ہوں آں تلبذ کو کوا ہستی سے جاؤں بے سرو پا جانب عذر یک سالہ راہ سے چلی آئی باغ میں بے اختیار ضعف تب سے ہوں میں کوشش سے راہ عشق کے با آئینے دگر
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر کس جنون میں پھونکا جائے گا  
 ہوسماری طرح جو میرا کہان کا  
 سارا رشتہ بدو تو اسے حساس  
 مر جان کے ہاتھ میں دھینک لیں گے  
 حاصل ہو لطف نصیبی اور اس کے پاؤں  
 سوئے گا کھنکھرون کہیں حال ہو  
 کوئی جو چھپا ہو کیا حال ہو  
 قلوب میں چلے لیجئے اس کے پاؤں  
 صحر میں تاک جھانک رہے ہیں  
 جانی ہنسنے کا غامض خیال ہے  
 آہستہ آہستہ کی نہیں ہوتی یاد  
 ہر نفس سے سوسا کچھ جو غم اس گناہ  
 کو بھونکے گا اس وقت اس گناہ  
 غم کو جو غم کو نہیں ہر دم اس کے پاؤں  
 غم کو جو غم کو نہیں ہر دم اس کے پاؤں  
 غم کو جو غم کو نہیں ہر دم اس کے پاؤں

و دعایین





ماہنامہ علمی و ادبی پرنسپل

بیغاده نمی گاهید در دامن عشق  
 چو دیگه می گاهید در دامن عشق  
 بیغاده نمی گاهید در دامن عشق  
 چو دیگه می گاهید در دامن عشق



چاروں جانب سے دشمنوں کے ہاتھوں میں آگیا  
 بن کر رہ گیا ہوا ہے یہاں پر  
 ہر طرف سے دشمنوں کے ہاتھوں میں آگیا  
 بن کر رہ گیا ہوا ہے یہاں پر  
 ہر طرف سے دشمنوں کے ہاتھوں میں آگیا  
 بن کر رہ گیا ہوا ہے یہاں پر

بڑھ کر جوئے تو آگے خریدار کی پسند  
 مٹی مری جو ہو تری دلواری کی پسند  
 سکھ کھرا ہو کیوں ہو بازار کی پسند  
 کڑوی دوا نہیں دل بیار کی پسند  
 افشان ہوا ہو بار کے خسار کی پسند  
 جلا و خوب رو ہو گنگار کی پسند  
 وہ دلریا ہو کافر و دیندار کی پسند  
 مقبول گل ہوئے تو ہو غار کی پسند  
 چل پار و یکوئی تری رفتار کی پسند  
 وہ گھر بنا کہ ہو گیا مہار کی پسند  
 آنکھوں کو اپنی سیر ہو گلزار کی پسند  
 گل نے قبا تو لالہ نے دستار کی پسند  
 یوسف ہوا ہر ایک خریدار کی پسند  
 ہوئے کسی تو روزی و پار کی پسند  
 ہشتاد الغب ہو آتش منیوار کی پسند

مول اک نگاہ ہی جو ہوئی یاری کی پسند  
 مہی قصر یار خوب ہو پٹے کی واسطے  
 عالم فریب حسن و لاء یزید یار ہو  
 ہوتا ہو صبر فرقت جانان بن ناگوار  
 حسن و جمال کو بھی طمع دوزر کی ہو  
 قاضی نے حکم قتل دیا تو کوئی ننگا نہیں  
 سودے بین ایکے شیخ و برہن ہیں پاک  
 مرد و دینک بد چمن و دہر ہیں رہے  
 چن چن کے عاشقوں کو ملائی ہو خاک و تر  
 دل خانہ خدا جو بنا تو یقین ہوا  
 محو تصور رخ رنگین یار ہیں  
 ای جاہ زیب سیر چمن کو گیا جو تو  
 کس کو عشق حسن خدا داو سے ہوا  
 ذرے ہماری خاک کے برباد تو ہوا  
 یوسف کا مول دیکے ابھی نے جو ہاتھ لگے

روایت دا  
 لپٹ کے سو گیا وہ گل رہ گیا تپا خندا

بزم سے سبکی رشتان میں چکا بیدا خندا

۲۳۵  
 کی کس طرح سے ذرا  
 کی کس طرح سے ذرا  
 کی کس طرح سے ذرا  
 کی کس طرح سے ذرا  
 کی کس طرح سے ذرا  
 کی کس طرح سے ذرا

دہلی میں ایسا ہی ہوا  
 دہلی میں ایسا ہی ہوا  
 دہلی میں ایسا ہی ہوا  
 دہلی میں ایسا ہی ہوا  
 دہلی میں ایسا ہی ہوا  
 دہلی میں ایسا ہی ہوا

[illegible]

جاسکے اب اس کے گھر کا نام غرضیان سفید  
 اُن لب دندان کو جو کہ تیار تو رہا ان سفید  
 لعل سے تب رخ زلف اس سے دندان سفید  
 خوش سیر غازی من اپنے ترسے دیوان سفید

۴۴  
 ۴۴

[illegible]

پیش حسن کی تو جہاں وہ دور پس  
بر سنگ کی قبا ہے جنوں عور پس  
میں درن کی کدو میں نیر پس  
پری سے چہرہ کے ابرو پر ہم ور پس  
زیادہ تر ہے رشک کی بلو پس  
کیا جو آنکھوں نے آنچ بزاغ کو پس  
زبان کو ہری دکر یا غفور پس  
شنا نہیں جو خدا کو نہیں غور پس  
ہوا ہو دلو بھی آنکھوں کی طرح نور پس  
کھلوئے مٹی کے کرتے ہیں بے شعور پس

ہر ایک شہر خزاں ہول و جان سے  
آتا رہے ہر سے آڑا اگر ہمار میں اکی  
لگا دیا ہنی رہی و ہستی کے سودے میں  
لگے تین اپنے سامان میں ہر ایک حسین  
ہوا کہ جسے کو ساقین یا کار کا سودا  
ہوئی ہر خانہ دل میں ہر روشنی منور  
گناہ عشق کا جسے کہ مگر کسے بل ہر  
نہ دور کہ جسے کہ ہر ہلو خاک میں آویخت  
خیال یا کار کہ جسے لگا ہر اس میں بھی  
نہ بفل میں نہ دلا محو حسن صورت ہو

مرکز تحقیقات و توسعه

دل اک منجھ کے ا  
کین جو آب اے

طابق گنبد سے بہن یہ طابق خوش گنار ملند  
سروش شاد سے بہن نغمہ اشعار ملند  
رکتے ہیں دست با کا فر دینار ملند  
تری آواز ہوا ی مزے خوب قرار ملند  
محبس لاکھ کرے گنبد دستار ملند

تبر رکھتے ہیں تو اسے اس میں خیر اور نفع  
کہا کہ وہ کہتے ہیں مہموم قد یا بلینہ  
دیجیے کہ شرف ہو تری یا ابوسی کا  
نوش گل ملک ہو قصہ عجب رسائی ہے  
ایک مرتبہ بن بن کہ اسے وحاد و کما

[illegible]

یہ سہولت میں نہیں تھی کہ وہ اپنے دل میں اپنے  
 دل کے لیے ہر شے کی بات کرے اور اپنے  
 دل کے لیے ہر شے کی بات کرے اور اپنے  
 دل کے لیے ہر شے کی بات کرے اور اپنے

ملنے سے قند کے نہیں رہتا کلاب تلخ  
 چمکے ہیں اشک صورت اشک کباب تلخ  
 شکر کو مور شہد کو سمجھے ذباب تلخ  
 عیش و نشاط کرتا ہو اُنکا عتاب تلخ  
 یہ چاشنی ہو آتش خانہ حباب تلخ

یہ سہولت میں کیوں نہ گوارا ہوں گالیان  
 فقرا ہر جگہ عشق کی آتش سے دل درا  
 نیرین ادا یوں سے جو محفوظ تو کرے  
 جہالت کی شب میں ہوتا ہر ہر بات ترش  
 اقل نومرے سے محبت کے آشنا

### روایت دال معلوم

ہلال سامنے سے آئے ہو کسار اچاند  
 لوار و ترو بام سے تم جیتے اور ہارا اچاند  
 اندھیری رات میں ہر ایک تار اچاند  
 نشاط و عیش میں گذرا کبھی سار اچاند  
 نگاہ کبک میں سورج سے ہو پیارا اچاند  
 نکر سکا ترے ابرو کا یا را اشار اچاند  
 حرارہ لایمگا خورشید کا تھارا اچاند  
 گران ہی مہر جہان تاب ناگوار اچاند  
 یہ بقیار ہوا اڑ جاے بنگے تارا اچاند  
 جبین کے داغ کو رکھتا ہو آشکار اچاند  
 طلوع تیرا غم ہو اسد ہارا اچاند

سورخ مہر کا پیدا کرے ہارا اچاند  
 عام رات ہوئی کر گیا کنار اچاند  
 قباب الٹ کے سرخ رشک ماٹ کھلا دو  
 وہ ماہ آج جو آیا تو کل کیا غرہ  
 ہی ہو خوب جسے جو پسند خاطر ہو  
 ہلال بدر سے ہر چاند میں ہوا ہر چند  
 شراب پیے کر گئے سرخ صبح کو سرخ  
 فراق یار میں کوئی حسین نہیں بھاتا  
 مقابلہ جو رخ آتشیں یار سے ہو  
 شری غلامی کا دعویٰ ہو یار کو بھی  
 زمانہ یار کا آیا گذر گیا یوسف

کیا ہو سکتا ہے کہ جو آئینہ کو  
 مجھ نہ ہو پوچھا تھا کہ جو آئینہ کو  
 جاری آئینوں سے آؤ کر مر رہا ہو  
 یہ تجھے عشق سے جوش و خروش دیا ہو  
 شری ہونے کے ہیں سب کھوئے ہوا ہو  
 شب فراق میں گھبرا کر کھوئے ہوا ہو  
 قسب صبح ہی ہوتا ہو آفتاب بلند  
 ۲۳۳  
 یہ خط لکھو کہ کوئی دعا اپنی  
 لکھو کہ کوئی دعا اپنی  
 لکھو کہ کوئی دعا اپنی  
 لکھو کہ کوئی دعا اپنی

نگاہ بادل سے یہ آواز اچاند  
 آواز اچاند سے یہ آواز اچاند  
 آواز اچاند سے یہ آواز اچاند  
 آواز اچاند سے یہ آواز اچاند



ملاچہ سکو چشم زلف پیمان کی طرح سے  
 ہنوا میں زلف پیمان کا جو سودا  
 جواب خط خبر دار می سے لانا  
 تری زلفوں کا دھوکا ہلکے دھوکا  
 نہیں دم باز ہم ہلکے دم سے  
 فراق یار سے کتنی پر می ہے  
 بچھاڑا جل گیا آتش اگر کوچ

راز نہ بین سکوئی مجھ سے  
 حباب دار بر سرین بھر  
 شراب خوار کی بے آشتی  
 و کھا جیگی لب بیکار  
 صراحی دار ہی گردن میں  
 دو چشم مست کی گردش  
 دوشیزا کے ساتھ ہوئے ہوئے

۲۳۱  
 شراب خانہ میں کرنا ہوں  
 بند بعد فنا ہوئی  
 سب کو دیکھتے ہوئے  
 عین طبع کے پیش  
 ہوا ہوا خون صراحی سے

<p>                     گلستان جہان میں پچ پر پچ                      سمجھ لے اپنی قیمت کا بشر پچ                      نہ پڑنے پائے کچھ اور نامہ پچ                      ہر سرسرخ ہو سبیل سرسبز پچ                      کرے جوی پچ اور یار اس سے کوچ                 </p>	<p>                     رہ آفت میں نقد عمر کھینچ                      کہاں اب طاقت صبر و تحمل                      وہ کالے سانپ وہ گیسو ہن جکے                      نہیں یہ یار گیسو سی پکے                      جدا سے دولت تارون تو کیجے                      وہی دیکھا لب شیریں کا ہونہ                      ہم اپنے نقد جان پر ملتے ہیں                      جنون عشق ہر غارت گر ہوش                      رہا کرتی ہر فکر شعور گوئی                      چلے ویا سے داغ عشق لیکر                 </p>
<p>                     کہیں ہر چند مسک تجھ زرخ                      یہ دولت ہو چکی ہو بیشتر خرچ                      تماشے میں ہوئے ہیں گنج زرخ                      نزاکت کرتی ہو انکی کمر خرچ                      نہ عام نے کیا ہو اس قدر خرچ                      سنون کرتا ہی جو رازق شکر خرچ                      ترا ہوتا ہی کیا اور سیمبر خرچ                      کرے کیا عقلمندی یا لشکر خرچ                      کیا کرتے ہیں ہم خون جگر خرچ                      یہ توشہ ہی یہ ہو بہر سفر خرچ                 </p>	<p>                     کہیں ہر چند مسک تجھ زرخ                      یہ دولت ہو چکی ہو بیشتر خرچ                      تماشے میں ہوئے ہیں گنج زرخ                      نزاکت کرتی ہو انکی کمر خرچ                      نہ عام نے کیا ہو اس قدر خرچ                      سنون کرتا ہی جو رازق شکر خرچ                      ترا ہوتا ہی کیا اور سیمبر خرچ                      کرے کیا عقلمندی یا لشکر خرچ                      کیا کرتے ہیں ہم خون جگر خرچ                      یہ توشہ ہی یہ ہو بہر سفر خرچ                 </p>

جہان کی سیر دکھانا  
 ان کے لئے کھانا  
 کوئی ناکامی  
 چاہ دوں کی بکھٹ  
 خواہ مخواہ  
 دوشیزا کی پیشانی  
 لکھا ہے جو یہ  
 شراب عشق کی پیشانی  
 کہ ابتدا میں ہوا حال اشتیاق  
 فراق





تاریخ ۱۳۰۲

لب شیریں تک کے آئی بات  
 دہن یار میں نہ آئی بات  
 دامن اس گل کا کیا بھونگی صبا  
 قصہ کو تاء و مان یار کا سقا  
 کھیل زلفوں کو ہو اُچھوڑنا  
 نہ کسی کو کڑی سی جہر  
 دہن تنگ یار میں کیا کیا  
 درد دل کہنے میں ہی کیا پس و پیش  
 باز گی و سکر کی کبھی نہ گئی  
 دم ہر صین حسین یار سے بند  
 چشم پوشی ہو قہر آن آنکھوں کو

[illegible]



اللہ نے دیا ہر رُخ آتشیں تمھیں  
 ہلکے چمن میں پختہ کرو سیوہ ہائے خام  
 پلید بیہوش عشق رُخ یار کے لیے  
 کھلتا ہے حال رخ لب جان بخش یار سے  
 سیرے جہان کیا کرے دن کو غرض نہیں  
 گرمی حسن کا ہو اشارہ ہی ہمیں  
 بندھتی ہیں یازنکلیاں بتری طرف  
 جو تھے فلک سے کم نہیں ستون کو سیکھ  
 آیا لکھ رہا کہ ترکے داغ عشق کا  
 ہنگام صبح تم بھی جو بالائے بام ہو  
 رخسار و قریب ہو نظارہ کے لیے  
 اندھیرا بنی آنکھوں میں آتش ہو روشنی  
 روشنی اس رُخ کی کر باقی ہو کار آفتاب  
 سامنے اس آتشیں رخسار کا اندھیرا ہو  
 سحر کی شب میں بس ہو اشتیاقی روز و رات  
 نقش کس دل میں نہیں رخسار و رخسار کا ترے  
 منہ ملا تا ہو تمھارے چہرہ پہ نور سے

اس ملک نے جبین نے جو کسی گاہ گج  
 دی دستان آفتاب  
 ابرو زین ہر گاہ گئے آسمان پر  
 رقتا آفتاب  
 ابرو زین ہر گاہ گئے آسمان پر  
 رقتا آفتاب  
 ابرو زین ہر گاہ گئے آسمان پر  
 رقتا آفتاب

۲۲۵  
 (۱)  
 ۱۰  
 ہذا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو اور اس  
 رعد کا شور ہو سور و نفی ہذا سے پیدا  
 جو جناب ابوبہاری ہو ہوا سے پیدا  
 اور جنون غار ہون محرابی ہوا سے پیدا  
 آج ہونے ہیں اس کے پائے پیدا  
 نہ تو چھوٹے ہونے سے پیدا  
 ہونگے روگ یہ دنیا کی ہوا سے پیدا  
 کیا ہے اگلے ہی ہونے کا اس سے پیدا  
 کی زبانگ و ہوا سے پیدا  
 اور تھک ہوا سے پیدا  
 پیدا

دل کی آواز بات ہو سکتی ہے خود دل سے پیدا  
 رنگ کی یاد کیا ہو سکتی ہے خود دل سے پیدا  
 لالہ دل میں زمین پر تو خاک پر ہی شفق پیدا  
 کد کا فلک ہو سکتا ہے خود دل سے پیدا  
 دل کی یاد کیا ہو سکتی ہے خود دل سے پیدا  
 لالہ دل میں زمین پر تو خاک پر ہی شفق پیدا  
 کد کا فلک ہو سکتا ہے خود دل سے پیدا









[illegible]

اک سال میں دس دن بھی جسے غم نہیں ہوتا  
سنبھل میں تری زلف کا عالم نہیں ہوتا  
کعبہ بین رخ یار کا عالم نہیں ہوتا  
اک بنام میں گفتگو فلسفہات جہان کا  
فشر کی طرح چیخوڑتی رہتی ہیں وہ مگر ان  
تکوار کی موت اس کے نصیب نہیں ہو  
بے عشق سے زہار فکر تذکرہ حسن  
اک رشک سیما کے تصور میں ہو یہ حال  
فرقت میں تری کوئی شب کو نہیں ہوتا  
ہیداکرے گو موعر کی وہ جسم گدازی  
آتی رہی ہی مگر عشق سے آواز  
کم موت کے آنے سے نہیں یار کا جانا  
اُس زلف کی بوسہ نمی ہو جسے دی جانے  
مقبول ہو جو ذرہ کہ درگاہ کو تیرے  
شیشے میں جو ہو روشنی بادۂ کلگون  
بے صرفہ لے دولت پیدا رشتہ روز  
زنجیر کا اُس زلف کے سودا نہ ہو کوئی فکر

وہ شہر چو حسین کہ محرم نہیں ہوتا  
یہ سچ نہیں ہوتے ہیں یہ خم نہیں ہوتا  
محراب میں اُن ابروؤں کا خم نہیں ہوتا  
ہستی میں کس مرتبہ خم نہیں ہوتا  
کس چاہنے والے کا لوگم نہیں ہوتا  
ابرؤ کے اشارے سے جو بیدم نہیں ہوتا  
کہتے نہیں راز اُس سے جو محرم نہیں ہوتا  
آنکھوں میں ہر جان اور فنا دم نہیں ہوتا  
لب سینہ زنی سے مرے ماتم نہیں ہوتا  
زخم دل اجاب کا مرا ہم نہیں ہوتا  
یا ان گشتہ ہو جو وہ مسلم نہیں ہوتا  
قالب میں ہو جو نہ ہو تو کہیں دم نہیں ہوتا  
افقی سیر رنگین ہم نہیں ہوتا  
وہ ملتفتِ نیرِ اعظم نہیں ہوتا  
فانوس میں یہ شمع کا عالم نہیں ہوتا  
معتوقوں میں کیا کوئی عالم نہیں ہوتا  
یہ سلسلہ درہم و برہم نہیں ہوتا

ماخوذ ہے۔  
 ہر ایک کی طرف سے جو کچھ  
 وصف ہے اس کو الف قیامت کا  
 نیم جان جھوٹا ہے۔  
 فتنہ ہو یا فتنہ ہی ہو  
 نعت عقیقہ کرنا ہے  
 ۲۲۱  
 ہر ایک کی پیشوا کی لازم ہے  
 کہ وہ اس کی امامت کا  
 حق رکھتا ہو۔  
 ہر ایک کی امامت کا  
 حق رکھتا ہو۔  
 ہر ایک کی امامت کا  
 حق رکھتا ہو۔

وقت کی شب میں وہ اللہ جلّالہ و علاّہ کے پاس پہنچا  
 اے اللہ! میری دعا قبول فرما کہ میں اپنے  
 اس خواہش میں اس قدر مستغرق رہوں  
 کہ جو آرزو خواہش و حاجت بھولا  
 گیا ہو وہ بھولا نہ رہے اور جو آرزو  
 بھولا نہ رہے وہ بھولا نہ رہے



کرتی جب تاج کی طرح کھاندا چڑھتی تھا  
 خاک میں نہ مل گیا جو جسم آتش خاک  
 کرتی جب تاج کی طرح کھاندا چڑھتی تھا  
 خاک میں نہ مل گیا جو جسم آتش خاک  
 کرتی جب تاج کی طرح کھاندا چڑھتی تھا  
 خاک میں نہ مل گیا جو جسم آتش خاک

یہ ترو شب کو پھری پٹی تھی اور غیر شہ حسن  
 محل لب کے حسن سے مضمون و طے فلک کی  
 جاہ زیبی میں نندی تشبیب میں نے یار سے  
 ایستہ تا تھا تیرے ستون کی طرح جسے باغ میں  
 روئے گل کی طرح گرد و راہ دکھائی نہ دی  
 مردم دیدہ تر اور روئے جب کرتے تھکر  
 پارا ترا صاف بھر بیکنا عرش سے  
 دیدہ عارف سے چپ بکھا تو یہ روشن ہوا  
 چشم نامحرم کو برقی حسن کر دیتی تھی بند  
 ساتھ دے سکتے تھے صحرانوردی میں ہر  
 تیرے کو جب کا چین بدل کو آجاتا تھا خاک  
 صید بندی کا بچے جیشق تھا آخر شہسوار  
 جسم گل کھالے ہوئے ساعد تیرے چھلونکے تھے  
 جائے آبائیں مست کو مٹی ہو انکوری شہسوار  
 جب ولایتا تھا تصور مالہ رو یونکائیں  
 عالم تشبیب میں کتنا صنوبر کسو میں  
 رات بھر تھا چشم غول انگھو میں اپنی چراغ

جو ستارہ تھاموہ میخ سے سناک تھا  
 ان نگینوں کو ترا شاہینے وہ حکاک تھا  
 وہ خوش اندامی نہ تھی گل لاکھ خوش پوشاک تھا  
 صاحب کیفیت اپنے سلسلہ میں پاک تھا  
 یار کا نکلون نسیم صبح سے چالاک تھا  
 اشک جو تھا دانتہ تسبیح خاک پاک تھا  
 روتے روتے گر گیا جو بحر میں تیرا گ تھا  
 منظر نورانی حسن مشق خاک تھا  
 دامن عصمت ترا الودگی سے پاک تھا  
 جوش وحشت میں غزالو نیسے بھی ہوا لاک تھا  
 سنبل و گل اپنی آنکھوں میں خوش عاشق تھا  
 سلقہ دام محبت رشتہ آخر اک تھا  
 غیرت صبح بہار اٹل مشین کا چاک تھا  
 اعتقاد پاک سے جو خوشہ عشق کی تھا  
 طفل اشک ایک ایک سے نشا تر کیا تھا  
 یار کا بوٹا ساعد صبر و وفا کاواک تھا  
 شہر بھی بے یار اک صبر عجز و حشمت ناک تھا

یہ ترو شب کو پھری پٹی تھی اور غیر شہ حسن  
 محل لب کے حسن سے مضمون و طے فلک کی  
 جاہ زیبی میں نندی تشبیب میں نے یار سے  
 ایستہ تا تھا تیرے ستون کی طرح جسے باغ میں  
 روئے گل کی طرح گرد و راہ دکھائی نہ دی  
 مردم دیدہ تر اور روئے جب کرتے تھکر  
 پارا ترا صاف بھر بیکنا عرش سے  
 دیدہ عارف سے چپ بکھا تو یہ روشن ہوا  
 چشم نامحرم کو برقی حسن کر دیتی تھی بند  
 ساتھ دے سکتے تھے صحرانوردی میں ہر  
 تیرے کو جب کا چین بدل کو آجاتا تھا خاک  
 صید بندی کا بچے جیشق تھا آخر شہسوار  
 جسم گل کھالے ہوئے ساعد تیرے چھلونکے تھے  
 جائے آبائیں مست کو مٹی ہو انکوری شہسوار  
 جب ولایتا تھا تصور مالہ رو یونکائیں  
 عالم تشبیب میں کتنا صنوبر کسو میں  
 رات بھر تھا چشم غول انگھو میں اپنی چراغ

۲۱۹  
 عشق کی آغوش میں ہوا فوان حسن  
 دانتہ دل خندہ زن زخم بھرا کوئی نہ تھا  
 مردمان چشم سالال نظر کوئی نہ تھا  
 باغ میں سبب زخمان سالگرہ کوئی نہ تھا  
 لعل لب لعل دھڑل دھڑل کوئی نہ تھا  
 فرب صورت لعل دھڑل دھڑل کوئی نہ تھا  
 نازنین نازک بدن نازک بدن کوئی نہ تھا  
 دلی دلی میں بیست نازک بدن کوئی نہ تھا  
 لکھ کے خدیجہ کوئی نہ تھا  
 جہاں نالوں سے نورانی کوئی نہ تھا  
 جاکا جاکا جاکا جاکا کوئی نہ تھا  
 دولت دین پار لکھا خاطر اپنی کوئی نہ تھا  
 عجب لعل کے سوا ہم میں ہر کوئی نہ تھا

یہ ترو شب کو پھری پٹی تھی اور غیر شہ حسن  
 محل لب کے حسن سے مضمون و طے فلک کی  
 جاہ زیبی میں نندی تشبیب میں نے یار سے  
 ایستہ تا تھا تیرے ستون کی طرح جسے باغ میں  
 روئے گل کی طرح گرد و راہ دکھائی نہ دی  
 مردم دیدہ تر اور روئے جب کرتے تھکر  
 پارا ترا صاف بھر بیکنا عرش سے  
 دیدہ عارف سے چپ بکھا تو یہ روشن ہوا  
 چشم نامحرم کو برقی حسن کر دیتی تھی بند  
 ساتھ دے سکتے تھے صحرانوردی میں ہر  
 تیرے کو جب کا چین بدل کو آجاتا تھا خاک  
 صید بندی کا بچے جیشق تھا آخر شہسوار  
 جسم گل کھالے ہوئے ساعد تیرے چھلونکے تھے  
 جائے آبائیں مست کو مٹی ہو انکوری شہسوار  
 جب ولایتا تھا تصور مالہ رو یونکائیں  
 عالم تشبیب میں کتنا صنوبر کسو میں  
 رات بھر تھا چشم غول انگھو میں اپنی چراغ

ساقی حدیث  
پیر زمان کے منہ سے جو ارشاد  
اشکوں سے زنج نازک  
بوسوں کے پیرے ملتے ہیں  
شایان طعنت موندیں  
سنانے جو ہو گیا  
چل کر گزرتے ہیں  
عالم آباد بھی  
یوں تو ترسناک  
دیکھنا قابل  
بڑے

نہاں تہ کہ ہر سوکھ میں جہ زور داشت  
 شکار نامہ میں بین خانہ زعفران بست

نہاں تہ کہ ہر سوکھ میں جہ زور داشت  
 شکار نامہ میں بین خانہ زعفران بست

کھلتا ہی جو وہ توخوار اوچی بسکر  
 کچھ احتیاج نہیں مجھ کو حرز بارو کی  
 مری فغان سے ہو گیسوے یار بل کھاتا  
 بہار آئینہ دکھلا رہی ہو حیران ہو  
 کیا ہو زرد یہ سودا خال مشکین نے  
 جمن کو کو چہ قاتل مگر ہی سمجھا تو  
 یہ شوق بوسہ ہو ٹھٹھٹا چوم لیتا ہوں  
 مجھے وہ روشنی خانہ یاد آتا ہو  
 جواب اٹھ کے نہ کیونکر میں کے بدلے دوں  
 رسائی دیر میں ہوتی جو برہمن کی طرح  
 ان آبرو و نگو میں شاخ بھی کہ رہی کچھ کچھ  
 کہوں میں بال جو اسکو تو بال شیشہ کا  
 فراق یار کو اسے صبر زور تو نہ جتا  
 قضا کے تیر کو دیکر نشا نہ بنتا میں  
 قصور مجھ سے ہوا ہو جو کچھ معاف کرو  
 جفا ہو جو روستم میں تھا بلہ کرتا  
 یہ صل رہی ہو ہوا باغ دہریں کسی

ہر اک طرف سے ہیں وار لالہ ان سنتا  
 اجل کو اپنے ہون اپنا گاہاں سنتا  
 ملال ہوتا ہو کافر ہو جب ان سنتا  
 ہزار کیسے نہیں ایک باغبان سنتا  
 وہ رنگ ہو کہ جو تھارنگ غفران سنتا  
 شہید تجھ ہوں ای کل رخوان سنتا  
 زبان سے جسکے ترے رخ میں جہان سنتا  
 کسی کے گھر میں جو ہوں دوست تھا سنتا  
 کڑی مرے لیے ہو گوش بے زبان سنتا  
 بتوں کو چھیر کے دو چار گالیاں سنتا  
 کسی سے تیغ کسی سے ہوں میں گمان سنتا  
 کمر کو ہوں تن تازک کے درمیان سنتا  
 پچھاڑتا ہو یہ جیکو ہو پہلوان سنتا  
 کوئی جو ابرو و خمداری کہاں سنتا  
 خفا خراج تھارا ہوں تھراں سنتا  
 وہ ترک اگر فلک پیر کو جو ان سنتا  
 نہ گل سانچ نہ ٹو خچہ سا ہوں جہان سنتا

نہاں تہ کہ ہر سوکھ میں جہ زور داشت  
 شکار نامہ میں بین خانہ زعفران بست

نہاں تہ کہ ہر سوکھ میں جہ زور داشت  
 شکار نامہ میں بین خانہ زعفران بست

نہاں تہ کہ ہر سوکھ میں جہ زور داشت  
 شکار نامہ میں بین خانہ زعفران بست

نہاں تہ کہ ہر سوکھ میں جہ زور داشت  
 شکار نامہ میں بین خانہ زعفران بست

زبان کوئی شوقورسی  
کمان کمان بنیں تیرے ہری دل  
کہان کہان حاصل کر دن حضور سی  
فردیہ کی جو دل ہوں ترا مکان  
چوٹی کے ارما زمین پر نہ نہیں پائے  
نپچ چھوکان میں کیا کیا ہو سس نے  
جول سے فتر وہ نزل ہو کا رو ان مشتاق  
بہار ہوں تیری خبر پہن کہاں کہاں  
خفا نارح رہ گیا ہیں یار کیا کشتے  
چین کو آگ لگا تا جو باغبان مشتاق  
تربان سے سرسبز بورت نہیں کہا جاتا  
کھمار حسن کے سودے کو بگران  
نیکتا ہو



ایں لڑائی میں ہر طرف سے لڑنے والے  
 ہوا یوں کہ عالم سے لڑنے والے  
 دل جن ہر ایک ملک سے لڑنے والے  
 ہوا یوں کہ عالم سے لڑنے والے

نکاحی بیچل سے بھی ہوتا ہے دل کا  
 نکاحی بیچل سے بھی ہوتا ہے دل کا  
 نکاحی بیچل سے بھی ہوتا ہے دل کا  
 نکاحی بیچل سے بھی ہوتا ہے دل کا

شراب نگہ کی خاطر دین کو رکھا تھا  
 شکستہ دل ہو اُس بُت کے مار سے کیونکر  
 ہمار گل میں پیار لگا یا نہ تھے سے  
 فقیر کو نہیں درکار شان امروں کی

ہمار گل میں تھا ماہ سے باہر اے کیش  
 نکر تا میں جو گریبان کو پارہ کیا کرتا

۲۱۲  
 دل سے عشق سے دل ہو گیا  
 دل سے عشق سے دل ہو گیا  
 دل سے عشق سے دل ہو گیا  
 دل سے عشق سے دل ہو گیا

دکھلا دے جام بے میں مجھے جانے عید کا  
 افسانہ ہر ناک کے ہم صبح عید کا  
 مقصود، کہ یہی مری گشت و سفید کا  
 محبوب ہو وہ ماہِ عربیے بعید کا  
 شیر بن کلام اپنا ہو تو نہ فریاد کا  
 سیر فلک کو رقبہ ہو تیرے درید کا  
 منظور ہو ثبوت جبین نا پذیر کا  
 یہ حال عاشقوں کا ہو جو زخمِ حید کا  
 درکار مہندی گندے کو ہو خونِ شید کا  
 گستاخ ہاتھ کام کرینگے کلید کا  
 قیمت وہ ہو جو مول ہو مالِ فرید کا

ساتی ہوں میں دوسرے مشتاق دید کا  
 موقع ہوا نہ اُس رخِ روشن کی دید کا  
 افسانہ سنبھے بار کا ذکر اسکا کیجیے  
 شیدائے حسن یا رگلِ قلم میں نہیں  
 حاضر ہو چاہے جو کوئی نکتِ فیر کی  
 مرج کا ہو ظلم و ستم کس شمار میں  
 حجت و مان یا میں کیونکر نہ کیجیے  
 لیتا ہو بوسہ دے دے سینِ عذار دل  
 آرائش انکی قتل کرے ہلو بے گناہ  
 بندے قبائے یار کے عقد ہو لاکھ فحل  
 دل کیجیے ہن عاشق قیاب لیجیے

عشق کا نام ہے جو ہے ہر شے کا  
 عشق کا نام ہے جو ہے ہر شے کا  
 عشق کا نام ہے جو ہے ہر شے کا  
 عشق کا نام ہے جو ہے ہر شے کا



گدازد سوزش دل کا اشارہ کیا کرتا  
 بھڑکے بغیر غلامی کا اشارہ کیا کرتا  
 اترتا رہا اشارہ کیا کرتا  
 اچھلے جا کے چین کا اشارہ کیا کرتا  
 کنارہ آب سے پیاسا کنارہ کیا کرتا  
 کھوٹناک عشق میں کیا کرتا  
 شرب

دوسرا شخصیت کے طور پر جاننا چاہئے کہ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔

ایمان ہوتا ہے ماحید اپنا  
 روکھیں سودا جو خرد مند اپنا  
 زرد درو سبب شمر کند اپنا  
 کسکو پیارا نہیں فخر ہذا اپنا  
 مدح ہو بہتہ فکر خندا اپنا  
 دل ہو نہ کھینچے گا پابند اپنا  
 دین چن میں نہیں بیو نہ اپنا  
 ہند سے ہو گا جہاں اپنا  
 ستر بھائی ہو تری پست اپنا  
 پاس ہو کو ہوا ہر چہ اپنا  
 ہو یہ ایمان تری ستر گند اپنا

دوسرا شخصیت کے طور پر جاننا چاہئے کہ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔

نام کیجئے انھیں در قار نامو کا  
 نکھتا ہوں وضع ان شرا و دراز کا  
 ستاقی ملائے بسین نیر ازون خرد کا  
 آئندہ سے مفاہے بیان حدیث روا کا

دوسرا شخصیت کے طور پر جاننا چاہئے کہ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔

دوسرا شخصیت کے طور پر جاننا چاہئے کہ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔  
 اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔ اس شخص کی زندگی میں کیا واقعے رونما ہوئے ہوں گے۔

کھنکھنے سے ہنسنے کی کیفیت  
 جو کھنکھاتی ہو تو پھر چھٹا ہونے میں  
 کھنکھانے سے ہنسنے کی کیفیت  
 جو کھنکھاتی ہو تو پھر چھٹا ہونے میں  
 کھنکھانے سے ہنسنے کی کیفیت  
 جو کھنکھاتی ہو تو پھر چھٹا ہونے میں

یہی رہا ذوقن یا روکھکرا فوس  
 جواب کھتا نہ کیسے یا رشتہ میں  
 یقین ہو مرد مسلمان بھی سجدہ کرتے ہیں  
 مہ صیام میں نعمت جو کچھ ملے کم ہو  
 نہ پوچھ علم محبت سے کیا کھلا تجکو  
 وہی ہو صدر نشین بزم خاکساران میں  
 او اس قالب فنا کی میں روح رہتی ہو  
 فراغ مال ہو دشوار خوشحالوں کو  
 ترے شہید کا دھوکا تھا دیکھا اتر کر  
 ہنسنا تے پار کہ ہم مال زار دکھلا کر  
 زیادہ چشم سے لازم ہو روشنی دل میں  
 گلوں سے نالہ بلبلی کی وجہ کیا پوچھوں  
 جو کرنی آتش سودا زلف پار سے زد  
 یہ جو آب بھی نہ رنگ اپنا دکھلاتی  
 لباس شمع سے کرتا ہو یا ر خون نیری  
 کرایہ رہنے کو سودا زلف میں لیتے  
 خدا کے خوان کرم سے ہو سیر جو پابے

اجاک کے گرتے ہم آہیں اگر گنوان ہوتا  
 بلا کے سچ یہ کرتا جو پہلوان ہوتا  
 ترش کے بت جو ترا سنگ آستان ہوتا  
 خدا کا بندہ مومن ہو مہمان ہوتا  
 یقین ہوا وہ کہ جب کا نہ تھا گمان ہوتا  
 صفت نال میں جب کا کہ ہو مکان ہوتا  
 مکان سے تنگ ہو مشتاق لامکان ہوتا  
 قفس سے تنگ ہو بلبل کا آشیان ہوتا  
 جو کہ بلاے مطے میں ارغوان ہوتا  
 یہ رنگ زرد تماشاے زعفران ہوتا  
 خیال یا رہو اس گھر میں مہمان ہوتا  
 زبان کا در زمین گوش سے بیان ہوتا  
 یقین ہو مشک سیہ فام زعفران ہوتا  
 محیط خون تری شمشیر سے روان ہوتا  
 حسینوں میں بھی ہو سرخ سا جوان ہوتا  
 کوئی جو خانہ زنجیر سا مکان ہوتا  
 نہ مہر ہوتی ہو اسپر نہ ہونشان ہوتا

صدا جس کی ہو غنچوں کا روان ہوتا  
 روا نہ نکست گل کا ہو سے جین دل میں  
 خوش نصیب ہو افسانہ جاودان ہوتا  
 خوش ذوق سے ہو جیل خانہ کو  
 کمال کرے گی وہ زلف بان ہوتا  
 بلند پایہ ہو جو کار زرد بان ہوتا  
 کند سے بھی تو ہو کہ نہ ہو پیاہ  
 ختم اپنے جان سے جو ہوتا نو آستان ہوتا

۲۱۱  
 حقیقت دہن بادر عقل سے یہ کلام  
 اسی محل میں خوش کا اتر مکان ہوتا  
 بقدر حوصلہ جو پیاہ سے دل خون  
 ببار گل میں سودا نہیں گرا ہوتا  
 کہیں جگہ تیرا سودا نہیں گرا ہوتا  
 ہم ایک طرف سے ہو اتر کو نہیں رہتی  
 نقاب آئینہ دہ دوار عام کرتے ہیں  
 کوئی ہزار کے کب کسی کی سنتا ہو  
 کوئی ہزار کے کب کسی کی سنتا ہو

ہاں جو ابھی قلم کا بندہ  
 ہاں جو ابھی قلم کا بندہ  
 ہاں جو ابھی قلم کا بندہ  
 ہاں جو ابھی قلم کا بندہ  
 ہاں جو ابھی قلم کا بندہ  
 ہاں جو ابھی قلم کا بندہ

اس لیے کہ وہ دھوکا ہی دینا کرے  
 ۶۴ قرن ہون میں ہوسے گلاب ہوتا  
 یہ کہے غار میں سودا سے چشم میں اپنے  
 کوئی جو فتنہ ہو سیدار خواب ہوتا  
 نظارہ بازی کر جان ہو غفل اپنا  
 وہ ہم بھی کہتے ہیں جو حجاب سے ہوتا  
 گھاسے کھڑے زخار کی جوفال اپنی ہوتا  
 ہر ایک ذرہ بلند آفتاب سے ہوتا  
 دل پر شستہ کوہ ترک یاد آیا ہو  
 گلاب باری جو سے گلاب سے ہوتا  
 جگہ ہونے میں زخار یا رنگ صدف ہوتا  
 کمال ماہ و حسن شباب سے ہوتا  
 گلاب سے غلط سے بارسے ہوتا  
 یہ مدعا نہیں حاصل کتاب سے ہوتا  
 قریب ہو کر کس آفتاب حشر طلوع  
 کمال ننگ ہو و صفت آفتاب سے ہوتا  
 وہ غلغلہ مندانا ہو غلط نور سے ہوتا  
 چین کا سبز ہو خارج حساب سے ہوتا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل مرابندہ نصیری کے خدا کا ہو گیا  
 یا علی پر جو تجھے پیو کا ہو گیا  
 حکم حضرت سے دجرا و علی دسما کا ہو گیا  
 سہل کچھ کارا اگر بقتار بلا کا ہو گیا  
 کعبہ پیدا لیش سے ترسے گھر خدا کا ہو گیا

عاشق شیدا می مرستے کا ہو گیا  
 قرب حق حاصل ہو اسکو دعاوت ہو گیا  
 ساختہ پرواختہ تیری ہر ساری کائنات  
 وقت مشکل میں کما جس وقت یا مشکل کشا  
 کون تجھسا ہو ولی اللہ اولو لا مرے

ظہور لعل کا ہو آفتاب سے ہوتا  
 نیاز نامہ مشرف جو لب سے ہوتا  
 کمر میں در در ہا پنج و تانے ہوتا  
 ستم بہت ہو تمھارے حجاب سے ہوتا

دو رنگ سنج ہی کعبہ شراب سے ہوتا  
 غر و حشر نے نازان کیا انھیں دہن  
 تزا کتب بدل نازنیں یا زہر پوچھ  
 شراب ٹہری سی پیانا سب آ پوچھو

۲۱۰

بجی

خداوند کا گذرا ہو آرب سے ہوتا  
 جگہ کہ بہت عالی حجاب سے ہوتا  
 شراب خوری زندان جھڑ سہل کش  
 ہزار طرح سے ثابت ہون دبان ہوتا  
 جگہ کہ بہت عالی حجاب سے ہوتا  
 شراب خوری زندان جھڑ سہل کش  
 ہزار طرح سے ثابت ہون دبان ہوتا  
 جگہ کہ بہت عالی حجاب سے ہوتا  
 شراب خوری زندان جھڑ سہل کش  
 ہزار طرح سے ثابت ہون دبان ہوتا

سید محمد کا فضل خلافت دین و دنیا

در خلافت

در طبع نامی منشی نو کشف کا پر بطبع زمین مطبوع شد

مخلص بہ ایش  
خواجہ محمد علی  
نام نہ دیوان اول

مشرم بگلو بہت ای آئندہ رو آتی ہو  
صبح تک دیدہ تر سے نہیں آتو تھے  
موسم گل کی ہوائے پیے سانی بیکار  
فصل گل باقی ہو کر نو نگار بیکار  
پاک امانی معشوق کا سودا پیچیدہ  
کوہنا نقش قدم چاندی ہی قصو نہیں  
ساز کی طرح رہا کرتے ہیں عاشق نادان  
خون جل آگھو نہیں اس طرح سے بھرا ہوا  
قد میں اس حور کے طویا کا ہر سارا انداز  
کر یار کی قمری ہی مگر دیوانی  
دور ہو چکا ہر کمال اسکی صفا کا شہد  
کرم حق سے ہو گلزار تو گل سرسبز  
خوش قماش و غنیمت جامہ عریانی کی  
یار جانی کا ذرا بھی سن لے لے ایوت  
نے سے کرنا جو نہیں لبریز اسے تو مانتی  
سرد کہ تر سے سودا جو سنا ہو قمری  
حلقہ ناقہ یہ عقدہ کھلا دے آتش

میری صورت سے مگر عشق کی بوائی ہو  
پانی کرے کو شب بھر ہو آتی ہو  
بڑے اڑ کے لب بست کو چھو آتی ہو  
آئے دوسون اگر بر رفو آتی ہو  
نمید آنکو نہیں بے قید و ضوا آتی ہو  
اس صنم کو روش خاتمہ مو آتی ہو  
چھتر طرفہ تجھے اے عہدہ جوائی ہو  
جام میں بیسے کہ صبا سے سبوا آتی ہو  
زلف سے سنبل فردوس کی بوائی ہو  
غیب سے پہنچے ہوئے طوق گلو آتی ہو  
دیکھنے حورہ آئینہ رو آتی ہو  
کٹے دریا سے مے باغ میں آتی ہو  
اسمین کب نو بہت پیوند و رفو آتی ہو  
قبض کرنے کو مری روج جو آتی ہو  
قالب جام میں یہ روج سبوا آتی ہو  
میرے سرازیکو طوق گلو آتی ہو  
کر یار کو بھی جھیش مو آتی ہو

جلالت آتش

۲۰۸

٧

[illegible]

سوئے کے پتے ہو دیں ہر اک گل کے کائنات  
گلہائے زخم سے ہوں شہادت و شہنشاہ  
اندھیرا جو دم کی نڈائی کے ہو روضہ نشانی

مقدور ہو جو بلبیل نکلزار کے لیے  
توفیق خیر ہو نرمی تلوار کے لیے  
یوسف مرا حراغ ہو بازار کے لیے

احسان جو ابتدا سے ہو آتش دہی ہو آج  
کچھ انتہا نہیں کرم یا رکے لے

نکھرے زنجیر جوارہ میں ترے نکل چلے  
جو بن سے اپنے زین باغ وصل چلے  
یہاں شینگے بہا کے خط شوق یار تک  
خطا یادگار چھوڑ چلے گیسوان یار  
ارہ کی کھیتی کیلے انھیں کاٹے ذرا  
ساقی معاف کہ مجھے ساغر شری سے تو  
درگاہ یار سے پرگراست نہیں بعید  
سر پہ تھوڑے ہوئے میں شستی نکھرے  
جو کچھ عذاب یار زمین ہوئے عین  
کی دلوں نے شوق کی تکلیف کو بھار  
اتنی شکار گاہ جان میں ہر آرزو  
اٹھتے ہی ترے ہونے لگے منتظر حواس

نسل ہو گئے جو پاؤں تو ہم سر پہلے  
 رنگ ان گلوں کے چاہی زمین بل چلے  
 قاصد سے کم نہیں ہیں جو انسو نکل چلے  
 پر سانپ چلے پلٹے بلا زہر اگل چلے  
 شمشاد و درود سے بہتے نسل چلے  
 بے کیا ہے وہ درد جو بیکر آئل چلے  
 کھانچا نہیں پاؤں راہ میں اس کے چل چلے  
 وہ تیغ ناز آج چلے فواد کل چلے  
 ساتھ اپنے گورن بھی ہمارے عمل چلے  
 لیکر مجھے بہشت میں حسن عمل چلے  
 ہم سامنے ہوں اور تھاری و فل چلے  
 رو کوہ تھے جو صبر و تحمل و دل چلے

[illegible]



[illegible]

جہاں

[illegible]



منظومات ہندوستانی میں نظر کیا جائے تو نظر کیا جائے



پیر فلک کالا کون ہی فتنہ مرید ہو  
شاید قبا کے یار کی قطع و برید ہو  
اللہ ہو قدیم یہ عالم جدید ہو  
وہ ذاتی چھوٹے ہیں بقدرق بن عبد ہو  
بوئے حسین انہیں تو خوشے مرید ہو  
قید نماز ہو نہیں قید شدہ مرید ہو

فَسِينِمْ بِمَجْمَأَسَ جَوِيْ تَفْرِيْنِ كَرِيْ بَحْنِيْ  
الضَافَاتِ الْفَرِيْدَاتِ الْفَرِيْدَاتِ الْفَرِيْدَاتِ

ہر چشم کو دیدار ترا تیرا نظر ہو  
اس حال اسل برو کی ہیں خوب خبر ہو  
مرد ہی رگ گل ہو کہ وہ بار یک کمر ہو  
بیکار بنائے نہیں کی نکھون کے پیالے  
قالب کی طرح روح و کمالی نہیں دتی  
گردش ہو اشارے سے ترے رفعت فلک کو  
سو گئے حوائے سانس کی سونگے کا عالم  
دید کر پار کی شتاق ہیں آنکھیں  
پہ خضرے اٹھائے ہیں جدائی میں کیے

جو گوش ہر مقصود اسے تیری خبر ہو  
یہ گوئیے سعادت ہو و چون کان فطری  
میں سمجھیاں ہوں مجھے کیا اسکی خبر ہو  
ویدار کا سائل ہو جو یارے نظر ہو  
پنہان یہ مسافر ہو عیان گرد سفر ہو  
چشمک زنی انجم کی تجھے مد نظر ہو  
اُس زلف کی بو میں ہم افغی کا اثر ہو  
ہستی میں تماشاے عدم مد نظر ہو  
ووقطرہ خون ہیں نہ نودل ہر نگہ ہو





کس کاروان کی گردنیں کاروان نئی  
ابلیس کو حقیقت آدم عیان نہ تھی  
مومن نہ تھا وہ جسکو وہ اسے جنان تھی  
گرد اپنے کاروان کی اس کاروان تھی  
وہ کون ہی بہارتی جسکو خزان نہ تھی

نانون سے ایک دن نہ کیے گرم گوشت پار  
آتش مگر تمہارے دہن میں زبان نہ کھنچی

لکھتے ہیں کہ کوئی نہ فرما کر گان ترس نہ جالے  
 دیوانہ ہو کے کوئی پیارا کرے گریبان  
 ملواری کتنی پر وہ خوشخوار ہر یہ کہنا  
 اللہ نہا تو ان کو دے طاقت توانا  
 تکیہ بین آدمی کو لازم کنن ہر کہنا  
 اکدم نہ بھیجے دیتی انکی تنک فرامی  
 وہ نخل خشک کنین اس گلشن جہان بین  
 آڑتے ہیں ہوش تر سے دیکھتے سے لہر پرورد  
 حرف درشت سنکر بہن کان دل دکھاتے  
 ہر کام پر خوشی سے وارفتگی ہی ہوگی

یہ شاخ وہ نہیں جو بارگرمینہ سے  
 ممکن نہیں کہ دامن وہ نجیر سینہ سے  
 منہ پر جو کھاتے درتا ہوا وہ سپر سینہ سے  
 ہیکل کا بوجھ انہی نازک کمر سینہ سے  
 بیٹھا رہے مسافر خست سفر سینہ سے  
 رکھتے نہ ہم طبیعت اپنی اگر سینہ سے  
 پھر تاجی باغبان بھی نجیر سینہ سے  
 ممکن نہیں جو اس جسم شہر سینہ سے  
 اپنی زبان فرادہ رکھتا قمر سینہ سے  
 لانا جواب خط کو اس نامہ پر سینہ سے

ابتداءً

ہزاروں سال پہلے کی بات ہے  
 ایک دفعہ ایک بادشاہ نے اپنے  
 دربار میں ایک شخص کو بلا کر  
 کہا کہ میں تجھے ایک عظیم  
 کام سے متعلق جاننا چاہتا  
 ہوں۔ تو نے اس شخص کو کہا  
 کہ میں اس کا جواب دے گا۔  
 بادشاہ نے اس شخص کو کہا  
 کہ میں تجھے ایک عظیم کام  
 سے متعلق جاننا چاہتا ہوں۔  
 تو نے اس شخص کو کہا کہ میں  
 اس کا جواب دے گا۔

تیرے کشتوں کو زمین پر سے جھٹ آفت  
 میں گدھے حسن چون چورتی میری پٹال  
 دل جلا لینا کہیں تیری طرح سے اگر چنانچہ  
 جا رہے عیاں ہی سے تنگ میں پورے بدن  
 تو تو سوا ہی نہیں میری طرح سے زلفت کی  
 جان کہنے کے لیے لازم نہیں ہر عشق حسن  
 تیوری رہتی ہے چرخ کی چمک نکاح سوداگوں میں  
 یہ اشارہ کرتی ہے غربت میں شیر شرف  
 فکر رنگین ہو کر دکھاتی ہے آخر شبے بھار

چوہتا ہوں پاؤں ادا قش تو کتا ہو وہ بہت  
 مرد و من کو طریق برہن کیا چاہیے  
 دیکھا رہا ہے بھی بھوکا نہیں ہو کوئی  
 چوہہ طبق سے یا نہرمت نہیں ہو کوئی  
 ایسی دلیل ایسی جبت نہیں ہو کوئی  
 پانی جانچا کسی کو نہرمت نہیں ہو کوئی  
 سفدر کر کے وقت نہرمت نہیں ہو کوئی  
 نہرمت نہیں ہو کوئی ملت نہیں ہو کوئی

ہزاروں سال پہلے کی بات ہے  
 ایک دفعہ ایک بادشاہ نے اپنے  
 دربار میں ایک شخص کو بلا کر  
 کہا کہ میں تجھے ایک عظیم  
 کام سے متعلق جاننا چاہتا  
 ہوں۔ تو نے اس شخص کو کہا  
 کہ میں اس کا جواب دے گا۔  
 بادشاہ نے اس شخص کو کہا  
 کہ میں تجھے ایک عظیم کام  
 سے متعلق جاننا چاہتا ہوں۔  
 تو نے اس شخص کو کہا کہ میں  
 اس کا جواب دے گا۔

فراق ابرو زینت و سجاوٹ کی دلیل  
 دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز

دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز

آرا برکرم تو ہی سفید مسکو کرے گا

برسون میں سیہ نامہ اعمال ہوا ہی

جو ناز کرے یا سزاوار ہو آتش

خوش و خوش اسلوب خوش اقبال ہوا ہی

یہ کمانداری ہو وقت کا عاشق و دلگیر  
 واہ ہوئے ہرگز نہ وہ عقیدہ جو تھے تہذیب  
 بسکہ قامت سے ہی آمار قیامت اشکار  
 آشنا معنی سے بھی ہو جائیے صورت پرست  
 ایک میر سے قتل سے دو لطف کا قاتل سوز  
 کھائے ہیں و چار گل خوبان گل تیسار پر  
 بوسہ لیتا ہوں تو کتنا سو طلا پنہار کر  
 گفتگو تو نے غور و خشن سے اویست نہ کی  
 شہرہ ہو گیسو سے سچان کا تھا ہر طرف  
 جنبش شرکان سے وہ خوشی کیسے کا تھا  
 اپنے دیوانوں کو صحرائے عدم پہونچا دیا  
 آج کل سے جس پر وہ ناز میں نازان نہیں  
 قصے کرتے ہیں مثل کہانوں کے عووض  
 دم لے لیا سے آتش ہے جب بھی جی رہا

اس نشانہ کو اڑا کر پر لکھتے تیرے  
 سعی کرتے کرتے ناخن گھس گئے تیرے  
 فتنے ہوتے ہیں مرید اس کا فریب پرے  
 دیکھ لینے تجھ کو بھی عاشق تری تصویر  
 رنگ دل میرا مٹا جو ہر کھلے شمشیر  
 داغ چند اس عشق میں تھے اپنی تھی تقدیر  
 دیکھتے تیرے قابل جو ہو تیرے  
 رہ گئے مشتاق گوش اپنے تری تقریر  
 غافلے ہیں چار سو اس بے صدا زنجیر  
 صید کے تو دے لگا دینگے یہ تیرے  
 خیر والا ارہ سے مانگ لیں پری نے جبر  
 عاشقوں پر پیکر توڑے ہیں ندان شیر  
 عاشق شیدا ستھاری جان دسی تصویر  
 جس طرف آنکھ اٹھو گئی تو فگے اکبر

دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز

دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز  
 دل کی آواز کی آواز



سیدہ کا رشتہ کی طرف سے

دل مجھ سے نہایت دیکھتے ہوتا ہوں کیا

حشر تک ہووے نہ وہ نہایت آتش سفید  
دون جسے تشبیہ اپنے نامہ اجمال سے

خرام نازنین تمشیر برآں کی روانی ہو  
 ہر اک شعرا پنا مشوقوں کو پیغامِ زبانی ہو  
 وہ ایسا کونسا معشوق ہر جسکو تخلصِ جلا  
 ترقیِ حسن کی کہنے نہیں تھی شبیبہ سبکی  
 خوش الحان نازکش محبسانو کا باغِ عذار  
 ہوا سے اڑ کے ہو نچا اس قریٰ سیکرے کو چرن  
 ستارے چاروں جگہ گیا جس کی وجہ تین  
 تری فرقت میں آؤ یہ سب جلیلِ وقت میں عاشق  
 خیال آیا ہر حکواندوں مضمون کیسدا کا  
 جسے دیکھا وہ چاروہ مطلوب ہر عسکو  
 فقیر مست ہوں نصرتِ مری حاضر ہو جو جا  
 امین بننے کا سوا ہے اس بازارِ عالمِ تیر  
 لگے پھرتی ہوا سکی بیک یاد ہو دیگا  
 اشارہ آج کل چمکا ہوا ہوا پنا اسی آتش

دھکاؤں میں  
 عجب بینیں یہ  
 مرد و زن کان کو  
 وہ دلیں یا جو  
 دھال شاہ  
 سنو گھاس  
 چال دوست ہوں یہ  
 آہیں آگ کا بول اپنی آبداری  
 رقیب

کالی سمجھ نہ تو کو غلطی سے جان لے کر  
 شہر پر ہی سے جان لے کر  
 غافل نہیں بہار خزان سے  
 بیچارے غافل شغل  
 کی کیا عادت ہوئے ہیں  
 غلطی سے سامنے داندہ کار  
 اٹھکون کو سینکڑوں داندہ کار  
 داندہ کار کو فران کی کوئی  
 اندر سے ہوا سب باد  
 آج تک دانت نہیں کوئی بہار  
 سنا نہیں کا ہر عالم  
 لکھنے میں معجزانہ جو حال  
 اپنی دیکھی ہوئی زلف پریشان حال  
 سانس تپتے ہوئے دل دین کے خال  
 دیکھ کر ہر بندوں کی کوئی کین میں خال  
 کچھ نہ رہی نہیں صوفی کو ایمان حال

حاضر مرغ دل جو در گوش یار نے  
 تو شاہ حسن حسن، تو تیرا فقیر یار  
 دل دادہ جبکہ دل کھری جان کی  
 بیدار بخت ہوں میں وہ خون کے لیے  
 یاد آتی ہو سہیوں یار باغ میں  
 اللہ سے بھی آنکھ زیا دہ غرور  
 کشمیر و طوس لیکے اگر دشاہ بات  
 کھلایا بٹرا بیٹے کے کھلے جوئے پانا  
 خوش ہو نہ مکر قد زلف و دان یار  
 پسند سے میں عشق کے نہیں چاکہ دل چننا  
 صبا دے ہمارے پہلے کیا حلال  
 مر جاؤں پر نہ راز محبت ہو آشکار  
 ابھی ہمارے تو مجھے پارنا نادرے  
 مسائل ہیں آسان لبان کے کون لوگ  
 دینا کو حق کہ نہیں ہو انکا عشق  
 اک مشت استخوان پر نہ اتنا غور کر  
 بیقرار ہو سخن جو خندان کوئی نہیں

اک مشت پر غریز نہیں اس نیم سے  
 خط سید اشارہ سمجھنے کی گیم سے  
 آواز اسناد تھی گوش کی گیم سے  
 آتی ہو حور خراب میں باغ نص سے  
 ہر وہن اسی بد و باغ رہے ہم گیم سے  
 دو باغ میں کین نہ ایک صحنہ کی گیم سے  
 کچھ ہٹم جھڑ گئے تھے ہمارے گیم سے  
 بندھوائی ہندی پاؤں میں کیم سے  
 حرف الم جان، ہوا الف لام سے  
 گلے کی جان اٹلی غلاب الم سے  
 شرمندہ ہوئے گل کے نہیں ہم گیم سے  
 دانت نہ کوئی مرے مال گیم سے  
 کشتی سے دو آب اسید و بیم سے  
 گل کھائے کو تو لیں نہ ابھی ہم گیم سے  
 یا طوفی، و طلا ہے نہ زنجیر سے  
 قبر میں بھری ہوئی ہیں غلام و بیم سے  
 قدر اس گہری ہوئی تو گوش ہم سے

۱۹۲  
 سطلت بیدار کی خاطر جو بیکار  
 ستر چھاپا دین سو چھپکین تر خدایا  
 جب جا کر دے خدائی برائش باج  
 ز گویا پر مطلع خوشیست مال سے  
 افشری کا بوسہ بازی میں سے  
 قندک ڈرا دہ لبین خال لبین سے  
 باد خا ہوں تو نہیں میں اپنے جان سے  
 لے زین صید کا ہوں ہی بیدار  
 کار علی کو لے دے کہ ہوتا ہو دراز کر  
 دیکھتے قیمت میں کہ ہوتا ہو دراز کر  
 باقہ مگر گویا صبا و آرا کر  
 داندہ کار ہوا میرے پر دے شال سے  
 ناؤں پر چنبدین مجھ کو کاسرا اقبال سے  
 سب سے پہلے چنبدین مجھ کو کاسرا اقبال سے  
 سب سے پہلے چنبدین مجھ کو کاسرا اقبال سے

دل  
 سب سے پہلے چنبدین مجھ کو کاسرا اقبال سے  
 سب سے پہلے چنبدین مجھ کو کاسرا اقبال سے  
 سب سے پہلے چنبدین مجھ کو کاسرا اقبال سے

عالم بزرگوار کا وصف ارشد کا تذکرہ  
خط شریفین حسن کی جاگیر کا پورا ذکر  
اب نہیں اور یاد رہے کہ اس میں  
اس میں خوشحالی و سعادت

بیدار آج ہو دے تو فردا سے حریف  
 آسودگان خاک کی مٹی خراب ہو  
 زواریں مٹی میں کی صورت نہیں لکھی  
 قافیہ دھنسب کا لکھو لکھو  
 فصل مبارک کی بکریوں کو خراب ہو  
 قریب سے اپنے غلوں کا خراب ہو  
 منزل سے اپنے غلوں کا خراب ہو  
 بالاسے یا غلوں کا خراب ہو

چشم تر عالم نیرنگ کھاتی ہو مجھے  
 زیر دیوار جو ٹھہرون آج وحدت میرے  
 سبایہ سر پر سے دیے باقون دان ہو ہوا  
 برنج آبی مرے رہنے کا مکان ہو ہوا

جاے نامزدین بزم میں اپنے آتش  
 بمصرع تیغ کے مطلب کا بیان ہو ہوا

خدا محفوظ رکھے دلو اس افیہ کا کل سے  
 شراب تیغ کا سا غریب ساقی حب پر  
 اگر نام آدمی قصود کی نیکیوں سے حب ہے  
 پری لاتی ہر جنبل گئے مجھ دیوانی خاطر  
 آٹھائی استیں چشم دریا بار سے اپنی  
 جیس کی سیر سے نفرت ہمارے دلو ہوئی ہو  
 خدا پر رکھ نظر طالب کر ہو دین تو دنیا کا  
 ضرر ہو بچائی ہو مستوف کو مبتلائی عشق  
 اثر پیدا کیا گردش نے اسکے دوسرا عکا  
 منقش کی طبیعت یار بن مان عشرت  
 شب بزمین جو ریل کے کنارے جا کے روتا ہوتا  
 قیامت میں بھی کوئی حال کوئے نہ چھپکا  
 اندام شت خاک آتش میکس کو حسرت سے  
 نہیں ممکن سلامت چھوڑنا موی نہ ہو  
 جیس سرسبز ہو باران رحمت کے فضل سے  
 ہوا سے شہرہ آفاق نفیہ طیبہ بل سے  
 جو سر میں درد ہو تو کبھی مجھ پر کئے غل سے  
 بنے گرد و گنجے رہا میں اسکو کئے تسلسل سے  
 طبیعت کو خفا کرتی ہو صحت فانی گل سے  
 یقین ہو دولت کو میں حقائق کو توکل سے  
 پچھتے ہیں پردہ ہائے گوش گل فریاد طبع سے  
 تری آنکھوں نے کینیت اٹھائی ساغر گل سے  
 داغ اپنا بریشان ہو گیا منی کا نقل سے  
 گذر جاتی ہو کشتی مار کر کھو کر سر مل سے  
 کیا ہو کشتہ ٹوٹے نہ جنگوشہ خفا نقل سے  
 کبھی دامن تلک ہو نہ خفا بابتہ خول سے

بیدار آج ہو دے تو فردا سے حریف  
 آسودگان خاک کی مٹی خراب ہو  
 زواریں مٹی میں کی صورت نہیں لکھی  
 قافیہ دھنسب کا لکھو لکھو  
 فصل مبارک کی بکریوں کو خراب ہو  
 قریب سے اپنے غلوں کا خراب ہو  
 منزل سے اپنے غلوں کا خراب ہو  
 بالاسے یا غلوں کا خراب ہو

۱۹۰  
 دوزخ بشت ہو اگر اسکو سمجھو  
 ہر بات اپنے دامن سے کشو  
 بیکار نہ بنو دل کو سوتی  
 لہو را جو سبزو روں جو آبی  
 دریا میں ایک زرقعائے گہا چاہو  
 اسدن سے بیکار نہ بنو  
 چشمہ میں باں حجت کا ہر شرب ہو  
 سکرانگ سے جا بڑیا ہوں خواب میں  
 بیداری سے زیادہ شربا بیاں افراط ہو  
 آسودگی میں بزم کوئی توڑے جام شرب ہو  
 خاوشہ آتش کی مٹی خراب ہو

بیدار آج ہو دے تو فردا سے حریف  
 آسودگان خاک کی مٹی خراب ہو  
 زواریں مٹی میں کی صورت نہیں لکھی  
 قافیہ دھنسب کا لکھو لکھو  
 فصل مبارک کی بکریوں کو خراب ہو  
 قریب سے اپنے غلوں کا خراب ہو  
 منزل سے اپنے غلوں کا خراب ہو  
 بالاسے یا غلوں کا خراب ہو



چرخ تو  
 بدوہ ز غیب کا احوال عیان ہوتا ہے  
 حسن و قبح کو نقابِ رخسار ہوتا ہے  
 حیرت انگیز عیان گدازان ہوتا ہے  
 صہوت کھیر دکھانے پر غافل ہوتا ہے  
 آہِ بے حور بستی کا گمان ہوتا ہے  
 حسن کو داغ لگا دی بہ سیر گلزار  
 تن تازہ آتشِ گل پر وہ نواکت سے نہیں ہوتا ہے  
 کس سے ہم قرۃ کو سلی



سرکات



یہ کتاب ہے جس کی نگارش فرمائی ہے جو دنیا کی ہر زبان میں مشہور ہو  
 اور جس کی مدد سے ہر انسان اپنے دل کی بات کہے اور اپنے غم کو بھولے  
 اور جس کی مدد سے ہر انسان اپنے دل کی بات کہے اور اپنے غم کو بھولے

دھوکا نہ دیکھے گی مجھے رنگ یار کا حسن و جمال کا ترے شہر ہر دور و دور برد ہر اک صنم کا ہر رشک ہلال عید	سرخ نہیں سفید اگر یا سمن میں آکر آب حیات حسرت چادہ فتن میں ہر خوشوقتی ہی تو تہجد ہر بہن میں ہر
فرقت میں دل جلاتا ہو شوق وصال یار اک آگ سی لگی ہوئی آتش بدن میں ہر	
ازہ ہو دماغ اپنا تنہا ہو تو یہ ہر پہنچی نہیں جلو الی مرے نامہ نے کس سرور کا ترس ہی نہیں قد سے ترس پست ناجو نہیں یار کو ہم بھی نہیں ملتے نور نظر مجھ سے حسن سے ترے شر کو بھی دیدار کا پردہ نہ کرے یار ماہوں جو آنکھیں تو رخ یار کو دیکھیں نمون دہن یار کا کیا فکر سے لٹکے یاد صنم دل میں ہو کہ یاد انہی شوق و محو و خانہ رخالی و شب ماہ دانے نہ کیوں نہ غل و زنجیر پہنتے سا کے لیے ہر عشق تو دل عشق کی خاطر	اس زلفت کی بوسو نکلیے سودا تو یہ ہر پرواز کو تر ہو جو غنقا ہو تو یہ ہر شمشاد و صنوبر سے بھی بالا ہو تو یہ ہر غیرت کا اب اپنے بھی تقاضا ہو تو یہ ہر اندھے بھی کہیں گے کہ سچا ہو تو یہ ہر عاشق کو جو اندیشہ فردا ہو تو یہ ہر نظارہ کے قابل جو تماشا ہو تو یہ ہر لامل جو مومن میں معا ہو تو یہ ہر کعبہ ہو تو یہ ہو جو کلیسا ہو تو یہ ہر عاشق کے لیے حاصل دنیا ہو تو یہ ہر سرکار جنوں کا جو سراپا ہو تو یہ ہر مگر ہو تو یہ ہو اور جو مینا ہو تو یہ ہر

یہ کتاب ہے جس کی نگارش فرمائی ہے جو دنیا کی ہر زبان میں مشہور ہو  
 اور جس کی مدد سے ہر انسان اپنے دل کی بات کہے اور اپنے غم کو بھولے  
 اور جس کی مدد سے ہر انسان اپنے دل کی بات کہے اور اپنے غم کو بھولے

۱۸۵

یہ کتاب ہے جس کی نگارش فرمائی ہے جو دنیا کی ہر زبان میں مشہور ہو  
 اور جس کی مدد سے ہر انسان اپنے دل کی بات کہے اور اپنے غم کو بھولے  
 اور جس کی مدد سے ہر انسان اپنے دل کی بات کہے اور اپنے غم کو بھولے

یہ کتاب ہے جس کی نگارش فرمائی ہے جو دنیا کی ہر زبان میں مشہور ہو  
 اور جس کی مدد سے ہر انسان اپنے دل کی بات کہے اور اپنے غم کو بھولے  
 اور جس کی مدد سے ہر انسان اپنے دل کی بات کہے اور اپنے غم کو بھولے

کوئی اگر کسی دل میں رہے  
 خاک را بیند دی او بی دولت بی  
 کو کایے بہشتی دولت بی  
 دل جب کی بہشتی دولت بی  
 جم کو ز زمین کی مادی ہو گیا دولت بی  
 روح کو جسے غلظت ہو گیا دولت بی  
 وقت پاد میں اور دوسرے ہر اک دولت بی  
 زندگی کی شے کی دولت بی  
 یاد محبوب قرار میں دولت بی  
 کن جنت کی شے کی دولت بی  
 گوش پیدا کی شے کی دولت بی  
 دیکھنے کو ترسے کی دولت بی  
 لغت دل بیگ کی دولت بی  
 دو جہان سے عاشق کی دولت بی  
 کرم یا رکھنے کی دولت بی  
 زلف خواب کی دولت بی  
 نفس شہی کی دولت بی  
 دوست کی دولت بی

موفور ہو نہا بھی بزرگ خاک کا پتلا ہوتا  
 شہسوار دن کو گراتا ہو رشتہ بزم  
 حیات پر سوزش دل کا نواشنوئے علاج  
 دوست ہو جائے جو دشمن مرے شاعر  
 مرض عشق سے اک غلق خدا ہو رنجور  
 کونسی شہر ہر زمانہ میں نہیں جو آسین  
 حشر پر وعدہ و پیرا نہ کر عاشق سے  
 جسم کو جانتے ہیں منعت سے قدرت  
 روئے انور سے مقدم ہر تری نغمہ مایہ  
 مجھ کو نوز ہو ہر چند زمانہ مل جائے  
 روج کی طرح سے همان رہا کر ہوں

زور و قوت سے گراتا ہو یہ کسکو آتش  
 میں بھی شیر علی ہوں جو عدد و مرتبہ

ایعنہ جسے مجھے چاندی صورت دی ہو  
 تیغے اب ہونے بازوئے قاتل کرو  
 اس قدر کس لیے یہ جنگ بول ہو کرو  
 سانچے کاٹے کی لہریں ہیں شب بذاقین  
 اسی اللہ نے مجھ کو بھی محبت دی ہو  
 کچھ گران جانی ہو کچھ موت و خمر شہی ہو  
 نشان مجھ کو دیا ہو تو نوبت دی ہو  
 کمال یار کے سونے نے نوبت دی ہو

۱۸۳  
 محبت جو ایک جگہ ہے شہین میں ہو  
 شہسوار کا زانوئے شہنشاہ میں ہو  
 قہار نے تیرے درون میں نہ وہ نہیں  
 زلف و شہر میں صاحب مہر میں ہو  
 عاشق کو جو دولت افانہ کا ہو پاس  
 الماس ہو جو داری اسوائی کا ہو پاس  
 کجک نظر ایک کسوٹی کا کجک  
 فوار دان سے بہت بار کے سود کا کجک  
 شہر میں ہو کہ ہونے تو شک  
 خوش شہی کی شاخ گل کی ہو  
 عالی زمانہ کو نہ شہر میں ہو  
 زلف و شہر میں ہو کہ ہونے تو شک  
 شہر میں ہو کہ ہونے تو شک  
 شہر میں ہو کہ ہونے تو شک

کمال یار کے سونے نے نوبت دی ہو  
 کچھ گران جانی ہو کچھ موت و خمر شہی ہو  
 نشان مجھ کو دیا ہو تو نوبت دی ہو  
 کمال یار کے سونے نے نوبت دی ہو

درد و کا عالم زلزلہ آریاں ہے و قتل و کشتن  
 دود کا عالم زلزلہ آریاں ہے و قتل و کشتن  
 دود کا عالم زلزلہ آریاں ہے و قتل و کشتن  
 دود کا عالم زلزلہ آریاں ہے و قتل و کشتن

قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی انسان سے  
 دل منور ہو اگر روشنی ایمان سے  
 عشق گل ترک ہو ابلیل خوش الحان سے  
 خواب کا روکنا ممکن ہو اگر وہ بان سے  
 رطب یا بس کوئی باہر نہیں ہو قرآن سے

محمد آدم کو فرشتوں نے لیا خوب کیا  
 شمع کا فوری کی حاجت نہیں کچھ دین  
 مار کش جسے ترے حسن کو مطلوب ہے  
 غنیمت خفصہ کو جگا کر اسے نور رکھوں  
 لون سا لطف ترے روئے کتابی ہیں

سیر عالم اور نیتان ہو حصیرا و آتش  
 سلسلہ فقر کا اسے ہو شہ دردان سے

نام آخر ہوا اپنا صفت مرگان سے  
 صل کے بعد کھلا ہلو غم ہجران سے  
 بیعت ہو خاک کا پتلا نگرے یاد اسکو  
 خیم خندان سے تری تیج کے کچھ فرق ہوا  
 لیں بخیرین ہیں میں فوج ہوں غالب  
 مجھ و درپین ناظمی سے پھر تار و خراب  
 مست مع گرفتار کی اللہ سے بدی  
 سکر رکھا ہو اسے دوش پر او قائل تو  
 لڑ کر فنی در سے خوبیاں پوش نے کی  
 نائل صبر و سکونت پر قیاسے شبے روز

حسرت تیرے جانے ہیں ترکستان سے  
 نہیں ہوتی ہو مکا فارغ عمل انسان سے  
 اُلفت اللہ کو کس مرتبہ ہو انسان سے  
 عشق بلبل کا سبب ہو گل خندان سے  
 ملک الموت چڑا دیکھا مجھے زندان سے  
 دور سجھا ہو جسے ہو وہ قریب انسان سے  
 دام گودا کا محتاج کیا دہقان سے  
 مثل گردن ہو تری تیج خم اس حاکم سے  
 شمع کشتہ کو فرد زندہ کیا دامن سے  
 منصب فقر ہو مطلوب مجھے سلطان سے

روح معنی جو ہے کھوں میں کمال ہے  
 روح معنی جو ہے کھوں میں کمال ہے  
 روح معنی جو ہے کھوں میں کمال ہے  
 روح معنی جو ہے کھوں میں کمال ہے

ایک سے ایک ہو دین و دنیا  
 ایک سے ایک ہو دین و دنیا  
 ایک سے ایک ہو دین و دنیا  
 ایک سے ایک ہو دین و دنیا

۱۸۳





حُسنِ خطِ غلامی کہ دیباچہ یار کو  
 صورتِ محبوب کو آنکھیں تو کیجا اینوں  
 عاشقِ تم نامِ ابرار سے دل جانی اینوں  
 صیدِ گاہِ عشق سے مایوس ہو گیا اینوں  
 نازِ زخمِ تو بختا نہ کی آواز  
 بادشاہِ وقت کو دیویدیا  
 حُسنِ خطِ غلامی کہ دیباچہ یار کو  
 صورتِ محبوب کو آنکھیں تو کیجا اینوں  
 عاشقِ تم نامِ ابرار سے دل جانی اینوں  
 صیدِ گاہِ عشق سے مایوس ہو گیا اینوں  
 نازِ زخمِ تو بختا نہ کی آواز  
 بادشاہِ وقت کو دیویدیا

انگلیان



فیل

عاشق بنی ہو کر صاف دل کاغذ کسی سے لکھو  
رہ گیا شوق نے سب کو سرخ و زرد کیا  
دل کی شبنم ہو کر جو بند ہو گیا  
لوق چکی تو سب کو سرخ و زرد کیا  
نہایت آریا تو سب کو سرخ و زرد کیا  
دل کاغذ کسی سے لکھو  
رہ گیا شوق نے سب کو سرخ و زرد کیا  
دل کی شبنم ہو کر جو بند ہو گیا  
لوق چکی تو سب کو سرخ و زرد کیا  
نہایت آریا تو سب کو سرخ و زرد کیا

عمد پیری میں جوانی کا مجھے افسوس ہو  
 یہ سمجھ لے خانہ زنجیر میں محبوس ہو  
 خاک میں مل جائے جسکو حسرت پاؤں سے  
 شمع بھی تہ شیر عریان ہو جو بے فائوس ہو  
 روح کو جیسے فریب جسم کا لپیٹوس ہو  
 دے جو اس معجون کو کریکٹا لپیٹوس ہو  
 رحمت اللہ سے کافر ہو جو ایوس ہو  
 بیوفا محبوب کا ظر عمری مانوس ہو  
 کثرت گل سے جو بوٹا ہو دم طاؤس ہو  
 غلغلہ زنجیر خون کا صدا لے کو س ہو  
 دل خموشی سے ہمارا بے صدا ناخوس ہو  
 مرد دیوانہ جو ہر لے تنگ بنے ناموس ہو  
 خواب پر بھی نیک ہو تجیر اگر مسکوس ہو  
 پھاڑ کر کھڑے جو دیوانہ بنے سالوس ہو  
 اس گلستان پر قدم اس سبز کاخوس ہو

[illegible][illegible]

جنت ہادی ہر بندہ سب سے پہلے جنت میں آئے گا  
 اللہ عزوجل ہر بندہ کو اس کے اعمال کے مطابق  
 جنت میں لے جائے گا اور جنت میں ہر بندہ  
 کو اس کے اعمال کے مطابق جنت میں لے جائے گا

گندرا

جلال پهلوان کے یہاں ہر دھرم کے لوگ آتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے  
 دوستوں کے ساتھ ایک جنگ میں لڑ رہا تھا۔ اس وقت اس کے ہاتھ  
 میں ایک تیز تلوار تھی۔ اس نے اپنے دشمنوں کو ایک ایک کر کے  
 ہلاک کر دیے۔ اس کے بعد اس نے اپنے دوستوں کو بلایا اور ان سے  
 کہا کہ میں تمہارے ساتھ رہتا ہوں۔ تم میری مدد کرو۔ اس نے  
 ان سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ رہتا ہوں۔ تم میری مدد کرو۔

کرتے ہیں بحث یا رملامت مجھے آتش  
مجبور ہے یہ فناک کا بیتلا شدنی سے

گئے تک حسرت جلاوہن او بے کا پانی پر  
یہ میرزاوغ دل میداغ لالہ کی نشانی پر  
مجھے برفے میں غرائل کو صدف کھانی پر  
وہ گل ہوں سین مجھے شمع بلائے آسمانی پر  
سنی میں نے بہت تریا چتر کی کامانی پر  
گر اگر قصرت کو گورو کی منزل اٹھانی پر  
سیرنجی نے کلی میرے سر پر لٹکے تالی پر  
مزار بیکسان پر بھونوئی چادر خجالی پر  
تجھے ابرسیر سے ای بری بجلی گر آتی پر  
دور فرما دوسرے جیلے ابھونی لگانی پر

و م تشرکی موج نفس میں یاق دانی ہے  
 جس میں ہا کے کن اکنکوران دیکھو نہ لکھو  
 دل ناک نہیں تاب جلال یار لاریج  
 خبر مسج سے درجا یا تا ہارنہ مخیر ہون  
 عبت کہ باہر دعا عظیم میرے انکے ذکر حور دیکھا  
 خرابی سے امادہ ہو مکان تعمیر کرنے کا  
 شب وقت نہیں یہ واسطے شبنم کئے کے  
 انکی طول عمر خسرو باد بہاری کو  
 نہیں یہ بے جہت بان چوئی میں تانی کو  
 ارادہ عش اعظم کا ہر آہ عجیب گاہی کو

کوئی دیراد آتش کوئی آبا دی نہیں باج  
گولاش گوہر مقصود میں کیا خاک چھانی نہی

گزر رہے تھے کو قیس جو کہ وہ انسان ہو کے  
چار دیوہرچمن سلا یہ میدان رو کے  
ہوے پیراہن کو دست کو نہ زندان دن کے

سینہ پر رنگ ملاست جو گران بجان کے  
عصرہ روز سے من صحن گلستان رو کے  
نکست گل منیں کیا محبو گلستان کے

[illegible]

اس پر ایسا روئے تھی ایک تہ لیا ان کی  
 میں اپنے خاندان زبیر کے حمان کرتے  
 حنن یوسف سے ہیں سید و نایاب جوین  
 رخ دل سید و نایاب جوین  
 حنن یوسف سے ہیں سید و نایاب جوین  
 رخ دل سید و نایاب جوین

صاحب خانہ سے دیکھوں دعا غنیمت ہو  
 کھینچو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو  
 اپنے سودا بیوں سے دیکھو دیکھو  
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو  
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو  
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو

ہو گئی بدتر گرفتاری سے آزادی مجھے  
 فکر سے کرنا پڑا ہر کار صیادی مجھے  
 حسن عالمگیر سے ہر عشق نیا ہی مجھے  
 زال دنیا کی نہیں منظور وادی مجھے  
 سامنے اللہ کے کھینچو نہ فریادی مجھے  
 خوبصورت کی پسند آتی ہر جلا دی مجھے  
 یاد اس دیراز کی آتی ہر آبادی مجھے

پابگل جب فرقتہ آرا دیا یا مثل سرور  
 روز و شب ہستی ہر مرغان ضامین کی تارگر  
 کس قدر آدم کو تھی دستی جو ایک ساتھ  
 یہ عروس فاحشہ آتی نہیں دل کو پسند  
 مویہ تیغ ثغافل سے بخور و بجان  
 حسن قاتل سے ازل سے دل کو عشق پاکہ  
 دل گذرگاہ حسینان تھا قصور سے بھی

میں نے شہر اے آتش پڑھایا ہو مجھے  
 تجکو شاگردی ہو زیبا اور استاد ہی مجھے

کسی ابرو کی کمان پر اسے قربان کرتے  
 کسی دیرانہ بین اس گنج کو نہان کرتے  
 چار دیو اگر اگر اسے میدان کرتے  
 مجھ پر احسان جو نہ کرتے تو یہ احسان کرتے  
 اسی بتوجہ خدا کو نہ مسلمان کرتے  
 منکر و قیامت کو پشیمان کرتے  
 شام سے صبح کا ہم چاک گریبان کرتے  
 سفر اک نہ ہندو نہ مسلمان کرتے

رخ دل کو بدت مناوک مرگان کرتے  
 دل پر داغ کو مدفن بنایا کرتے  
 بچ تنہائی میں رہتا ہو نہایت دنگ  
 ور کوئی طلب انہائے زار سے نہیں  
 یوفائی کا اگر عیب نہوتا تم میں  
 ماست یار کا عالم اسے دکھلاتے ہم  
 رہے وعدہ فراہی جو ممکن ہوتا  
 بچ زن رہتے نہ دریا جو مرے شکونے

۱۷۵  
 یہ آگ بکھائی ہوتی ہر ذرا  
 افسانہ نہ تو ہر ذرا جو ہر ذرا  
 انظار فقیر کی نہیں بہتر کفایت  
 ادا ہوا دھڑا دھڑا ہر ذرا  
 گہرے کوئی خوش ہو کوئی خندہ زنی  
 غنیمت میں اشارہ ہر ذرا  
 ہر ذرا کوئی خوش ہو کوئی خندہ زنی  
 غنیمت میں اشارہ ہر ذرا

ایک فیض کو پوچھا ہر کوئی مال کی سے  
 کہوں سے تہہ دولت دنیا کا طلبگار  
 کہوں سے تہہ دولت دنیا کا طلبگار  
 کہوں سے تہہ دولت دنیا کا طلبگار  
 کہوں سے تہہ دولت دنیا کا طلبگار  
 کہوں سے تہہ دولت دنیا کا طلبگار





من کر خانہ کی ہر نہایت نگرش تبارک  
 صدرتہ کے منہ سے روح الشہداء ایا جائیگی  
 یا وہ بین اٹھ اٹھا دیکھوں جو جو ہو سکے  
 عاشق بنجیو دیو سے و سیکھیکے مہولہ سے  
 آسمان چاہے اس کے اوپر رحم کھایا جائیگی  
 حاج زرتین کی کھلا ہون کے عالم میں  
 سب سے پہلے میری نگاہ سے کھلی جائیگی  
 ان کے بعد میرا ہوں اسی غلکایا جائیگی  
 ان کے بعد میرا ہوں اسی غلکایا جائیگی

اک نظر شد ہنگو صورت زینا دکھا  
دشت گردی کی نہیں دیوانہ کو کچھ حجاب  
جڑ سی گئی ہر دل جھل سے ہوتا ہوا دھڑ  
جوش و شہت نہیں ہو چاہیں صحرانگین

آتشہ دیدار جاتے ہیں مختار سے شہر سے  
 جامہ سے باہر جو باہر ہو سکا شہر سے  
 سنگ افلان کرتے ہیں مجاواشار شہر سے  
 جانے والے گور کے پوچھنے کنارے شہر سے  
 میوہ صحرائی پر ہیں تختہ پارسہ شہر سے

ابو آزدہ ہر تو لیکن لے گا ہاتھ پھر  
جسکڑی آتش نکلا دیکھا پیارے شہر سے

دل کو غمراں گل کی آفت کا بنایا جا یہ  
گرس جادو کا اس گل کی دکھایا جا یہ  
روزانہ دیکھ رہی ہوں کہ بنایا جا یہ  
اسکے کوچ کے تصور میں بخش آیا ہر مجھے  
وعدہ دیدار آتا ہر آلتا ہر نقاب  
کو چہ گیسو کے سوئے میں فنا ہوتی ہر روح  
بھولی ہر بلبل خزان کے جو رہے لطف بہار  
برہمن کہتے ہیں تیرے صف درود دیکھ کر  
گفتگو اللہ نے موسیٰ سے کی ہر اے صنم  
ساحر زیبا تو پہل لباس کے ترشے ہو

بوسے یوسف سے یہ پیرا بن بسایا چاہیے  
 سامری کافر کو گوسالہ بنایا چاہیے  
 خانگی معشوق سے آنکھیں لڑایا چاہیے  
 آستان یار کی مٹی سنگھایا چاہیے  
 حکمتی باندھنیں یہ آنکھوں کو بچایا چاہیے  
 خانہ زنجیرین اعدا دل در آیا چاہیے  
 پھر گلستان چند روزا سوکھڑھایا چاہیے  
 کفر سے باز آئیے ایمان لایا چاہیے  
 ہلکو بھی آواز نہ پردے سے سنایا چاہیے  
 اک نظر ساق بلوریں بھی کھایا چاہیے

کچھ اور کہنا چاہتا ہوں  
 ہے جس سے سوچا جو ہوں  
 کیونکہ شکیں کی دھماکا کر چکا ہے  
 آتش اس آفتی سے اور نہ نہ کھایا جیسے  
 عاشق ہوں میں فطرت پروردگار سے  
 یوں نہیں چاہے کہ زبان گوڑو سے  
 دامن مرے قفس کا نہ رنگین ہو جائے  
 دامن کر نہ دیکھ ہو رہا کے گلو سے  
 ۱۷۱  
 کو تار بھیاں پر نہ پڑی آنکھ عاری  
 پیشانی بیت پر ادسے لٹا ہوا برہمن  
 کرتا وہ سفاک اڑا کے مری یاد اس کے  
 حسد ی ملی جاتی تری کہ ترسے  
 نام چھپے ہی یاد کو موت ملی کی بھول  
 عاشق ہوں مگر اس میں عشق و غم  
 طبیعت مری پیاری کی فوسے  
 مالا مال کو عشق نے

در بیان سے انھیں خود یاد دلاؤ کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب  
میں نے اپنے دل سے کہا ہے اور میں نے اس کو اپنے دل سے کہا ہے



فصل اسمیں ہندو  
بندہ شوق گنگاں بیاہے  
نخل اس میں خال پلے

دروغ کو تن سے خوش الحان پلاہے  
تاجی کی کو ناک رخ خوش درباہے

عشق نے ستایا ہر حسن کی دہائی ہو  
قصر پار کے در پر شوق جبہ سائی ہو  
آہ کی کندون کو عذر نار سائی ہو  
یہ بھی آخری اپنی قسمت آزمائی ہو  
آنکھ کے پیالے سے حسرت گدائی ہو  
بے نقاب یوسف سے ہم سے آشنائی ہو  
دیکھئے تو زلفون کی کس قدر سائی ہو  
مژدہ فنا، لکھو پار سے جدائی ہو  
ماہتاب کے منہ پر چھوٹی ہوائی ہو  
سر برنگی ہو یاں برہنہ پائی ہو  
صورتِ قفس چھوڑا جب سے رہائی ہو  
دل شکستہ عاشق کے حق میں مزیالی ہو  
دم ترمی محبت میں بھر رہی خدائی ہو  
اسکے ماتھے کا کشادہ رخ پار سائی ہو

اشتیاقِ جملت میں جان لب تکا آئی ہر  
ویر سے نہیں واقف بے خبر ہیں کہ ہے  
عوش سے بھی عالی ہر بامِ یار کا پایہ  
مر بھی دیکھیے شاید گور پر وہ شوخ آئے  
عشق ہو مرے دل کو حسن کے نظارہ کا  
پھر رہا ہر آنکھوں میں جن پردہ سوز اسکا  
جس قدر بڑھیں انکو چند روز بڑھنے دو  
نرنگی ہو داہستہ اس مسج کے دم سے  
سامنے سے تیرے رنگ مدعی اڑتا  
اگر کچھ نہیں کہتے اس پر سی کے دیوانے  
میرغ روح قید ہی ہو جسم کے قلع سے  
جان زار پاتی ہو لطف یار سے تسکین  
دل فریب عالم حسن امی صنم تیرا  
رو سیاہ زاہد ہو سجدہ ریا کی ہو

بھاگتے ہیں وہ صنم سے اسنے ہم لپٹنے میں لڑ  
جایاں وہی کدورت ہی بان وہی صفائی کر

زند ان تنگ ترایه وحشت سرانجه

دیوانہ اک پیری کی ہر گھنٹی ہوا مجھے۔

[illegible]



شان و شکوہ نے ہمیں برباد کر دیا  
 رنجِ خوار آٹھانے کی طاقت نہیں مجھے  
 بے عشق لوگ کہتے ہیں ماہِ چاروہ  
 اس ترک کی نگہ جو کرے نادکِ فگنی  
 سرمہ بین ہوا ہر بجلی سے طور ہو کر  
 شامِ شبِ فراق سے پلے موئے جو لوگ  
 اس معرکہ کا داہرے جب گداز و غنا  
 انہی ہر زلفِ خال کا افعی کی دردک  
 آنکھوں میں اپنی رکتے ہیں ہر نظرِ انہیں  
 اخوانِ دہر سے عجب اسکا تجا ہے  
 معنی کے شوق میں جو ہوا دل کو میل فکر  
 سودا ائی جانکر تری چشمِ سیاہ کا  
 خشک ہو تو تر رہے ہاتھ کا ہونے جو انہیں

مثل جہاں آڑ لگے غیمہ نکال کے  
پتیا ہوں میں شراب میں بھی لون لکے  
سُکھ مقرر ہوئے ہیں تھارے کمال کے  
تو دسے لگا سے خاک شہیدان کمال کے  
اُم بھی ہیں سوختہ تری برق جمال کے  
آئی ہوئی بلا لگے سر پر سٹال کے  
اللہ نے بنایا ہو سا کچھ میں محال کے  
عقدے کھلے یہ فکر سے اُصافِ محال کے  
سُکھ ہوئے ہیں پیسے ہوئے تیری جا کے  
یوسف کی فکر میں جو پھر گنگا پا لکے  
تصویرِ شعر بن گئے پتیلے خیال کے  
ڈھیلے لگائے ہیں مجھے دیدے غزال کے  
بجہ میں آفتاب کے ناخن ہلال کے

آئینہ سے کلام کو کیونکر کیا ہو صاف  
حیران کار ہو بھی ہیں آتش کے حال کے

عمر رفتہ کو مجھے یاد دلا جاتا ہے  
وہن باد بہاری مجھے بھڑکاتا ہے

حضرت یازکا جو وقت خیال آنا ہر  
آتش کل سے کیا ہر مرق طینت کو خمیر

چرخ آلودی بخت  
 داسا قنعت بخت  
 کمان ملک یار کے  
 جم غفالی کی  
 شبنم غاک  
 ایک شمشیر  
 جو شبنم  
 شبنم غفالی  
 کمان ملک یار کے  
 داسا قنعت بخت  
 چرخ آلودی بخت  
 جم غفالی کی  
 شبنم غاک  
 ایک شمشیر  
 جو شبنم

بر ملا لعل لب یار کے اور مستی  
 لاکھ نعمت کے برابر جو کلام شیریں  
 ہر مرد اسے سب پر سیاہ شکران کے تلے  
 ذائقہ بس ہر زبان کا مردے دہکے تلے

بخت بے بخت ہر چند مٹایا آتش  
 رگیا نام مرا گنبد گردان کے تلے

ابھی زندہ ہم اگر یار کے در تک پہنچے  
 شعلہ حسن سے کی ہو یہ حرارت پیدا  
 حسرت بوسہ سے پانی ترے مخ میں بہاؤ  
 دم آخر ہی وہ کاش آئے تکر کچھ نہیں بھرا  
 منت سفلا آٹھائیں زبھی عالیجاہ  
 گرم جوتی نکرا تو یار کسی سے یہ نمود  
 موت ہی آئے جو آٹھائیں تھمتے بارب  
 صورت آ میر حیرت سے ہر دہن میں بخود  
 دل خود خواری سے ہوئی ہو کہ درت کوئی اور  
 آٹھ اپنے دیکھا ہو تو توڑ میں آٹھ کو  
 جان بچے کی خوشی اسی ہو نوٹ کوٹھن  
 رگ بگل گئے ہیں شاو کبھی تار سفیل  
 خدمت یار میں ہو اپنی رسائی یارب

مرد بھی آٹھ کے یقین ہو کہ درت کوئی اور  
 آگ لک آٹھ جو یہ بھی دیکھتے ہو  
 دہن ہوا اگر تنگ شکر تک ہو گئے  
 دوست رخصت کو جو ہر مقام سفر گئے  
 آٹھ کے کاخ نور کمان داغ خرم تک پہنچے  
 آگ لک کر مرے گھر پہنچے کوٹھن تک پہنچے  
 واسن خاک ہی اس پریدہ درت کوٹھن پہنچے  
 سامنے سے ترسے میر لڑن جو گھر تک پہنچے  
 رنگ شیر نہ نکلتے جو جگہ تک پہنچے  
 تھے منو پھر کے ثابت نہ ہو گھر تک پہنچے  
 نوبت شام جہاں جو سحر تک پہنچے  
 دھوت نکلا آٹھ نہیں تیری کوٹھن پہنچے  
 مہر تک ذرہ چکڑا آٹھ کے قمر تک پہنچے

ابھی جس سے رستہ باز آئی  
 غافل رخ خوب کے دشمنوں میں  
 نفقہ کی جگہ اب نہیں  
 عاشق بھی کوئی نظر نہ پڑے تو خدا  
 ادوات بسر ہوتی تو غیر میں میری

۱۶۸

دراخت

اس رشتہ پر کی سے تو موت آئی  
 درت کوٹھن اس کوٹھن اب میری  
 دل کو نہیں اس کوٹھن اب میری  
 اس رشتہ پر کی سے تو موت آئی  
 درت کوٹھن اس کوٹھن اب میری  
 دل کو نہیں اس کوٹھن اب میری

قیامت آتی ہو اس عجز و ذلت کے ساتھ کہ جس نے اس کو جاننا نہیں چاہا  
 زمین پر لٹا ہوا ہو جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیل چکی ہوں  
 وہ زور و سوار کا ایسا جو شہر و دیہات کے لوگوں کو اپنے ماتحت بنا کر رکھے  
 مگر وہ خود ان کے لیے جہنم کی آگ بن جائے

وہ زور و سوار جس نے اپنے ماتحتوں کو اپنے ماتحت بنایا  
 مگر وہ خود ان کے لیے جہنم کی آگ بن جائے  
 وہ زور و سوار جس نے اپنے ماتحتوں کو اپنے ماتحت بنایا  
 مگر وہ خود ان کے لیے جہنم کی آگ بن جائے

<p>گر دیکھنا چاہو اس عجز و ذلت کو جس نے اس کو جاننا نہیں چاہا              زمین پر لٹا ہوا ہو جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیل چکی ہوں              وہ زور و سوار کا ایسا جو شہر و دیہات کے لوگوں کو اپنے ماتحت بنا کر رکھے              مگر وہ خود ان کے لیے جہنم کی آگ بن جائے</p>	<p>عالم محراب کعبہ ابرو دیکھنے کے خم میں ہو              حکیم کے دیکھا تو علوات شہد کی اس خم میں ہو              وہ کرے تکرار حجت جسکو مشق کم میں ہو              ایسی بارانی نظر کب چشم ناخرم میں ہو              نزع میں بیمار عیسیٰ دامن مریم میں ہو              وہ اثر ہو جذب بل میں جو اثر مریم میں ہو</p>
<p>قالب غالی کو تو سنتے ہیں آتش زیر خاک              کچھ نہیں معلوم ہو روح کس عالم میں رہی</p>	<p>اصل کہیں مرے پانوں کی بیڑیاں کائے              شگفتہ ہوئے مددوں بھی پہنچان کائے              بڑا پار یہ فرما دختہ جان کائے              جو ذکر سے مرے غماز کی زبان کائے              ادھر یہ اور ادھر کس نگین کائے              تو پھر بھی سرورہ مرا بہر امتحان کائے              درخت سرو کو تھوڑا سا غبار کی ہے              تڑپ تڑپ کے کہان کیسے نیچا کائے              شہید ناز جو یا آئے ارغوان کائے</p>

وہ زور و سوار جس نے اپنے ماتحتوں کو اپنے ماتحت بنایا  
 مگر وہ خود ان کے لیے جہنم کی آگ بن جائے  
 وہ زور و سوار جس نے اپنے ماتحتوں کو اپنے ماتحت بنایا  
 مگر وہ خود ان کے لیے جہنم کی آگ بن جائے

اکی افنی گیسو سے دستان کائے  
 بزرگ غنچہ پڑ مردہ دل گرفتہ پہلے  
 کائے پہلے ہی تشہ کو اپنے سر پر کاش  
 بیگا اس سے پیام زبانی کیا قاصد  
 تنہا آئینہ میں جو دیکھے وہ غیرت یوسف  
 ہزار بار اگر زندہ ہوں نئے سرے  
 کل چلاؤ حسینوں کے قدموں سے  
 ہمارے واسطے اک دار اور بھی قاتل  
 ہر گاہ کے گیا تھا وہ ترک گاش میں

۱۹۷





سب کو فاک میں ملو کہ ہے مجاہد فاک  
 کا سر پر وہ کا انبسام شیشانی ہو  
 سب کو فاک میں ملو کہ ہے مجاہد فاک  
 کا سر پر وہ کا انبسام شیشانی ہو

صحت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو  
 صحت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو  
 صحت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو  
 صحت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو

سو پنتا کیا ہو کفن و زد کا اسباب مجھے  
 شیر کی کھال ہی ہو قائم و جناب مجھے  
 کھنچ لیا گیا دریا میں یہ سیلاب مجھے  
 کوئی ابرو سی دکھانا نہیں مجھ پر  
 روزِ محشر سے نہیں کم شیبِ شباب مجھے  
 صدقہ اپنے لب جان بخش کا عتاب مجھے  
 کب میں سویا کہ جگا یا نہیں بد خواب مجھے  
 یاد ہو برہمی صحبت احباب مجھے  
 ذرہ سمجھا رہے وہ مہرِ جاناں مجھے

اے فاک رہنے دے عریان ہی بن ازمِ کعبی  
 نہیں رکھتے میں میری کی ہونے مرقعہ  
 جوش سے اشکون سے پھر جا بگا میر پانی  
 دیر کعبہ میں اُن آنکھوں سے نہیں صلفہ در  
 فرقت یار میں کرنی ہو قیامت برپا  
 مرضِ عشق سے بچ جاؤں جو تم دلوا دو  
 چین لینے نہ دیا دردِ جدا کی لے کبھی  
 نہیں بھولا ہر جنوں میں وہ حواسِ لطیفان  
 نام کو میرے بھی احباب میں اپنے لکھے

دل غمی چاہیے گو ہوں میں فقیر و آتش  
 شیر کی کھال ہی ہو قائم و جناب مجھے

پردہ پوشی تری تلوار کی عریانی ہو  
 عرصہ حشر جلو خانہ سلطانی ہو  
 ایک دن تو بھی غم یار کی مہمانی ہو  
 واجبِ قتل نہیں کوئی مرثانی ہو  
 ہر پھر اندھا وہ کنواں حسین پانی ہو  
 جھگو داشت کی طلب فکر پریشانی ہو

برق بے پردہ اگر چہ نورانی ہے  
 ایک عالم ہو صنم بن کہ ترا قریادی  
 دل کے خون ہونے سے اے جانِ آنا گل  
 یارِ جلادی میں یکتا ہے زمانہ ہو اگر  
 حال پر ایسے کسی وقت تو کر چشم کو تر  
 صورتِ عجبِ گل ہو دل بستہ میرا

صورت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو  
 صورت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو  
 صورت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو  
 صورت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو

صحت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو  
 صحت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو  
 صحت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو  
 صحت یار میں آئینہ سحر و جانی ہو

من سمنه کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 گدڑن خنک کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 من سمنه کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 گدڑن خنک کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی

نالہ بیل کو سسٹاؤن منین کرتا کسی  
 گوش گل کے واسطے آتش زبان درکار ہوئی

جبین سے صبح معید آشکار ہوئی  
 زیادہ تر شفق شام سے ہمار ہوئی  
 ہمیں حرارت طلب آتش چہار ہوئی  
 گھٹا میں بھوت ہمیں برق بغیر ہوئی  
 سفیدہ صبح کا تار کبھی مزار ہوئی  
 ہوا کے گھوڑے کے اوپر خزان سوار ہوئی  
 شب فراق مجھے نفل پاشکار ہوئی  
 ہماری روح محمد میں جو سقا ہوئی  
 عنان مرگ نہ انسان کے اختیار ہوئی  
 وہ کاہ ہون کر کوہ پر جو بار ہوئی  
 حطب گیا میں جو تلوار آباد ہوئی  
 بلند دست بہت راہ کو ہمار ہوئی  
 نہ کی وہ بات جو دشمن ناگوار ہوئی

شب برات جزئی سیاہ یار ہوئی  
 یہ شمع نشہ میں چشم سیاہ یار ہوئی  
 تب درون نے نہ کھانٹاں تک باقی  
 گدڑن ہوا جو کسی مرقد غریبان پر  
 شب فراق کی علت جو آئی گدڑن پیاد  
 پیادہ پا جو چین میں بہار کو دیکھا  
 بڑی خرابی وہ جا کھا ہی سے اسے کھانا  
 زمین کو زلزلہ آگیا چرخ کو جکڑ  
 شب فراق کے حد مونس جان بچ جاتی  
 وہ کوہ ہون میں پر کاہ ہو کر ان جھکو  
 بھری ہول میں زلزلہ شدادی  
 یہ کیسا تیشہ سے فرما دے اسے کاٹنا  
 دفا رشت ہوئی شیدہ ہو دیتی میرا

سناہی قصہ مجنون دوا مق و فرما د  
 کسی کو عاشقی آتش نہ ساز واد ہوئی

۱۶۴  
 من سمنه کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 گدڑن خنک کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 من سمنه کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 گدڑن خنک کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 من سمنه کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 گدڑن خنک کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی

من سمنه کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 گدڑن خنک کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 من سمنه کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 گدڑن خنک کجی کیا یادوں کا یا خالی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی  
 نظر کرنا یہ جگہ گدڑن سمنہ کجی

ما التعليل



اہل دین کی خرابی ہوئی اظہارِ غی  
 نظر آئے جو کہیں کہیں دفن ہوئے  
 اس رہ سخت بین لائی ہو یہ یاد دہشت  
 گرسوار آئے یقین ہو کہ دفن ہوئے  
 آرزو ہوئی اس کی تلاش ہو کہ دفن ہوئے  
 تیری یاد میں سے اک دن ہو کہ دفن ہوئے



مجلس ہول میں دیوانہ دار نفعان افضل  
تفاوت ہو کر آئینہ و آئینہ روین

پہچانتا ہی خوب وہ رشک قمر مجھے  
میرا دہن ہو اگر ہنشک مجھے  
عینک کی طرح رکھتے ہیں میں نظر مجھے  
دانتوں سے کھولنی گرہ نیشک مجھے  
رکھتا ہر شوق کعبہ میان سفر مجھے  
گردن دیال ہو گئی ہو بوجہ سر مجھے  
دنیا کو آخرت سے کیا بے خبر مجھے  
منزل میں سب سے دیکھو تو شیر مجھے  
شکوہ نہیں کرتے نہ بوجھا کر مجھے  
بھالشی ندین کہیں ہی رہتا ہو در مجھے  
محبت کا ترے پار ہو اہو اثر مجھے  
اُس سہم جن کا وصل ہر تفصیل در مجھے  
دو بون کا میں دو بون کا اب گھر مجھے

حسن کار نامہ تجویس اپنی آنکھوں میں پھیل کر  
شب تار یک سر قدر کہتے ہی یار کو دیکھے

[illegible]





کو چہ تیرا عشق باغ اری بارے تاویل ہو  
 آفت جان سامنا اُسکا ہو انسان کے لیے  
 معنی تو ریت موسائی سمجھتے ہیں بختے  
 بلبل و قمری ہیں نالال کاکہ کو یار پر  
 گر درہستے ہیں ستارے رات بھر پرواز  
 جلوہ قربانیاں شمع کفن ان نہیں  
 کیا سمجھ کر کیلون کو حسن سے اُسکے عشق  
 عشق تازی ہیں بہن قریا و محبوبوں کے فون  
 بے سرو پایا نے پایا ہو یہ عالم میں دل  
 بادشاہ وقت اُسکے شیفہ ہیں اور صنم  
 شعرا لہامی یہ پیر کجانی ہو وہ لانا تاجی  
 راہ پر لالے ہیں جب گمرہ ہوا ہو آسان  
 جو کہ ولید اندھو حاضری ہوئے یار نگاہیں  
 عشق کے غم سے کوئی نعمت نہیں لذت  
 منتظر ہو چشم روز و عذرہ ویدار کی

چشم اشک لود عاشق آئین لی جھل ہو  
 خوبصورت جسکو کہتے ہیں وہ غریب ہو  
 واسطے عیسا یون کے مطلب بخل ہو  
 گل جو ہو رنگ نشان ہو سرو جو ہر پل ہو  
 ماہ تابان کو نئے دروازے کی قندیل ہو  
 روز اس یوسف کی کو میں پیدا یل ہو  
 چارون بن رنگ خسار میں تبدیل ہو  
 لیلی و شیرین سے محو حسن میں تفصیل ہو  
 با جو ہو بکشف ہو سر ہو سو بے سبیل ہو  
 گیسون کا سرے سودا ہند کی تفصیل ہو  
 فکر عالی منزلت بھی ہمرہ جبریل ہو  
 بیشیر بچے بنایا ہو جو گیارہ انیل ہو  
 لڑکوں چبھی ہو روز جہد کی تعطیل ہو  
 نوش کیجیے اس غذا کو جہد تحلیل ہو  
 گوش شتاق صدر سے صدر اسر فیل ہو

بیشیر عشق و جنون کی سیر کے قابل ہو تو  
 شیر کے مانند آتش بھجیں زور فیل ہو

سرخ و سبز و زرد و سفید و نیل و بنفشہ  
 رنگ و بو و ذائقہ و مزاج و طبع و خلق  
 جسم و جان و مال و دولت و نام و نشان  
 سب کچھ ہے دنیا کا سب کچھ ہے دنیا کا

روم کے ایک حکمران کو ایک عورت نے  
 اپنے دل سے بے وفائی کی خبر دی  
 اس نے فوراً اس عورت کو قتل کر دیا  
 کیونکہ اس نے اس کی عزت کو برباد کر دیا

غلام ان افسانوں کی کہیں یوں یادوں  
 خوبصورت عورتیں جو جاہلوں کے دل میں  
 جگمگاتی ہیں وہ کیا دماغ کے دروازے  
 کیجیے اگر بیکار ہو جائیں تو دنیا  
 بے ہوش ہو جائے گی اور دنیا بے ہوش  
 ہو جائے گی تو دنیا بے ہوش ہو جائے گی

ہر انسان اپنے اپنے انداز میں دنیا کو دیکھتا ہے  
 بعض کو دنیا ایک بڑا بازار ہے جہاں ہر شے  
 خرید و فروخت کی جا رہی ہے  
 بعض کو دنیا ایک بڑا گھر ہے جہاں ہر شخص  
 اپنے اپنے کمرے میں رہتا ہے  
 بعض کو دنیا ایک بڑا کھیل ہے جہاں ہر شخص  
 اپنے اپنے کھیل کود کرتا ہے



١٥٦

غنیمت کیا خدا سے  
 ہانگے دہن سے  
 کیا صنم کے دل میں  
 کو جان آتش  
 زین جان اجل کو جان آتش  
 دوستی گدگد سے  
 کوئی شب ہو چور و دزد کے  
 شام ہوتی پورا دھڑکی  
 کہرت شمع ہوں چرخ و فرخ  
 بات کرتے نہیں کسی  
 درد دل کے چرخ میں آتا ہے  
 آسان چرخ دیوار کے  
 کسی میری پرچھائی میں  
 لاش پر

ان سے خار صحرایہی نہیں سر کھینچے  
 اگر روغن گوگرد و حمزہ کھینچے  
 انی کا بڑا ہوا گو اثر ہوتا نہ کچھ  
 رہن کائین ہیں ہنہ بنو کے عشق میں  
 اردن نے تیرے قدم سے دی ہو تفسیر  
 لڑوہ خال رخ ملتے ہیں رخ ساز ہاتھ  
 جی خیر صفحہ کو بنائی صید گاہ  
 ہیری اردو جوش جوانی کا غلڑ  
 بوس عاشق کا جیتے جی نہیں یاں قتل  
 شکر گانی سے مل جاتے ہیں اسے جان پر  
 لے ہیں تجھے تنہا لی ہیں و ناز نہیں  
 شب میں ہر روز وصل کا آنکھوں کو روٹنا  
 سے دیکھا ہو تجھے آنکھوں کے ارباباں  
 میں حیرت کا ہوتا دل کو شوق  
 یادیتا ہوں آنکھوں کے اک ان عشق  
 جمودیت آئینہ کمر تا جس محبوب سے  
 سن کر کے آتش اپنی گور میں

سید کے سپے بھی مجھوں پر میں خیر کہنے  
 ہم تری زلفوں کو وصل کرے غریب  
 آزمانے کو تو نالے ہم مقرر کہنے  
 آب ہو جاتے یہ آزار ہم جو پہر کہنے  
 قمر یوں کو سر دہن کی کے اوپر کہنے  
 ان تلون کا تیل کچھنا تو سقر کہنے  
 دام ہو کر مرغ مضمون تا سطر کہنے  
 اپنی بدستی کا خیا زہ نہ کیوں کہنے  
 دوست تھے میرے تو دشمن پہ تو کہنے  
 دل شبنم میں کیوں سے متغیر کہنے  
 معتکف رہتے ہیں ہم جلد میں اکثر کہنے  
 دسترس ہوتا تو ہم و اماں خضر کہنے  
 قد کے سوئے میں ہیں تصور یمنور کہنے  
 ہم تجھے اپنی طرف اشارہ ہو کہنے  
 دام میں حیا دین جو جو کہو تر کہنے  
 قبر سے مردہ ٹرا ہم اسی سکندر کہنے  
 شمع و یوں کو شب آدینہ کہنے

[illegible]

تاکہ کرے اب  
 خلیفہ فرما دیں  
 واسے شہزادے کی  
 بیٹے سے شہزادے کی  
 بوسہ لعل لباب کی  
 ہر نفس کی چھائی  
 ہر نفس کی چھائی  
 ہر نفس کی چھائی

104

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]



جانبی بر شوق آتش خسار یارین  
 چرخ سحر جبین زارین  
 غنایا ہو اپنے دور میں گذر  
 خن امر و کابوت مالک آنرا  
 خط رو کے بار حجت بر حسن  
 جاننے ہیں سبب کہ منج  
 زور و دوسے غلبہ  
 کابین کا رتبہ جو پیش  
 زور و حکم کا طالب ہوں  
 کوئی کے کار روح کا طالب ہوں  
 خنجان سے کار روح کا طالب ہوں  
 روح دلت سے گزرا عظم  
 قلب باہیت سے جاسے نفرت  
 جوش کا کہے ہوا انگور  
 جوش کا کہے ہوا انگور  
 جوش کا کہے ہوا انگور  
 جوش کا کہے ہوا انگور

نگ لطف کی حسرت ہو میں نے نصیب یاد رکھتا ہوں عدم میں کوئی مسافر کش سے روح و قالب کی جدائی ہو جدائی تیری ہجر میں وصل کا لٹا ہو مرا عاشق کو	کس طرح سر گر ان آنکھوں میں کر لیتا ہوں ہیکلیاں شیشہ سے شام و سحر لیتا ہوں دم بھگتا ہوں جو تو نام سفر لیتا ہوں شوق کا مرتبہ جب جد سے گذر لیتا ہوں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عزیز نالہ و فریاد نکھو ای آتش  
 آتش کوئی نہیں کون خبر لیتا ہوں

آتش دہری روشنی میرے سینہ کے داغ کی ہستی چند رونے تو تنگ ہی رکھا بے اعتبار نقش و نگار زمانہ ہو بخت سیر نے کام کیا بعد مرگ بھی ظاہر ہوا مجھے یہ بلندی سر دے سوتاڑ سے بلند کرے باغبان تو کیا اگلہ کی طرح سے جو دہتے ہیں داغ عشق رخ کیا ملائیکا رخ رنگیں یار سے ابرو کم کے فیض نے ایسا کیا ہو سبز شاعر ہوں بوسے سبز چنان ہوں رنگستا گم ہونگے ایسے دھندلے بھی پائے پائے	اندھیری رات میں میں جانت چرخ کی خواب ہم میں و کیجیئے صورت داغ کی اک سنگ پر ہوا تھیں ہی ہونگ کی رنگیں مرے اوسے ہو منقار داغ کی کرتی ہو کام خاک بھی عالی داغ کی ہمت کے آگے پست ہو دیوار باغ کی سینہ میں اپنے رہتی ہو گرمی او داغ کی لالہ کو کیا خبر نہیں ہو چار داغ کی ہندی کی ٹٹی ہو گئی دیوار باغ کی اصلاح رہتی ہو مجھے اپنے داغ کی کھو دیگی فکر ہکو تمھارے سراغ کی
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جوش گدے سے روان رہتا ہوں دریا گرد پڑ  
 بخت یا دہنے دیا انگور سا فرزند اس  
 غاندان کا خن اپنے سلسلہ میں مالک ہو  
 دشت و حشت جو مڑگان اٹل نشان ہو  
 استن میری گریبان کیل سے جاک  
 کلفت ایام سے پردہ نہیں  
 وہ گریبان کو فریب  
 عشق بیان گناہ ہو دہان حسن  
 بہرہ دیدار سے یہ دہان حسن  
 شاہین آنکھیں ہماری دل مار  
 دوسرا سے دگر گون رنگ بیاہو بیان  
 سیکہ میں لطف لکھی گردش افلاک ہو  
 دھندلے لنگا چارو میں قاتل اپنے دوسرے  
 دیکھتا ہوں آسمان کو کس قدر سفاک ہو  
 ناراضی طالع بد کی بیان کیا  
 باندن شہر ہو جان قاصد کے اگر حالانک ہو  
 کون

۱۵۱





انسان کو بایں خاطر نازک ضرور ہو  
 شہینہ شراب کا بھی نہ نہا ز نور ہے  
 سونہا سہا دل نہ چھو کر لاکھ مسکا ہو  
 یہ مہر ترشک سیر کو چیرے ملوار توڑے  
 اس شہینہ کے دیکھو دیوار سے پھرتی ہو  
 جان عیث جس کی بگیا رہا پھرتی ہو  
 دیکھنے دیجی نہیں اس کو مجھے پہرتی ہو  
 ساتھ کیا اپنے تو متھ کو نکری کلا  
 کسی فاسق کے تو متھ کو نکری کلا  
 سیون سپاہی شہینہ کی کھٹ او قاتل  
 بنو کھٹا نہیں تو شہینہ کی کھٹ او قاتل  
 موت میرے لیے ملوار سے پہرتی ہو

عبد پیری بین کمالی بٹ جوانی کے زخمیں تیری درگاہ کے فقیروں کے لیے اور محبوب خال مشکین سے شکار اہل قلم کو نیچے بت کافر نہیں ہوتے جو ہم آغوش ہوں ہستے ہستے تو کیا قتل گنہگاروں کو	دل سیکینہ کدورت نہیں رکھتا آتش خن و خاشاک سے ہوا پناہ یا بان خالی	مد تقاب عارض ولد ار توڑے درد دوست ہیں جو خدا ہرگز ختم ہے ترا جو صحت رو برہمن کے پر مجھے فلک نے کیا تو بجا کیا ترا نہ سچ ہوں اس بوستان کائن اکچھا اختیار شفا میں نہیں ملیب یک صید زندہ ہو زلف سیاہ یار دن ہی اپنی دوش پر اپنے دباں کر شق کی مقررانی سے اوست پناہ مانگ کسی کے چہرہ رنگین کیسے کیے
صاف پہلوس زبان کر گئے دندان خالی تخت پر اپنی جگہ کر گئے بین سلطان خالی گل چلے شیر سے کتے میں نیتان خالی بخل گور میں ہو جاے مسلمان خالی لودیا دیکھ کے جلاؤں نے زندہ خالی	باغ مراد عشق کی دیوار توڑے سو ہار مانگے کھائے سو یار توڑے بت کو سلام کیجیے زنا ر توڑے لازم ہر باغ باغ گر قہار توڑے خون بہا رہے اگر خار توڑے پیر پیر سے نہ خاطر بیمار توڑے تو میں ہزاروں اگر اک تار توڑے کیا چھین کر حریت کی ملوار توڑے نگر اپنے جو سر کو تو کسار توڑے اکدن تو بھول باغ سے دوچار توڑے	

۱۲۹  
 شہینہ  
 دل سیکینہ کدورت نہیں رکھتا آتش  
 خن و خاشاک سے ہوا پناہ یا بان خالی  
 باغ مراد عشق کی دیوار توڑے  
 سو ہار مانگے کھائے سو یار توڑے  
 بت کو سلام کیجیے زنا ر توڑے  
 لازم ہر باغ باغ گر قہار توڑے  
 خون بہا رہے اگر خار توڑے  
 پیر پیر سے نہ خاطر بیمار توڑے  
 تو میں ہزاروں اگر اک تار توڑے  
 کیا چھین کر حریت کی ملوار توڑے  
 نگر اپنے جو سر کو تو کسار توڑے  
 اکدن تو بھول باغ سے دوچار توڑے

عالم ارواح سے جھگڑا کر  
 دقتان کا بھی خیال اور ان کا  
 عالم ارواح سے جھگڑا کر  
 دقتان کا بھی خیال اور ان کا

دیکھا ہوں اپنے زخموں کے درمیں ایک  
 غریبی کی خاطر قاتل سے  
 پانچوں کے بدلے کے بدلے  
 دماغ میں یہ فائدہ جو نہ  
 آدمی کی بے شعوری کو قلب راحت کی دیوان  
 کوئی سرگردان نہیں اور جس کا  
 دھڑکنے کی آواز میں  
 دیکھا ہوں اپنے زخموں کے درمیں ایک  
 غریبی کی خاطر قاتل سے  
 پانچوں کے بدلے کے بدلے  
 دماغ میں یہ فائدہ جو نہ  
 آدمی کی بے شعوری کو قلب راحت کی دیوان  
 کوئی سرگردان نہیں اور جس کا  
 دھڑکنے کی آواز میں

نہیں دیتا وہ دلبر بوسہ خال  
 نہیں دانت ہم اس بت کی کر سے  
 تزلزلی ہو مشال ابر بیری  
 گھر کا لے تلون کی ہو گرائی  
 خدا کے واسطے ہر غیب دانی  
 دکھا کر داغ طاووس جوانی

مراد یوان ہر اعر آتش خزانہ  
 ہر اک بیت اسٹین ہر گنج نہانی

صد سہ ہر دوش پر سر و گردن کے بوجہ سے  
 ہوش و خرد ہر باعث حکمت آدمی  
 راحت طلب کو بچ کشوں کی خبر کہاں  
 ساز سفر کبھی ہوا بار دوش یان  
 سختی سخت و عشق جان و خون تہرین  
 زندون کو قید بچہ دزار کی نہیں  
 غماز اپنا ذکر نہ لاوے حضور دوست  
 عاشق ملال خاطر اہل جہان نون  
 دیوانہ آشنا نہیں دامن کے بوجہ میں  
 دیوانہ آشنا نہیں دامن کے بوجہ سے  
 ہنگامہ کیا سار سے توسن کے بوجہ سے  
 سمجھا میں مال و دھن کو رہن کے بوجہ سے  
 کم بوجہ تنگ کا نہیں ہن کے بوجہ سے  
 واقف نہیں میں شجہ و برہن کے بوجہ سے  
 گردن ٹھیکہ نہ مست دشمن کے بوجہ سے  
 خم ہو نہ شاخ بلبل و گلشن کے بوجہ سے

آتش یہ سارے سچ ہیں اس بنگ کی کسانہ  
 مروے کو کیا غم گل دھن کے بوجہ سے

رنگ جو جو کہہ کو چاہیں لیں بن بن پلے  
 چشم زخم خار سے یارب بچا تا تو آئین  
 پاسے بوسی کو ترستے تھے دھن میں کہلے  
 اک رفیق حال بن بچ و دھن میں آجے

دیکھا ہوں اپنے زخموں کے درمیں ایک  
 غریبی کی خاطر قاتل سے  
 پانچوں کے بدلے کے بدلے  
 دماغ میں یہ فائدہ جو نہ  
 آدمی کی بے شعوری کو قلب راحت کی دیوان  
 کوئی سرگردان نہیں اور جس کا  
 دھڑکنے کی آواز میں  
 دیکھا ہوں اپنے زخموں کے درمیں ایک  
 غریبی کی خاطر قاتل سے  
 پانچوں کے بدلے کے بدلے  
 دماغ میں یہ فائدہ جو نہ  
 آدمی کی بے شعوری کو قلب راحت کی دیوان  
 کوئی سرگردان نہیں اور جس کا  
 دھڑکنے کی آواز میں  
 ۱۳۸  
 رگیا چاک سے دشت میں گریبان خال  
 پلچکے خار سے ہم گوشہ دربان خال  
 ایک بوسہ دین کا شاخیشہ جہان خال  
 اپنی تندر کا غنیمت سمجھا ہر تورا  
 وقت فرصت کو غنیمت سمجھا ہر تورا  
 اور اہل عالم شتاف رخ و قندے خالی  
 کو چہ باریک شتاف رخ و قندے خالی  
 جو کہ بلب و قمری سے گلستان خالی  
 جو کہ بلب و قمری سے گلستان خالی  
 جو کہ بلب و قمری سے گلستان خالی  
 جو کہ بلب و قمری سے گلستان خالی

برین نین عاشق ہوں جانی  
 ان ہم ہیں اے محبوب جانی  
 اسودے میں اُن زانوں کے مکر  
 دن آتا ہر اُسے قد کشی کو  
 دیکھا کیا بزرگسی بھی  
 تاہر عشق نے کس درد سے  
 فر کی طرح رہ خانہ بردوش  
 بے کوچہ کے مشا قو نکلے آگے  
 یکش ہوں دیا ہر قابلہ نے  
 ن ہو دیدہ باریک بین کو  
 شط ہر یادگارِ حسن رفته  
 فی منہ سے قاصد کے نین بات  
 شت خاک ہو مقبول درگاہ  
 ہیں جو سنہ رخسارہ صاف  
 بڑی سو کی ہو کا غور ہر چند

[illegible]

نہیں بلکہ اس کے

۲۰

[illegible]

باب کے کو چہ چین رہا ہو تو حکم  
 سلطان عالم سے خا از سلطانی حکم  
 تو ہندوستان شوق شہادت کے گلا  
 خاک میں ملو اور اسودا سے زلزلہ پانی چھے  
 اور خیال باز نہ رہی ہو نہ تپانی چھے  
 عاشق دل تین ہو کر تانی چھے  
 حسن کے غلوہ سے اس مسیح کا اشارہ چھے  
 کاوری زلفوں کو زیادہ مسلمان  
 شہر خوبان

ہر دم پر جب ہے ہر اک رشک بڑھا کو کھچا  
 صبح دیوانہ شربت سحر فلک اعظم ہر  
 دودھ دینے کو سچا بھجی مار خانم جو  
 زخمِ نرقت کے لیے کوٹھنے کے عیوضِ جودان  
 دل عاشق کو بگینے کے عیوضِ جودان  
 سو چہ بابر کی حسرت میں ہوں روایا کرنا  
 شوقِ گلزار میں آتش و نین اس کو  
 ان سے یہ اشارہ ہو تری نگاہ  
 میں جو کھٹک ادا رہم کر

شعور نے مرے اُٹا سر مجلس جو نقاب  
اٹھوائی ہے کمان ہرزہ درسی کی طاق  
رخاطر ہونہ عالم کا سب باتوں سے  
مجھے ہر بات میں قرآن وہ اٹھواتا رک  
ہمرو غیر گیا چاندنی شب میں دگل

ایک پرایک ہوا ساکن محفل بھاری  
گھر سے دروازہ ملک ہو مجھے منزل بھاری  
زندگانی میں نمودارہ سے عاقل بھاری  
گردن یار میں شاید ہو حامل بھاری  
ہو گیا مجھ کو ستارہ مہ کامل بھاری

آنکھیں نہیں نظارہ کا لپکا چھٹتا  
میری آنکھوں کو، شاید کہ مراد لپکاری

واقعہ دل کا جو موردن ہو تو مضمون غم ہو  
 عاری سے جھکا ہو سر شوریدہ مرا  
 دل میں آتا ہو گراب اپنے گلے کو ٹالوں  
 کہیں جان کہیں چشم کہیں گوش کہیں  
 کئے دیکھا ہو محبت کی نظر سے اُنکو  
 دل کو اُنکھوں نے کیا کشتہ خسار ملج  
 کیا کہوں میں کمر بار ہو کسی نازک  
 زندگانی سے چونک کے ہو دل گھبراتا  
 کھینچ ملاتا ہو جو عمل جاتی ہو جذبات کی  
 رعت و رنج کو ہیں سے وہ چھپائے رکھتے

صفت ہر اک سرے دیوان کا صفت ماتم ہو  
و اے بر حال ندامت کے جو گردن خم ہو  
یتم جان چھوڑ کے قاتل کو ندامت کم ہو  
اپنے مجموعہ کا ہر ایک ورق برہم ہو  
صفت مرگان ہیں تلے زلف سیہ ہم ہو  
نہ سمجھتے تھے ہم اس کو کہ تک بھی کم ہو  
عالم الغیب سوا کوئی نہیں محرم ہو  
پوچھنے جاتا ہوں مردوں کہ کیا عالم ہو  
منتظر بار کا ہوں آنکھوں میں خشک دم ہو  
شانہ و آئینہ ناواقف و نامحرم ہو

ماشتو جنگل  
اس صفت جنگل  
وصلت دور کی حسرت نہ ہو گی  
غلط میراث سمجھو اپنی بین آرزو میں  
خوشا وہ دل کہ ہو جن لہو میں  
خوشا داغ جسے تازہ رہ سکے گردن میں  
یقین ہو اے کسی جان اپنی اسے گردن میں

۱۳۳ (۱۰)

دہلی ہون میں کراؤنگ جس سے غلام اور  
 پھر کے ہون کہ بغل میں آج کی پوری  
 تارشی، د، صغ، مغرب تا جنوب شمال  
 شب قرآن میں اک دم نہیں پڑھتی  
 خدا کواد ہوا شہر اور آرزو پڑھتی  
 و ماغ ایٹا بھی اور گلبدن معطر ہوا  
 صبا ہی کے نہیں حصہ میں آئی پوری  
 نہیں رہتی ہمارے گفتگو پڑھتی  
 کیوہم ہمارے گفتگو پڑھتی

قوی غنی و بیاد حجاب خودی  
 یقین هو الملک الموتین که قوی  
 منشی علی بیستین بیشتر شاعر  
 مایه طریقت است جواب های  
 در کمال با این یقین

[illegible]



وہ جو اسے منہ سے نکال دیا  
وہ جو اسے منہ سے نکال دیا

لیکھتا ہوں جن کے عالم کو میں پرکھتا ہوں  
یہ کس عاشق مزاج اور ساقی مہر و ہونین  
بہرہ خط کو دکھا کر تو نے مارا ہر جنین  
دکھتا ہوں مرے صبا تو کاٹ اس طرح  
دھڑکے اکدن اور سناک پہ کھول دے  
وہ من و کافر کا قاتل ہو تر احسن شباب  
سقدر شیریں دین اس لڑکا ہوتا نہیں  
بس قدر نفرت ہو اس سے مجھ تو کل پیشہ کو  
یہ اشارہ جنبش مژگان سے اس گزری کی ہو  
درد دیوانہ کی بے گناہ طفلانہ نہیں  
مورت آباد جنان کے حسن کا شیا نہ ہو  
بے بول و لاتا ہو قصو تیرے دانوں کا مجھے

ہماری کا جو کبھی ہوتا ہو اس اتفاق  
خضر صحر اگر دوتا ہو ہر امر مر کے ساتھ  
رتبہ بلند ہر ترے قد کا ہزار ہا ساتھ  
رہتا ہو میرے اشکوں سے تیرا و چار ہا ساتھ  
دانتوں سے کاٹا ہوں میں بے اختیار ہا ساتھ

وہ بچا ہوا لکھنا تو مجھے بھی سرد پار ہا ساتھ  
کھاتے ہیں غوطے رنگد کوئی یارین  
اسن چڑا کے جب سے گیا ہوا بیوفا

وہ جو اسے منہ سے نکال دیا  
وہ جو اسے منہ سے نکال دیا

مجھ کو بھاتی ہر بنا گوش نہم گوہر کے ساتھ  
بوسہ لب کی گزک بھی ہے مجھے ساغر کے ساتھ  
حشر ان لوگوں کا ہو گا حشر پیچیدہ کے ساتھ  
حسرت پر داڑھی اڑ جائے بال پر کے ساتھ  
لاگ کشتی ہو مری گردن ترخو خج کے ساتھ  
آتش افروختہ کسان ہو خشت ترکہ کے ساتھ  
شیر دایہ نے بلایا ہو شکر کے ساتھ  
اسقدر ہوگی نہ قار و نکو محبت کے ساتھ  
دم بھلجاتا ہو سوداں کا اس نشتر کے ساتھ  
چاہیے سالار شکر کو رہے شکر کے ساتھ  
صندل اس تنہا زمین لٹا ہو درد سر کے ساتھ  
تو لٹا ہوں شاک کے قطر وں کو میں ہر کر کے ساتھ

تو بچا ہوا لکھنا تو مجھے بھی سرد پار ہا ساتھ  
کھاتے ہیں غوطے رنگد کوئی یارین  
اسن چڑا کے جب سے گیا ہوا بیوفا

کلیات



<p>س قدر دل کو نکرا جو بہت سفاک سیاہ          تیل تزکین جو تری نرگس فتان کو ہوا          اپنی مانگے نہ کبھی ترجیحی نگاہ کا مارا          برسے وعدہ فردا ہو عجب کیا اسکا</p>	<p>زیب و تہی نہیں اس کعبہ کو پوشاک سیاہ          طور کو واسطے سرمہ کے کیا خاک سیاہ          دل کا فریضے چشم بہت بیباک سیاہ          روز روشن کو کہے گردل فلاک سیاہ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دفتہ دھل کی شادی سے قیام رہی گا  
 کام جگہ ہو اسی سے ہم تعلیم رکھنا  
 ضرورت کے جو نہ باندھے تو سب باندھنا  
 قدر اس شوقی نہیں جو کسی شہنا  
 دوسرے نہ باندھنا  
 نہ جلا سے



خندان کے پیش میں کتنا ہول کا اسل چلن کو  
 دیکھا تا ہوں صحت اور کور دیوار زندان کو  
 خندان کے پیش میں کتنا ہول کا اسل چلن کو  
 دیکھا تا ہوں صحت اور کور دیوار زندان کو

خندان کے پیش میں کتنا ہول کا اسل چلن کو  
 دیکھا تا ہوں صحت اور کور دیوار زندان کو  
 خندان کے پیش میں کتنا ہول کا اسل چلن کو  
 دیکھا تا ہوں صحت اور کور دیوار زندان کو

<p>ہر اک حلقہ میں ہوسو سول عاشق کی گنجائش              نہیں تیرے کرم کو قید کچھ اعلیٰ و ادنیٰ کی              تری درگاہ کے درویش ہر جہاں منا ہونا              دل دیوانہ کو میرے پھنسا کر تینے زلفوں میں              لگا ہونے کا اذن آنکھوں کے ہر چہرے پر تیری              فغان کرتا ہوں جہاں میں عیش سا ہوتا ہے</p>	<p>خدا جمعیت خاطر ہے اس نعت پریشان کو              سکندر نقشہ رہ جائے پیے خضر آب جوان کو              حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں نہر تابان کو              دکھایا نہ زنجیر میں مجنوں سے نہمان کو              وہی کاوش نہیں ل سے غلش ہستہ ترکان کو              دل دیوانہ کا نالہ ہلا دیتا زندان کو</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فراق یار میں گریہ کا ضبط آتش نہیں بہتر  
 بچار دل نکلنے دو برس لینے دو باران کو

<p>کریں گے جمع معنی فہم اجڑے پریشان کو              فقیری سلطنت ہو خاکسار کو بے جانان کو              مذاق اُسکو ہو جو چہ لب شیریں جانان کو              خم اجڑو قاتل پھر گیا ہو اپنی آنکھوں میں              مختار بے چہرہ پر نور کے بیدار ہونے نے              ہوا ہر یار جو سیر حسن میں ساتھ ساتھ اپنے              غم الفت کو کتنا ہی نیچے دل نہیں بھرا              انھیں سے جو ہری فریاد کرتے اُلی آئے ہیں              محبت کی نگر سے لطف ہر اک نگ میں پایا</p>	<p>شکستہ میں بہت کھینچنے صحافت پڑ دیوان کو              مبارک جام ہو جوشید کو خاتم سلیمان کو              و مانع اُسکا ہو جو سونگے کسی سیب نخلان کو              لیا ہو بوسہ کیا ہو جو جیتے تیغ عریان کو              نظر سے اپنی آنکھوں کے گرایا تا تابان کو              کبھی گل کی طرف کیا ہو گا ہے روکھنڈان کو              یہ نعمت ہو جو کاکھی ہو جو اپنے نہمان کو              پسے جاتے ہیں موتی پیٹے ہیں جہنم زندان کو              تماشا تھا جو دیکھا چشم بلبیل سے گستاخ کو</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خندان کے پیش میں کتنا ہول کا اسل چلن کو  
 دیکھا تا ہوں صحت اور کور دیوار زندان کو  
 خندان کے پیش میں کتنا ہول کا اسل چلن کو  
 دیکھا تا ہوں صحت اور کور دیوار زندان کو

خندان کے پیش میں کتنا ہول کا اسل چلن کو  
 دیکھا تا ہوں صحت اور کور دیوار زندان کو  
 خندان کے پیش میں کتنا ہول کا اسل چلن کو  
 دیکھا تا ہوں صحت اور کور دیوار زندان کو

گلشن کا خیال جو اب جائے آپ کو کہ گریبان ہزاروں  
 اس رفیق کی کی بین حسین میں ہونی  
 دھون کا جو تھوڑے آتش رخسار کا نکلا ہے  
 حاصل اسے یقین سے سوا اعتبار ہو  
 دروزیا میں نام ترا جوا کہ عیب  
 برائے الیہ اور جودل کا عیب  
 خطاریان جہنم عوف قطرہ ہائے اشک

تصنیف ہے کوئی اس عشق مجازی کی  
یقصر اگر کو غلام دنیا اسے صبا میرا

پرسے ہو غش میں کیا مردیے آتش آنکھ کو کھولو  
خبر کے واسطے اس بستے بے عجا ہو برہمن کو

حاضر ہیں ہم جو معرکہ کارزار ہو  
رسوائے فائے کر کے دل بیقرار ہو  
رنگ حنا سے سرخ کف دست یار کو  
یار اب اسیر زلف دل داغدار ہو  
نرا در قریب ز گس جادے یار ہو  
کج رکھے دو کلاہ جو چڑھتے ہیں اچھے  
مست شراب عشق کب ٹٹے پریشاں ہو  
انٹی ہوا زانہ میں ملتی رہی چاہیے  
پہنان دہن جو ہو تو رہے کچھ غریب تیز  
ام آفتاب میں یہ مدت ہو بعد درگ  
بلبل کو مول لیکے حوالہ کر دن چمن  
دست جنوں سے زلف کو میں پیسے  
کب سے دل و لعل ہیں نشانہ بنے ہوئے

ہوں غمت کی بدمعاش بھی تہی ازل کی  
 حد میں اس کھینچیں ماضی و ذرا  
 جلا دیتی ہے اپنی کمر نقاری بیاں کو  
 کھینکتے ہیں ہارے آبلے کا فضیلاں کو  
 ار آئی ہر دیو انو جاو سیریاں کو  
 اور سے پابند ہوئے اپنے داناں کو

[illegible]

[illegible]





دیکھو حق اُن کی کلمہ جنوں غلام ہو  
 نادر اول میں اے میل سے جلائی سید  
 اُس صف کا اُستاد میرا یاد رکھو  
 اس طرح سے جس طرح زلفِ یحییٰ  
 باہر نہ وہ خوب گل اندام ہو

نعمت عشق کی جا ہے تو راحت جان ناز کو  
 ہنصفت ہوں اگر مینے کیا ختم کلام اللہ کو  
 مرا جانے کہ ہو گا حال کیا ہم بادہ نوشوں کا  
 نا احو بحر خوبی تیرے دست پائین زخم  
 شب روز اسکو قضا دینمیں میں پاتا ہوں  
 ل شرمزہ ہوتا ہی شگفتہ کو جی جانا میں  
 استاد کو شاگرد اس طفل پر پرورنے

عصا پیچھے دیا پہلے جلایا دست موسا کو  
 ثواب سورہ یوسف دیا روح زلیخا کو  
 لڑا اگر جام سے توڑا ہی بدستی میں مینا کو  
 نہیں کیا ہی خالی سچہ مرجائے دریا کو  
 حصار عافیت گرداب نے سمجھا ہی دریا کو  
 ہواے باغ جنت نذرہ کر دی ہی موتا کو  
 پڑھایا روز بسم اللہ علم عشق ملا کو

[illegible]

بلکہ زلف کی ہر ایک لہریں سے  
 جب سے دیکھا تو گھر کا گلاب  
 پائے تازگی کا پتہ ہوں روزانہ  
 چھڑک رہا ہوں روضہ دیوانہ  
 لکھنؤ کے گلاب سے بیاہوں  
 پھر زلف کی ہر ایک لہریں سے  
 جب سے دیکھا تو گھر کا گلاب  
 پائے تازگی کا پتہ ہوں روزانہ  
 چھڑک رہا ہوں روضہ دیوانہ

عشق سے آگے نہیں نکھو کر دیکھتے نہ تار کو  
 آسمان چرخ نے یوں چار دیواری کو  
 چیر کر بلبل کی قاتل کے خنجر نے گرم  
 سلسلہ اپنا رخ نبوب تکس جو چار دیواری  
 مشہد پر دامن اکثر جلائی جسے شمع  
 کے جلا رہے تار کے کنارے دم بھر کو  
 پرزے آواز دل عباد پہلے کے ساتھ  
 ڈالتا رہا ماحول پر آپ کے رعبت کے گھر  
 درو دل نے چروہ اپنی لاغر کیا رکھ دیا  
 چار دیواری دن میں نہ رہا بلبل دھل کا نشان  
 خواب میں بھی دیکھتے سے بار کے کھنجر کو  
 حلقہ اپنے بزم کا انصاف سے خالی نہیں  
 دشمنوں کو جان کے دل کی طرح رکھا غور

سنہ ۱۳۲۲  
 شریف خانہ  
 سنہ ۱۳۲۲  
 شریف خانہ

<p>کرکشی نے جانی آتش خاکساری سے شکست          فضل سے اللہ کے توڑا بہت بندار کو</p>	<p>دوست کہتے ہیں جو انور اہل جو ہر دار کو          صاف یوں کرتا ہوا شانہ دور جہاد کو</p>
----------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------

سنہ ۱۳۲۲  
 شریف خانہ

دل کو بلاتا تار کو بلاتا تار کو  
 دل کو بلاتا تار کو بلاتا تار کو  
 دل کو بلاتا تار کو بلاتا تار کو  
 دل کو بلاتا تار کو بلاتا تار کو

اس کے لئے عارضی  
 بوسوں نے عارضی  
 یہ خسار یا زمین جو نہیں ہو رہی  
 یہ ہستی میں یا د آئے یہ کیونکر عدم ہے  
 وہ آدمی زمین جسے حسب الوطن کہتی  
 ہم تشنہ لب ہوئے تو نہ اچھا ہے کہی  
 غیرت سے لپٹی پانی وہ جاہ دین نہو  
 اس کو بیسز

سوز دل میری طرح سے نہ بیان ہو دیکھا  
 زہ غم ٹوٹنے پر اے ہر بیان کم ظرفی  
 ماننے آ ہی گیا لشکر اندوہ و ملال  
 آخر کار تہ خاک ہو مسکن سب کا  
 بن تو شاہ نہیں عاشق ہوں مجھ کو کیا در  
 نگ اڑ جائیگا رخسارہ نافرمان سے  
 سکا افسانہ دکھا دیکھ مجھے خواب عدم  
 ستار ملک موت میں بیدار ہو نہیں  
 راج تاب آہ کے کوڑوں سے بے نیلا ہو  
 لریار کا مضمون نہیں بند ہو سکنے کا  
 بل اسلام ہوں غلبہ نہیں شیوا میرا

دل پر ہجوم غم ہو حسین پر شکن نہ ہو  
میری خوشی سے تنگ مرا پیر ہن نہ ہو  
انسان ہر آخر اسی بے حشی ہرن نہ ہو  
اتنا نہ ہنس کہ برق کبھی خندہ زن نہ ہو

عز و جفا سے یار سے رنج و محسوس ہو  
شاوہی نہیں قبول مجھے غم قبول ہو  
رکھوں تو تاکجا نہیں ہوتا ہر رام تو  
رہ اس قدر کہ آبرو ابر تر رہے

ماہی شوقیان جو جاپہاں سے  
 دیکھ کر غصہ کن یاد سے غفل ہو دم بخود  
 کس طرح بین روشنی نہیں اندھیر کی دلا  
 دھم و خیال کی بجائی نہ ہاں اُسے وہ کہ  
 حجت کا اُس دھم کی کی کو دھم نہ ہو  
 عالم کی شدتِ زیب سے بار بار  
 نہ کہ وہ نہیں کہ جسکا چلن نہ تھا  
 ہر ایک عضو سے بدیہی کی  
 جہاں کوئی الجھن نہ ہو

عاشق وای عشق یہ تڑپا میں ہوں  
مکش جو بوسہ چاہے لے لے تو اسکا بڑا مکان  
نیکینی سخن رہے گی اردو حشر کی  
پنکھون کو اپنے دیکھ  
سائے آنکھوں کے بہرون ہی چھایا یاد دل  
بال مارے لوٹا دولت دیدار کو  
غش



گورہی غلطان کی نیسان سے صد قبائل  
گورہی میری کسی کے گور کے شامل نہو  
باغ ہو کچھ بلبل و قمری کی یہ محفل نہو

آباد رکھے دانا سابق تری گھل کو  
آٹکھین پھری جاتی زمین طوافِ حرم لگو  
کافر ہو جھٹتا ہر کیا کعبہ کی منزل کو  
لیلی کے ہوئے مجنون ہم دیکھے فضل کو  
مستون کی طرح پاتا ہوں اقدس میں سبل کو  
حیران ہو بخود ہو سکتا سا ہو غفل کو  
اور لعلِ سینہ شکر آوازِ سلاسل کو  
سُج کا ترے تل سمجھا کافور نے فلفل کو  
شمشیرِ دوا برودیکر مرے قاتل کو  
کھوئی نہیں کرتے ہیں فردوس کی منزل کو  
البتہ کرے آسمانِ عدل تری مشکل کو  
مخدوم کبھی پھرتے دیکھا نہیں ہائل کو

کیا بادۂ گلگون سے مس فرکیا دلگو  
خساق جو ہوتا ہوں کعبہ کی زیارت کا  
توڑے دل عاشق کو دہشت تو عجیب ہی  
نظارہ صورت سے معنی کا خیال آیا  
آب دم تیغ آبِ نگور ہی ای قاتل  
رخ سے جو نقاب اپنے وہ آئینہ رواں لے  
سودا یوں کی تیری روح آئی ہر قالبیز  
بیوج زمین اپنے اڑنے کو یہ بھولا ہی  
کشتہ نمودل کیونکہ اندر نے بھیجا ہی  
تاخیر فکر کوئے محبوب کے پلنے میں  
بے طرح پھنسا ہو تو اس رفت کے پیچیدگیں  
جو پاپے سونا نکالتش درگاہِ آبی سے

179

12/10

یا مہ عصیاں  
 اگر مبتلا رہم غم غرا  
 سب سے پیارا الفت کے لئے تو میں  
 اس قدر حسن و دروزہ سے از خود نقشہ بار  
 آٹھ چکا دور قیامت لگا کے تیر کی منتظر ہوں  
 اگر وہ صدمہ خوشکسرت  
 اور اگر اس غم غرا  
 ہر جا ہے عشق کو اس سے کبھی جان نہ  
 ہو تو بیاں آتا ہے کہ وہ وقت میں  
 جو کہ ہے عشق کی نسبت کی نہیں حاصل

سب سے پہلے ان کی بات کر دو۔ یہ بھی اسی طرح ہے کہ اگر کوئی شخص  
 کوئی چیز کو تنہا ہی دیکھ کر ہنسے تو اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس لئے کہ  
 وہ اپنے دل کے اندر سے ہنس رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے دل کے  
 اندر سے ہنس رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے دل کے اندر سے ہنس رہا ہے۔

دشت میں جو رہتا ہوں کچل کچل کر آواز پیدا ہوئے لکے نالین	زرد ہو جاتا ہر کیسا ہی بیابان بھر ہو میرے دفن کی چوٹی سے نیناں بھر ہو
حسن سبزیار سے ممکن نہیں آتش فروغ رنگ پیدا کر کے گوشت سبستان بھر ہو	
سو کوئی ترکیب دل پسند نہ ہو یہی نہیں آئینہ خانہ سے باہر نیا رنگ پڑنے کا ہاتھ ہر مشتاق کھوئی ہر قلم خاکساروں کی دیاں دل دشمن کی بھی شکست نہیں ہر بوسے و شام میں حلاوت تو سے جان نکلتے دے ٹھہر جا قاتل نے حال برابر ہے وہ کیا کسی کو ہے دن دیدار میں تھاک نگاہ ہر یک اس کے گھر ہو کے سردا کر دیا ہر	جو برون طہر بھی چمکے تو آنکھ بند نہ ہو غور و حش سے اتنا بھی خود پسند نہ ہو کسی خزانہ کی گردن کی یہ کند نہ ہو اوگے جو سرد مری خاک سے بلند نہ ہو ہماری کفش سے مودی کو بھی گزند نہ ہو وہ نہ ہر تو یہ کہ جس سے لذت نہ ہو جاری روح سے آگے تر سمت نہ ہو وہ دل دکھائے کسی کا جو درد نہ ہو غصہ تب ہی ہو جو تری بزم میں پسند نہ ہو الٹی قد بھی کسی کا بہت بلند نہ ہو
زبان وہ گنگ ہو جس سے نہ آفرین نکلے وہ گوش کر ہر جو آتش سخن پسند نہ ہو	
تباہت وہاں رہے رشک ماہ کو کان مدت سے سنا کرتے ہیں اس خواہ کو	

اس کی بات کر دو۔ یہ بھی اسی طرح ہے کہ اگر کوئی شخص  
 کوئی چیز کو تنہا ہی دیکھ کر ہنسے تو اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس لئے کہ  
 وہ اپنے دل کے اندر سے ہنس رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے دل کے  
 اندر سے ہنس رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے دل کے اندر سے ہنس رہا ہے۔

اس کی بات کر دو۔ یہ بھی اسی طرح ہے کہ اگر کوئی شخص  
 کوئی چیز کو تنہا ہی دیکھ کر ہنسے تو اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس لئے کہ  
 وہ اپنے دل کے اندر سے ہنس رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے دل کے  
 اندر سے ہنس رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے دل کے اندر سے ہنس رہا ہے۔

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



شام سے پہلو عالی نے اک آفت ڈالنا  
 صبح کے ریزین اتنا تو کوہ کا  
 ان پر پڑیوں نے دیا نہ بایا بجو  
 جانتا کہ غلط کیا ہے زخاں دین کو  
 نہ سہم ہو دے نہ خورشید تیاست مالخ  
 و صوبہ بین یونہی چھا اپنے گنگا دن کو  
 حشر یوسف کے تیسے چاند سے تھوڑے  
 و صوبہ بین یونہی چھا اپنے گنگا دن کو  
 حشر یوسف کے تیسے چاند سے تھوڑے

داغ چھپکے جو نہ تاروں  
 بکریاں وہ درود و خلافت  
 ہو ہونا نہ خیر سے باروں  
 ہو ہونا نہ خیر سے باروں  
 اسی تبول میں تنہا سے جا رہے تھوڑے  
 زانے آئے ہیں ان نالوں نے کھانے  
 باری بن چکے ہیں ہو گیا آتش خانے  
 گھر سے نہ رہا مزہ انکھاروں

تو بھی آزاد کر اب اپنے گز قاروں کو  
 اے اعلیٰ صومے چھٹ بھی چلے جان تیرے  
 اپنی بیماری کی حالت کو وہ صحت کے  
 دیکھ کر کسی جو اس صبح کے بیماروں کو  
 چہ نہ تھوڑے نہ کافال کیطرت سے میرا  
 کوئی انسان سے سوا سخت بیماروں کو  
 موت آئی نہ شہر کے بیماروں کو  
 پستیا ہون سب کا بیکاروں کو  
 کوئی انسان سے سوا سخت بیماروں کو  
 موت آئی نہ شہر کے بیماروں کو  
 پستیا ہون سب کا بیکاروں کو

صدمہ پرستی کو زار ہر دوار کھے نہ رکھے کبھی کبھی جو دکھا آئے رو در نگین تو فراق ہار میں احوال کیا کہوں اپنا کمال موت کا مشتاق ہو دل پیاز بدست اسے دل ہمت بلند رکھتا ہر	گلہ نہیں ہر جو مدونی شراب خوار ہو خزان میں مرغ چمن کو غم بہار ہو دل دو نیم ہو جان بقیہ راز ہو خزان کا باغ میں نرگس کا انتظار ہو غم فراق کہیں شیر کا شکار ہو
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

برنگ سایہ گذر شاہ راہ ہستی سے  
 کسی کے دوش کا آتش جنازہ بار ہو

دھیان اس کا کل مشکین کا جو آیا مجکو نہ سنا تھا سو وہ کالوں نے سنا یا مجکو شکر صد شکر تعلق ہوا دل کو کہیں و اشد دل کے لیے باغ میں انکھلا تھا طور پر حضرت موسیٰ نے تجلی دیکھی اس پریر کے جو گیسو کا ہو اسوائی جان بھی نکلی دم نزع تو آسانی سے فکر اشعار میں کافی شب تار کے اق بعد مردن بھی دکھا دگی شجاعت جوہر جوش و شہت چن اکتا کے کبھی اٹھ بھاگا	خواب میں آکے سیاہی نے دبا یا مجکو جو نہ کیا تھا ان آنکھوں نے دکھا یا مجکو یار و اختیار کے جھگڑے سے چھڑا یا مجکو یار بن غجون نے ہنس ہنس کے رو لایا مجکو بام پر یار نے دیدار دکھایا مجکو میں نے جانا کہ یہ دل بچے میں لایا مجکو کا شکل کوئی در پیش نہ آیا مجکو رات بھر صبح کے مضمون نے بگا یا مجکو شیر مار لگا جو رو باہ نے کھا یا مجکو سیکڑوں کو س غزالوں نے بایا مجکو
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کوئی انسان سے سوا سخت بیماروں کو  
 موت آئی نہ شہر کے بیماروں کو  
 پستیا ہون سب کا بیکاروں کو  
 کوئی انسان سے سوا سخت بیماروں کو  
 موت آئی نہ شہر کے بیماروں کو  
 پستیا ہون سب کا بیکاروں کو

دلم میں لایا ہر اکش کا کیا معلوم ہو  
 اسلئے مارا ان سے دغا معلوم ہو  
 از خود خون کو مہو لافھا معلوم ہو  
 کا بھتا ہر آہ سے مہری از برب رو باہ کو مہو  
 آنند وسو اصل کا نام میں کھا ہر بار کو کھنڈن  
 خط نام میں کھا ہر بار کو کھنڈن

عالم حسن جبرانی قدرت اللہ ہر  
 سیر و خط کبیا پڑھو دل کو تیرا  
 نیم جانوں کے ترپنے نے بڑا دھوکا دیا  
 جان بھوئی حسرت آج مٹھتیرن  
 ہجر کی شب کی عیبت کب طرح تحریر ہو  
 نقشہ خون دل تیا ہرین چنان تر  
 گور بھی آسان اس گل کو لایا نہیں  
 ہنر پوشاک شمع آیا جو تو بالا ہوام  
 بست فطرت کو ہمیشہ سہرندوستے ہر گاہ  
 امن میں کتنی بڑ جرجخ سے دار فکلی  
 کیا اتفاق انگیز ہجسان ہوامی دہر

روز و شب رویا میں آتش رنگان کی یاد میں  
 عمر بھر آنکھیں نہ بھولیں صورت احباب کو  
 دوست و کجبت دشمن جان ہو تو کیا معلوم  
 بھر گیا ہر اس قدر رنگ زمانہ چاہیے  
 آنکھ پاتے ہی خیال بارے کی دلیلیں  
 عاشقوں پر چھپے خوبی لبان بخش کی  
 آدمی کو کس طرح اپنی قضا معلوم ہو  
 آئینہ میں بھی نہ صورت کشا معلوم ہو  
 مل ہی رہتا ہر مکان جس کا پتا معلوم ہو  
 جو ہری کو قدر لعل پہ پہلا معلوم ہو

بید مجنون دوسرے ہم ہو کیا معلوم ہو  
 کون کتا ہر الفت بوسے سے قد کو کیا معلوم ہو  
 لالہ کو زلفوں سے کیا نسبت لبوں سے معلوم ہو  
 گویا گل لولہ باز آواز یار کو کیا معلوم ہو  
 نقادی بیابان ساز یار کو کیا معلوم ہو  
 شاد غلیبوسا جانین صفا حاصل ہوئی  
 ہم ہر حاضر ہر ناز و غم کی تیرا ہوئی  
 آتش نرد ہر گزرا ہر بار ہوئی

۱۲۳  
 شمس

خوات بیلاری ہرین ریت ہر ای بیلاری  
 لوح دل سے شافقت امید ہو  
 ہمت دانے آتش کیا ہو کسے نیار  
 جاتا بدون میں گداسلطان غفلت ہو  
 شفا مرین محبت کو زنیسا ہو  
 بنگ شمع بدون ہم اگر بجا ہو  
 کمال شہر آشن مضمون آباد ہو  
 دھوا تو پھرا سے جاتے ہو نہیں کیجا  
 خباہت شہم دل یار کا غلبا ہو  
 در حرم سکھ کو تشبیہ طاق ابودے  
 سواد کعبہ مقصد و زلف یار ہو  
 نقیبہ کو خدین در کار طے ہو  
 پادہ پا پتون پر آواز بدون بادے آشت ہو  
 غنہ پیشی کو





دانشدار اسکا جو جنگل آٹھ گلیاں دیکھتا ہے کہ  
 کبھی پھرتی ہو کبھی ماری جاے نہ دیکھتا ہے  
 کبھی غم کبھی شہ پرستی ہو مری ہو  
 کبھی دیکھتا ہے کہ آتش آسمان پر برخاں  
 کبھی دیکھتا ہے کہ ہمارے آہ و زاری اندون  
 کبھی دیکھتا ہے کہ زمین کو ہیں دھپیں  
 کبھی دیکھتا ہے کہ زمین کا قیامت ازلیں نہیں  
 کبھی دیکھتا ہے کہ زمین کی تلاوت ہو نہایت  
 کبھی دیکھتا ہے کہ زمین کی تلاوت ہو نہایت  
 کبھی دیکھتا ہے کہ زمین کی تلاوت ہو نہایت  
 کبھی دیکھتا ہے کہ زمین کی تلاوت ہو نہایت

کبھی تو دور ہو گا گو کہ کھٹ میں خدا کو رست  
ہر ایک عضو بدن بشیل ہر اس جو یکہ کا  
صدایہ سرزمین کو چہ قاتل سے آتی ہو  
تباہی میں ہر لازم یا حق اہل توکل کو  
خاشا ہر جو چشم بلیل دیر دراز سے کیے

کهناتکس غنچه رکینکجا بهار گل گریبان بین  
جواب پناهنین رکفتا هر جوره هر قران بین  
شگوفه پیمونتا هر اک نیار و اس گلستان  
خدا پر چو رتاهو نا خدا کشتی کد طوفان بین  
عشقمین من مغل بین عجب گل گلستان

اگر سے آبدار آتش ہو منہ سے بات کیا نکالے  
تکلف شرطہ پر آویزہ گوش سخن دان میں

توڑیے تو بے کو کیجیے باوہ خواہی اندون  
تیج ابرو سے ہو شوق زخم کاری اندون  
جان بلب کھتا ہو کے شکس میا کا فراق  
شوق آرائش ہو آستانِ جهان کو آجکل  
دوڑتے ہیں ہم جلو میں ایک شاہ حسن کے  
لو لگی ہو تیج قاتل سے شہادت کا پر شوق  
روز و شب کرتا ہر وہ محبوب گل اندامِ نصیب  
کا ہشون سے شوق کے ایسا ہوا ہون تو ان  
فصل گل ہر یاد آتی ہو مجھے رنار یا ر  
سامنا رہتا ہوا شکس سنجے درنگ زرد کا

موسم گل ہر کسان پر پیہ گاری اندون  
نیم سہل کی طرح ہو بقرار سی اندون  
دم نکلیا دے یہ حالت ہر ہاری اندون  
لپٹی ہی پر ہستی تجھ دامن سے کناری اندون  
تو تیا ہے شہم ہر گرد و ساری اندون  
خون ہر زخم کی طرح آنکھوں سے جاری اندون  
ڈرتی ہو ٹٹو کر سے دامن کی کناری اندون  
رات سے بیار کی بھی دن ہر بجاری اندون  
چلتی ہو بر بن کے گیا با و ہاری اندون  
آشنائی درو سے ہو غم سے یاری اندون

۱۲۱

دعا اللہ سے رو رو کر جا تجھ کو کہتے ہیں  
 کہیں سے بھی تو ناز حسن کو دیدار کیا پروردہ  
 صبرین ہوئے سے طوفانِ وحی کے غرور نہ  
 رخ افروز کیا اگر خاکِ روستا

[illegible]

تاماں ہو چلے دعا غلام لکھے آگ منہ میں  
کلمے تھے جو ہر اس آئینہ کے عید کندہ میں  
وہ شمع و شیر کی نہر میں تھکے غنیمت میں  
برہن کو بٹھایا بیٹے جیسا بکے گھر میں  
لگا دیا تھا آئینہ بھی قبر کندہ میں  
یقین ہو نہ رہا ہے مٹی کا سا غریب  
صفایا ہوتی چمک ہی کی بھی ہوئی جو گھر میں

ذرا تا بہت رند و نکو ذکر نارد و نہ  
 یہ راہ درم خود بینی حسینہ نہیں بہت سے  
 خیال آتا کہ جنت کا تو کتنا نہیں ہے میرا  
 نہ آئینہ و نگینے جب تک بہت جواہر کر کے  
 نال کار کی صورت بھی آنکھوں کو نظر آتی  
 نہایت حیرت موی و زندگی میں یہ قہر کش کہ  
 حریے دانتوں کا دھوکا ہے چکا خفا میری آنکھوں کو

تقاعث دی ہوئیں قبر مجھ کو خاکساری ہے  
وہو نکا باغ باغ آتش میں اک شعلہ بنی یاد میں

تماشاً ہو عرض تسلیم کے شاہین ہو گستاخ  
 کجی مہر سی ہو تجا ابر کی حد بندی ہو تو  
 کوہین ہوں جب کوہ پندگ میں بارنگاہ طفلان  
 خلا طونکو کرے دیوانہ جانے جود باہن  
 رہی نالان ہمارے باؤنیے زنجیر زمان  
 آخاے چمن ہو کوچہ چاک گریسین  
 وہ کچرین ہوسا ہو پری آیف کل کے تدار  
 نہ فرق آیا ہمارے اشتہائے زیروں

عجب چشم سپید کا رخ رنگین جانا نہیں  
 و چشم سرمه گین از قفہ پرواری کسان  
 یہ مجھ دیوانے کو راحت ملی ہو سنگ بارین  
 پری سیکر نہیں آتش لرباسا قوم انسا نہیں  
 ہمیشہ تلوئے کجلا یا کیسے شوق میا نہیں  
 جنون پر وہ دری دیکھا راہِ باز اغی نہیں  
 یہ مجھ دیوانے کی زنجیر سے آزاد آئی ہو  
 جب آیا سامنے غم خوش بے ہر فکر کیا ہو

[illegible]

ایک خیال بنام سوداگر بنام لکھنؤ کا  
 پیدائش ہوا ہے کہ اس کا دروازہ ہاتھ سے  
 کھول دیا تو اس کا دروازہ ہاتھ سے  
 کھول دیا تو اس کا دروازہ ہاتھ سے

شرف بخشنا گھر کو صرف کر کے تو بنے زمین  
 یہ کیفیت اُسے ملتی ہی ہو جبکہ مقدسین  
 رہا کرتا ہو نظم شعر کا سودا مرے سرین  
 تکلف بر طرف آہنا زمین موقوف آرائش  
 کینکے سیر شب کو کیا اگر تیرے کو حرج کی  
 قیامت تک یہی گردش ہے کی از شب و نیک

١٢٨٥

نقص دار تو یہ دیکھا ہے کہ ہمارے ہاں  
 دیر سے اہل حق کا غالب کو ہونے ہو  
 وائٹن کو میر سے ملے گی ابھی اس میں  
 کمال ہون میں تو اپنے نالوں کی گریہوں کا  
 وہ بونی بانی سے ہمارے ہاں  
 کہتے ہیں لگ لگ اشارے کی طرح سے  
 وہ دلیندہ اور توجہ دیکھ رہے ہیں  
 شان عکاسی سے ہاں ہاں ہاں

<p>طوق غلائی ہوئے گاوی غزال میں          کتنے شکوئے آئے ہیں کس کس نال میں          برسوں رہے مشاہدہ خط و خال میں          بقیہ خواب کی رہے یوسف خیال میں          ہوتی ہر خیرو بان کی نقصان مال میں          تاجہ ہم وہ رہیں گردِ بلال میں          اتک نہ اتیا زہر درد و زلال میں          کا فر ہو جسکو شک ہو محتالے کمال میں          یہ دیو جن کو بھی نہیں لاتا خیال میں          عاجز نہیں ہوں میں بھی جواب سوال میں</p>	<p>پیدا کرے جو تیرے سگ کو کی منزلت          آتی ہو باغ سے تو صبا سے ہوں پوچھتا          دکھلاؤ اپنی آنکھوں کو انداز تیرے          زندان سے جھٹ کے چاہتے ہو تاغیر          پیر سے بہار میں ہو گر بیان تو شکر کر          مثل صبا اور ادے اسے چال و دست          ایسی بلا کہ بخیر ہی ہو دے ساقیا          رخسار میں ہر چوہ صوفی کے چاند چک          موجود ہے مگر کو کیا عشق بد ہلا          پوچھیں جو کچھ پوچھتا ہو منکر و نکیر</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۱۸

<p>مہولین کے عیش میں بھی نہ آتش غم دالم          یاد آئیے فراق کے صدمے وصال میں</p>	<p>گل کو نظر سے اشک خوئی اتار تے ہیں          شانے سے جب وہ اپنی زلفیں منول تے ہیں          یہ کیلے گشت گل پرانہ و اجمار تے ہیں          مروسے وہ زندہ کرتے مرد و فکوار تے ہیں          سستی سے تلک نقہ آئین ناز کا ہر گز تے ہیں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جگمگ ہیں ہمارے آگے دامن بساتے ہیں  
 سنبل کو اور رشک و غم کو دار تے ہیں  
 سیر چین کو چلیے بلبلی پکارتے ہیں  
 اسکو بگاڑتے ہیں اسکو سکھارتے ہیں  
 سوے دم کر کے جو پاسد حار تے ہیں

نقص دار تو یہ دیکھا ہے کہ ہمارے ہاں  
 دیر سے اہل حق کا غالب کو ہونے ہو  
 وائٹن کو میر سے ملے گی ابھی اس میں  
 کمال ہون میں تو اپنے نالوں کی گریہوں کا  
 وہ بونی بانی سے ہمارے ہاں  
 کہتے ہیں لگ لگ اشارے کی طرح سے  
 وہ دلیندہ اور توجہ دیکھ رہے ہیں  
 شان عکاسی سے ہاں ہاں ہاں



الحضرت ہی ہونے کے لئے اس کو بھی اس سبب سے

کتبہ میں چل کے مسجد ہجے چار سو کریں  
 واسن کا پیچے نام لیں پہلے وضو کریں  
 استادگی جو سرور سے رد بدو کریں  
 پادروہین وہی جو تری جستجو کریں  
 سنبل کے سلسلہ کو بھی برہم وہ ہو کریں  
 خاموش ہوں چراغ جو ہم گفتگو کریں  
 واسن کو بھاڑے جو گریبان فو کریں  
 عاشق دعا سے خیر تجھے کو بگو کریں  
 ناچند بندہ اے خدا آرزو کریں

دور شراب علیہ السلام  
ان بیار غلط کاموں میں  
ان ابو دین سے جو اعتدال میں  
لطف اس معاملے کا نہیں  
خود و جفا کے بارے میں  
کچھ ہمارا کوئی شیخ  
ریحان

لاکھان در در زم زم میں بنیں کر اس کا  
 پادشاه تو زمین و آسمان کو یکساں کر  
 جامہ زیبون سے زمین و آسمان کو یکساں کر  
 چین الہ بن زمین و آسمان کو یکساں کر  
 آسمان و زمین کا ایک ہی خدا ہے  
 چار بار دہائی کا یہ خدا ہے  
 بحر اقصیٰ میں بتائی کا یہ خدا ہے  
 بحر اقصیٰ میں بتائی کا یہ خدا ہے  
 بحر اقصیٰ میں بتائی کا یہ خدا ہے  
 بحر اقصیٰ میں بتائی کا یہ خدا ہے

سحر کو گناہین قاسم و کسب سے  
 یار کے اک بیچے کا اسین تکلف نہیں  
 ہجر کی طاقت نہیں لکھوے بعد ول  
 محل نہیں خسار سایہ بار کے گلزار میں  
 طرہ زرین کمان لالہ کی رخسار میں  
 زہرہ ملا یہیجہ شربت دیدار میں

دیکھئے آتش قدم رکھتے ہیں انہرہ کب  
 آنکھیں بجائیں تو میں بہتے رہ یار میں

گیسو و نکاترے سودا شاعر رکھتے ہیں  
 تاب ویدار نہیں رکھتے ہیں یار رکھتے ہیں  
 تیرے خونی کفنوں کی یہ اوار رکھتے ہیں  
 دست و پا میں جو حسین رنگ رکھتے ہیں  
 سو تو یہ ہر کر نہیں دوسرا جھسا کوئی  
 کوٹنے ہارے دل پر نہیں کہ عشق کا دایع  
 بزم گردن کے دل سخت مسم کو دم سرو  
 قلم عشق میں تلکے کا سہارا بھی نہ ہو  
 روتے نو شیر برافشان کا جو عالم دکھائیں  
 پاؤں کو منزل مقصود میں مضطر بھیجے  
 حال دل کتا ہو دیرت میں مشتاکوئی  
 محتسب عقل جو رکھتا ہر کوئی خوشانے نہ جا  
 ہی باعث ہر جو یہ فکر رکھتے ہیں  
 چشم بیاترے شتاق نگار رکھتے ہیں  
 پھول لالے کے لباس شہد رکھتے ہیں  
 خون ہفتاد و دولت کا در رکھتے ہیں  
 ارم صم جھوٹ نہ بولینگے فدا رکھتے ہیں  
 یہ نگین مدہ ہیں کہ جو نقش قاسم رکھتے ہیں  
 شرفا الفت کی سہی اعمال فرما رکھتے ہیں  
 آسرا وہ نہیں لیتے جو فدا رکھتے ہیں  
 یہ شرف ذرہ خاک شہد رکھتے ہیں  
 طاقت آٹھنے کی اگر دست فدا رکھتے ہیں  
 گوش کر قافانے والوں کو گوار رکھتے ہیں  
 شیشہ و جام مگر گوش ربار رکھتے ہیں

غار فی حق دور دراز رکھتے ہیں  
 غار فی حق دور دراز رکھتے ہیں  
 غار فی حق دور دراز رکھتے ہیں  
 غار فی حق دور دراز رکھتے ہیں  
 غار فی حق دور دراز رکھتے ہیں  
 غار فی حق دور دراز رکھتے ہیں  
 غار فی حق دور دراز رکھتے ہیں  
 غار فی حق دور دراز رکھتے ہیں

۱۱۴  
 فانی خراب لولہ کی بل بل شہر زمین  
 جہنم میں بانی ہو ہو ہو ہو ہو  
 سونہا جو چین کر سودا زمین  
 سونہا جو چین کر سودا زمین  
 سونہا جو چین کر سودا زمین  
 سونہا جو چین کر سودا زمین  
 سونہا جو چین کر سودا زمین  
 سونہا جو چین کر سودا زمین

دیکھئے آتش قدم رکھتے ہیں انہرہ کب  
 آنکھیں بجائیں تو میں بہتے رہ یار میں  
 گیسو و نکاترے سودا شاعر رکھتے ہیں  
 تاب ویدار نہیں رکھتے ہیں یار رکھتے ہیں  
 تیرے خونی کفنوں کی یہ اوار رکھتے ہیں  
 دست و پا میں جو حسین رنگ رکھتے ہیں  
 سو تو یہ ہر کر نہیں دوسرا جھسا کوئی  
 کوٹنے ہارے دل پر نہیں کہ عشق کا دایع  
 بزم گردن کے دل سخت مسم کو دم سرو  
 قلم عشق میں تلکے کا سہارا بھی نہ ہو  
 روتے نو شیر برافشان کا جو عالم دکھائیں  
 پاؤں کو منزل مقصود میں مضطر بھیجے  
 حال دل کتا ہو دیرت میں مشتاکوئی  
 محتسب عقل جو رکھتا ہر کوئی خوشانے نہ جا  
 ہی باعث ہر جو یہ فکر رکھتے ہیں  
 چشم بیاترے شتاق نگار رکھتے ہیں  
 پھول لالے کے لباس شہد رکھتے ہیں  
 خون ہفتاد و دولت کا در رکھتے ہیں  
 ارم صم جھوٹ نہ بولینگے فدا رکھتے ہیں  
 یہ نگین مدہ ہیں کہ جو نقش قاسم رکھتے ہیں  
 شرفا الفت کی سہی اعمال فرما رکھتے ہیں  
 آسرا وہ نہیں لیتے جو فدا رکھتے ہیں  
 یہ شرف ذرہ خاک شہد رکھتے ہیں  
 طاقت آٹھنے کی اگر دست فدا رکھتے ہیں  
 گوش کر قافانے والوں کو گوار رکھتے ہیں  
 شیشہ و جام مگر گوش ربار رکھتے ہیں





کو دنا انداز آتا  
 کو عاشق کی وہ غارت نہیں  
 کو دنا انداز آتا  
 کو عاشق کی وہ غارت نہیں  
 کو دنا انداز آتا  
 کو عاشق کی وہ غارت نہیں

کو دنا انداز آتا  
 کو عاشق کی وہ غارت نہیں  
 کو دنا انداز آتا  
 کو عاشق کی وہ غارت نہیں

آمد کو نیکے یار کی فصل بزار میں  
 ہیرے کی ہو چمک گھر آبدار میں  
 گہوارہ جب کر رکھتا تھا جگمگ کنار میں  
 محل سوار ہو اسی گرد و غبار میں  
 وعدہ خلافی لاتی، ہر فرق اعتبار میں  
 گاہ ہے حلب میں ہوتے ہیں ہر گز تار میں  
 دن کی سی روشنی ہوئی کج نزار میں  
 بستیچ اپنے یار کی ہر کس شمار میں  
 بلبل چین میں ستا رہا ہم کو یار میں  
 پتلی کی طرح سے نہیں میں اختیار میں  
 ایک ایک سے زیادہ ہوا نچ وار میں  
 نائنڈ گرد راہ ہوں منکر سوار میں

یا گلوں نے کان پر اپنے گھرے کیے  
 یہ دون جو میں اسے دندان پار سے  
 واصل سے شوق ہم آغوشی ہر حسین  
 اسے تن کی سیر تو مجھوں ذرا کر سے  
 مدے کوئی یہ میرے تغافل شعار سے  
 ہوا سے زلف رخ میں نہیں ایک جاوا  
 یادہ ہر دیش جو شب جمعہ قبر پر  
 جیتے ہیں اسکے نام کو ہمے ہزار ہا  
 جام شراب عشق سے دونوں میں کج خبر  
 پھیرتا ہوں پھیرتا ہر پردہ نشین صبر  
 گیسو روئے یار میں دو نو بلائے جان  
 اک آفتاب خاثر زمین کا ہر شتیاق

بر باد ہو رہے ہو کچھ آتش تہفین نہیں  
 مٹی خراب اپنی بھی ہر اس دیا رہیں

صاف ہوا آئینہ اس رخ سے مگر صاف نہیں  
 ای پری سنج تری چوٹی میں مویات ہیں  
 تختے الماس کے اس سے کبھی شفات نہیں

پانی پانی نہو خجالت سے تو انصاف نہیں  
 شہب پیدا میں ہر مرج سستار نکلا  
 جو ہری دیکھنے نسیبہ کو ترے کتے ہیں

کو دنا انداز آتا  
 کو عاشق کی وہ غارت نہیں  
 کو دنا انداز آتا  
 کو عاشق کی وہ غارت نہیں

کو دنا انداز آتا  
 کو عاشق کی وہ غارت نہیں  
 کو دنا انداز آتا  
 کو عاشق کی وہ غارت نہیں









کس کس کے دل میں نقش ہو اور سے یار کا  
 نبوستے ہیں قتل غالب دیدار بگناہ  
 اُس لالہ روکے رخ کے پسینے کو سونگتے  
 خطا کے یہ رونگٹے نہیں رخسار یار پر  
 تلگوں یار چاہو چلتا بیمار کی  
 جان عزیز کرتے ہیں تپتہ زار ہم  
 آنکھوں کو گوگو میں بھی رہیگا خیالِ یار  
 نا فہم شاعر دن نے کہا ہو جہرِ سچ اُسے  
 بے یار گھر نہیں لحدِ تنگ ہو جیسے  
 جیسے مست کو بارہین ہو آرزو ہی  
 دریا سے کیا نہا کے پھرا ہو وہ بحرِ حسن  
 ارمی شہسوار گورِ غریبان میں اُٹھل  
 دنیا سے نرم و راہِ محبت کی اٹھ گئی  
 وہ مست ہوں خماری سے جب درویش ہوا  
 رخسار سے رہا دہن یار نا بدید  
 برِ رخ و سفید رنگ کیا جسم یار کا  
 آجائے شام سے تو نجانے درونِ صلیح تک

کیا کیا نالین کندے شرف آفتاب میں  
عربانی تیغ کی ہر مختارے حجاب میں  
ایسی لطیف بو نہیں واسطی گلاب میں  
بال آگئے ہیں آئینہ آفتاب میں  
گامائے باغ رہتے ہیں اسکی رکاب میں  
دل کس شمار میں ہر جگر کس حساب میں  
ششاق ہوں زیارت یوسف کا خواب میں  
زلفوں سے وہ کمر ہر سو پہنچ کتاب میں  
روز و شب فراق سے ہوں کس عذاب میں  
ریا دلی سے ساقی کے تیر دن شراب میں  
غالم سیہ ہر جسم سفید حساب میں  
اپنی بچی شہت خاک ہو تیری رکاب میں  
سنتے ہیں ابتو عاشق و شوق و استیاز  
عندل لگایا میں نے رگڑ کر شراب میں  
مطلب و نفع تھا نہ سما یا کتاب میں  
میدا خمیر کر کے قضا نے شہا بد میں  
اُس ماہ چارہ کو شب ماہ تاب میں

کس کس کے دل میں نقش ہوا رہے یار کا  
 ہنستے ہیں قتل غالب دیدار بگناہ  
 اُس لالہ روکے رخ کے پسینے کو سونگتے  
 خط کے پر روگئے نہیں خسار یار پر  
 ٹھگن یار چاہو چلتا ہمار کی  
 جان غریز کرتے ہیں تمیز نثار ہم  
 آنکھوں کو گوگو میں بھی رہیگا خیال  
 نافتم شاعروں نے کہا ہو جہر سچ اُسے  
 بے یار گھر نہیں لحد تنگ ہو مجھے  
 جیسے مست کو ہمار میں ہو آرزو ہی  
 دریا سے کیا نہا کے پھرا ہو وہ بحر حسن  
 ارمی شہسوار گور غریبان میں آٹھل  
 دنیا سے رسم و راہ محبت کی اٹھ گئی  
 وہ مست ہوں حمار سے جب در در ہوا  
 رخسار سے رہا دہن یار نا بدید  
 سرخ و سفید رک گیا جسم یار کا  
 آج شام سے تو نجانے دن صبح تک

کیا کیا نغمین کدے شرف آفتاب میں  
 عربانی تیغ کی ہو تمھارے حجاب میں  
 ایسی طینت ہو نہیں داغی گلاب میں  
 بال آگئے ہیں آئینہ آفتاب میں  
 گلہائے باغ رہتے ہیں اُسکی رکاب میں  
 دل کس شمار میں ہو جگر کس حساب میں  
 مشتاق ہوں زیارت یوسف کا خواب میں  
 زلفوں سے وہ کمر ہو سچ و تاب میں  
 روز و شب فراق سے ہوں کس عذاب میں  
 دریا ولی سے ساقی کے تیردن شراب میں  
 عالم سیہ ہو جہم سفید حباب میں  
 اپنی بھیشت خاک ہو تیری رکاب میں  
 سنتے ہیں ابوعاشق و شوق و استین  
 عندل رنگا یامین نے رگڑ کر شراب میں  
 مطلب و فنیق تھانے سما یا کتاب میں  
 میدا خمیر کر کے قضا نے شہاب میں  
 اُس ماہ چارہ کو شب ماہتاب میں

۱۱۱

ایشین کا کہہ دیا کہ کام نہ کار دامن  
 قوت با بین اسگون کو دامن  
 ہونے لگیں نہ نکلا گاہی  
 جاک ہو گا نہ گریبان سے نکلے گا  
 ہر گلزار دکھا دی گئی  
 قون کے اپنے جو چھینے  
 جلا ہوتا تھا تو اسے مطلق  
 ہر سا دیوانہ بین ہم چاک  
 ہر دامن ہر دامن ہر دامن  
 ہر دامن ہر دامن ہر دامن

دو چار زخمیوں کا بھی ہونا ضرور ہے بعد فنا کیسے کی تجھے قدر زندگی زانو وہ آسنے میں نہیں جابنے نگ بخت بلند رکھتے ہیں گردن بلند ہوگ رنگیں رزیکا خون خہیدان کر کے دو مطلب کی سیرے بار نہ سمجھے تو کیا جب نزدیک ناف تو ہر وقت ہوا اگر چہ دور اے دل نہ بیقرار ہو قوت وقت اے کس دشت کیا ہے قفقانے مرا گزر ہر مہجین کا عرش کے اوپر داغ ہو رکھا ہے جسے ہنسنے تری راہ میں دم لاش خرام ناز تو کرتا ہے جس جگہ آزاد ہو کے یا اگر قمار آئے اے آگاہی	اگر یہ ترا چن کر مگر ارغوان نہیں کو نہ بھی مول کہنے کے یہ استخوان نہیں ساقین تری دکھیں ہیں ہفت خوان نہیں کب پشت نبل دسپ کے اوپر نال نہیں فردوس کی بہار کو ہم نگران نہیں سب جانتے ہیں ترک کی بندی ہاں نہیں گر پڑ گشتے ہی میں جو سیر کھان نہیں مفلس نہیں ہیں قیمت بوسقہ گران نہیں گرد و غبار ہوا اثر کاروان نہیں کسا بلند بام سے بان آستان نہیں ان جہتوں کو تیرے سنگ نشان نہیں ملتا زمین کے تپہ میں والی سان نہیں کچھ قص میں غار میں آشیان نہیں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ام تش ہی برہ مند نہیں نصیب سے ترے اس خوان پر وہ کون ہو جو ہاں نہیں	خاک میں ملے بھی ہو گناہ غبار دہن نہ تو دشمن کوئی میرا نہ کوئی میرا دوست
-----------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------

کمر یاد سے اُٹھتا نہیں بارہا ہن  
 بار خاطر کسی کا نہ غبار دامن  
 جلا ہوتا تھا تو اسے مطلق  
 ہر سا دیوانہ بین ہم چاک  
 ہر دامن ہر دامن ہر دامن  
 ہر دامن ہر دامن ہر دامن  
 ہر دامن ہر دامن ہر دامن

۱۱۰  
 یاقی جانی جو محبت مجھے اپنے آتش  
 جھپٹتے ہیں منے دامن کو جو غار دامن  
 غلی سے اور قبر ہوا وہ شباب ہیں  
 نابش ہو دو سر کو زخروں آفتاب ہیں  
 گنو عاشقوں میں نام سیر فرم  
 جلا ہوتا تھا تو اسے مطلق  
 ہر سا دیوانہ بین ہم چاک  
 ہر دامن ہر دامن ہر دامن  
 ہر دامن ہر دامن ہر دامن  
 ہر دامن ہر دامن ہر دامن

\_\_\_\_\_

سارے نفاق کبر و مسلمان سے دور رہیں  
برگ خزان رسیدہ گلستان سے دور رہیں

[illegible]



۱۰۷

اور مجھ عریان سے کیا ہاتھ آئیں گے فراق کو  
جوش گریہ سے نشان سبز و شرکان مٹا  
میں سمجھتا ہوں تجھے بوجہ دیا و جانِ حیا  
روئے محل پر دیکھ کر شبنم کو کتنا ہر دو گل  
کس جگہ سودا کی تیرے چشمِ فغان کے نہیں  
ہو نہ چٹا آئی ہر اس شیریں میں کی گفتگو

مرسد و کوشوق تقاضا نہیں مر و کتب آئی دھار  
نہجے دماغ کھکا ہو نہ کسی کو تاب جمال ہو  
کسے نیند لگتی ہو اگر صدمہ ترے طلاق ابر دل یاد دیر  
عجب سا کیا نہ ساد و نہیں جو خیال نہیں دوست  
عجب سا کیا نہ ساد و نہیں جو خیال نہیں دوست  
یہ خلافت ہو گیا آسمان یہ ہوا زمانہ کی بھر گئی  
مرفض جہانی یا یہ ہے بھگڑ دی ہو ہماری  
مٹھے زعفران سے زرد و غم نہ ہر یار نے کر د  
چلین گو کر سیکڑوں اندھیاں چلین گریہ لاکھ لاکھ

ابن عربی کا یہ قول ہے کہ "ابن عربی نے کہا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ سمجھے وہ حق پرست ہے۔" (ابن عربی، ۱۹۸۷ء، ص ۱۰۰)



زندگی میں کوئے قاتل سے سفر کیا کر کے  
حاصل اہل محبت خیر خردی نہیں  
بید بخون بوسے امید غم کیو نہ کر  
مرگ کی پیلے کے بخون کو خیر کیا کر  
شاعرانہ سے ہیں ہمیں اچھو تو گنگو نہ کر  
یار کا پیدا ہن ثابت کر کیو نہ کر  
کے جنت اپنی جگہ دل میں نہیں پائے ہوں  
بہشتی کا رخصتی تو گنگو نہ کر  
یا کر کیا کر کے

[illegible]





چاہتا ہوں کہ میں اپنے پیش پا  
 ہر شے میں ہوں کہ میں اپنے پیش پا  
 ہر شے میں ہوں کہ میں اپنے پیش پا  
 ہر شے میں ہوں کہ میں اپنے پیش پا

<p>                     اس کے پاؤں میں سیر رنگ ہوتا نہیں                      بار کا سا خندہ دندان نا ہوتا نہیں                      حق ناز اے طفل ابھی تجھے ادا ہوتا نہیں                      ٹھوکرین کجا کجا کے لب میں طلا ہوتا نہیں                      میں بھی اس نا آشنا کا آشنا ہوتا نہیں                      اپنے جامے میں تواریک لگلوں تباہ ہوتا نہیں                      شامل حال اپنے کب فیصل خدا ہوتا نہیں                 </p>	<p>                     میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے پیش پا                      ہر شے میں ہوں کہ میں اپنے پیش پا                      ہر شے میں ہوں کہ میں اپنے پیش پا                      ہر شے میں ہوں کہ میں اپنے پیش پا                 </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>                     استخوان آتش کے ہیں رزق سگان کو سے یار                      اس سعاد کا شرف بہرہا ہوتا نہیں                 </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>                     سمندر عمر منزل طو کرنگا دو تار و نہیں                      اڑائی تیری خاطر خاک کن کن گنڈا نہیں                      گیا طفلی میں بھی ہر روز میں کد کنار و نہیں                      عزیزان پاؤں کو پھیلائے سوتے میں ہر روز                      چمن کو بار ہا دیکھا ہو جا جا کر بار و نہیں                      اڑائی خاک ہی میرے چمن کے آبشار و نہیں                      ہمارے نام کو لکھو ادا یا بے اعتبار و نہیں                      لڑائے جائیں گے کیا بیضہ بلبل قطار و نہیں                 </p>	<p>                     بار راہ میں گو آج ہم آن بے سوار و نہیں                      لے بھجنا نہ پو جا کر کیا طوف حرم ہنہ                      نل ہی سے مری سمت میں تھی گشتا لکھی                      اجل آدر نہ اب یہ رشک مجھ کو قتل کرتا ہو                      ہوا کو کو قاتل کبھی عالم نہیں پایا                      نہ دوا لشو گر سے یاد آئی میں ان کی گھوڑے                      امانیت روح کی چھوٹ کے غزائیل سے تو نے                      نہایت عید کی نور فر کی اس گل کو شادی                 </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۰۳  
 خدا یا کاش میں پیدا ہوتا تو میری جلی  
 میں جان نازہ کی ہر سونے سے ادا نہیں  
 غیب فوشیوں کی اس گلی میں بانی بار و نہیں  
 وہ بزم آگ میں کھڑے ہو کر اس مقام نہیں  
 ہمارے سینے میں بازی عشق کا کام نہیں  
 کہنی ای تنگ مشربون کا کام نہیں  
 خفا خلک سے کہ اس سیکہ کا کام نہیں  
 سیاہ قلب کا کو سے صحن میں کام نہیں  
 شہت کا زبردگان سے جھوکا کام نہیں  
 تون کا گیسو و شہت کا کام نہیں  
 شکار میں میں اس مقام نہیں  
 بھات لگو نہیں میں اس مقام نہیں  
 مطیع عشق میں میں اس مقام نہیں  
 وہ خواہد کہ کبھی کوئی غلام نہیں  
 دفا سے وعدہ کا کبھی کوئی غلام نہیں  
 کلام بت کو کبھی کوئی غلام نہیں  
 رقیق







وہ دست بر پہ چہ چہ جان آہ شاہ نہیں  
 یہ کھلا آتش غنا سر سے دل دیوانہ کو  
 چار دیواریں اکٹھی ہو کے زندان ہو گئیں  
 یہ کھلا آتش غنا سر سے دل دیوانہ کو  
 چار دیواریں اکٹھی ہو کے زندان ہو گئیں

<p>قید پستی سے ہنوز آزادی حاصل کمان          بچکیاں لیتے تھے کوہ پست تر سے بل کمان          قدرت اللہ کو نیرنگ سازی حسن کی          بوستر س کس دن ہوا بند قباے یار پر          طوف کوئے یار کی حسرت نہیں بجلی ابھی          صورت ریگ دان گرم سفر ہوں درویش          جو ندے اندا کوئی ایذا نہیں تیا سے          بیگ کے حسن کی مقصود دہر و ماہ ہو          بحر ہستی سا کوئی دریائے پایا نہیں          وقت بد میں کون ہوتا ہر مصیبت کا شریک          کونسا ایسا کیا ہو مجھے یاروں نے سلوک          خندہ زن دیکھنا اک مرد مگور زندہ کی طرح          جنبش ابرو سے قاتل میں ٹھہر گیا رقیب</p>	<p>روح سے چھوٹا تر یہ زندان اب گل کمان          زخم ہنستے تھے کیلے منہ پر احوال کمان          گورے گورے عارضوں پر کال کا تل کمان          واہوئے ناخن سے اپنے عقدہ مشکل کمان          طر ہوئی ہو کعبہ مقصود کی منزل کمان          کچھ نہیں معلوم جاتا ہوں کہ منزل کمان          سایہ دیوار کو اندریشہ عامل کمان          و رہ رہ پھرتے ہیں مثل کاشہ سائل کمان          آسمان نیلگون سا سبزہ ساحل کمان          بھر کی شب کے اندھیری میں ہر کمال کمان          یاد آتی ہو عدم میں جا کے محفل کمان          ہوشیاری کے فریے آشنا غافل کمان          چہرہ نامزد زخم تیغ کے قابل کمان</p>
<p>عشق کے صدمے اٹھانے کو جگر بھی چاہیے          کیوں ہوا سیری طرح آتش کسی کا دل کمان</p>	

میں میں ہر صحن و عشق  
 وہ قصہ جو کہ جہاں کوئی گواہ نہیں  
 تیوں کے ناز سے جو داد خواہ نہیں  
 وہ کون کر خدا سے جو داد خواہ نہیں  
 غریب کو نکرین قتل خط وہ پیر کے کون  
 در گناہ ہوتا صدا کا کچھ گناہ نہیں  
 غضب خدا کا ہے حسن ہمارے عاشق  
 فرشتے نہیں جوتھکا ہر کان میں کسا  
 وہ مراد کون سا جسم کون کلاہ نہیں  
 چل چل کے نکلنے کا حال کھل پایا  
 دکھاؤں کی کو وہ سن فیض ہم راہ نہیں  
 بھڑائے دیکھو کہ فیض میں نہ کس طرح پایا  
 مختاری تاں پلچہ زرق سا چاہ نہیں  
 کمرے میں کھون کے زخموں کے بھڑا نہیں  
 پتھاری تیغ کے زدیار کو گواہ نہیں  
 نو دوس گمش کو گناہ سر آہ نہیں  
 قید بند خستہ کو گناہ سر آہ نہیں  
 غبار خطا سے باقی گناہ سر آہ نہیں  
 ملو گر دھس باقی گناہ سر آہ نہیں  
 غبار خطا سے باقی گناہ سر آہ نہیں  
 ملو گر دھس باقی گناہ سر آہ نہیں  
 غبار خطا سے باقی گناہ سر آہ نہیں  
 ملو گر دھس باقی گناہ سر آہ نہیں

۹۹



\_\_\_\_\_





[illegible]

دامن غنایاں جس کے کہن داناں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل  
 اب تمیز سے ہو چکا نماں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل  
 دامن غنایاں جس کے کہن داناں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل  
 اب تمیز سے ہو چکا نماں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل

آتش بقول مصرع سودا غرض نہیں  
 نیکو دست اگر زمانہ جان کے لئے گل

درد دل کا جو کما میں نے شاد شہب وصل  
 نہیں کوتاہ کسی مال میں بہت میری  
 حسرت جلوہ دیدار بہت ہو مجھ کو  
 صبح ہوتے ہوئے اُس سے قدم بڑھ گیا  
 میں نے صندل کی طرح ماتھے کو گرہ لیا  
 مرنے میں رشک کے مارے پسینہ یار قریب  
 یار کیا مجھ کو ملا دوسل یا بندہ ملی  
 چاندنی آئینہ میں بیٹھے اُسے دکھائی  
 خط سے پیغام زبانی نے ترقی کی ہو  
 دو دنوں مہمان دم چند میں کیوں پہلے  
 عاشقوں کی کشش لہو کر لائی کرانے

آتش اس گل کو ہو لہجہ کے چمن میں کھنا  
 ہو مبارک تجھے بلیل کا تراد شب وصل

وہم ہو یار کا آغوش میں آنا شب وصل  
 بجدہ شکر خدایا میں کیے رکھتا ہوں

دامن غنایاں جس کے کہن داناں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل  
 اب تمیز سے ہو چکا نماں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل  
 دامن غنایاں جس کے کہن داناں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل  
 اب تمیز سے ہو چکا نماں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل

دامن غنایاں جس کے کہن داناں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل  
 اب تمیز سے ہو چکا نماں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل  
 دامن غنایاں جس کے کہن داناں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل  
 اب تمیز سے ہو چکا نماں شب وصل  
 یار دوش کو لائی باغ و گلستان وصل

کس کے کھانے میں جو کچھ ہو اسے کھا کر  
 اس کے غائب ہونے سے پہلے اس کے  
 کھانے میں جو کچھ ہو اسے کھا کر  
 اس کے غائب ہونے سے پہلے اس کے

طلسم تازہ دکھاتا ہی دیدہ دل کو  
 رہے کہ لالہ گل سے کوئی جگر خالی  
 پہنائی زخموں کی بدوشی جو تیغ نے تیری  
 نصیب ثانی کے پیدا کرے دل صد جاگ  
 وہ دل اچھو بسین تصور ہو خوش جالونیکا  
 محل کے خانہ زندان سے سین کدھر جاؤں  
 یہ گوش ہی ہین کہ باتین بان کی سنتے ہین  
 بہار گل میں جو دل کو ہوا سے صحرا ہی  
 شکار مومن و کافر ہی کھیلتا وہ ترک  
 نقاب رخ سے جو دن گو وہ شمع و اُلٹ  
 بہار گل میں جو بین صبحیلن اون اسکی  
 نہ کیجو سرا سنس پرا پنا سایہ ہما

کشاہہ چہرہ کے ابرو دوہاں جاناں تنگ  
بہار باغ سے ہو عرصہ گلستان تنگ  
خوشی سے ہو گئے پتلاں شہیدان تنگ  
بغل میں لیں اُسے وہ گیسو پریشان تنگ  
وہ گھر ہو جسکو کر کے ہجوم مہمان تنگ  
جنون کے جوش میں ہو جانا میدان تنگ  
نکل گئے ہیں من میں ہے ہونکے دندان تنگ  
ہوا ہو روح کو قالیبت اپنے زندان تنگ  
کمند زلف سے ہیں ہندو و مسلمان تنگ  
یقین ہو کثرت پروانہ سے ہوا و آں تنگ  
کلا دبانے کو بھانسی کھڑو گیان تنگ  
فقیر کے ہر بدن میں قبلے سلطان تنگ

روپف لام

موسن کا مددگار ہو شاہ نجف و دل  
بت توڑنے کو دوش نبی پر وہ چڑھا ہو  
یہ اسطہ ہو احمد مرسل کا خلیفہ  
مقصود ہو علیوں سے زمانہ کے پری ہو

حامی ہو ترا شیر خدا لا خوف ایدل  
کعبہ کو تو لہ سے ہو اسکے شرف ایدل  
دنیا کے طلبگار کریں حق تلف ایدل  
وہ لالہ بیدار غم سے یکلف ایدل

کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا  
 کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا  
 کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا  
 کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا  
 کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا  
 کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا  
 کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا  
 کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا  
 کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا  
 کیا ہوئی عین میں سو دا ہوا زینت کا

دم ہے ہو ترے منہ سے ترے جمال خاک  
 افتاد کی دین رقصی آہ میرا سال خاک  
 نہت کے بعد ہونے ہیں ہی جن خاک  
 دم نکھو نہیں بیاریوں نے تو اس سوال خاک  
 فوج مست کی تے چرخے او کمال خاک  
 گاہے عین میں ہو گاہے کمال خاک  
 خیرے قدم کے لیے کی او تو بیکل خاک

روشن ہو جس سے منزل تو وہ شمع ہو  
 نقش قدم تو ماح سراسر کا ہونے کی گستا  
 سودا رہنے کا نہ کو بہت آدے کا  
 اس میں کبر کا جب سے زمین پر آوے  
 پیدا کر چکا جس سے آدیا وہ بار غزل  
 اس نے روئے اس میں کی ہوا میں رنگ  
 غمیر نہ تو کلف نہ چرخین جو باغبان

ہوتے ہیں لاؤ کل کی طرح سے شاد خاک  
 کرتے جو رنگ گریبان پر کھٹے شاد خاک  
 تارے ہوں کہ وہ شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک

ہوا میں جو ہو ہوا گر میان خاک  
 صدای غم کی گلی کے ہو کھلے سے آبی  
 شامے ساغرے جو کھارے سے یہ  
 کھلے جن میں جو گنبد کے مچول تو کھلا  
 نکلتے تن سے دکھاو گی اپنے غم پر  
 جنوں کا جوش اتار دگا پیار کر کرتے  
 کرو نکلا زلف کے سے میں تار تار  
 بلاؤں پر چرن گل سے کیا لباس آریا

ہوتے ہیں لاؤ کل کی طرح سے شاد خاک  
 کرتے جو رنگ گریبان پر کھٹے شاد خاک  
 تارے ہوں کہ وہ شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک  
 تارے ہوتے ہیں شاد و شمع گرد و خاک

ہوا میں جو ہو ہوا گر میان خاک  
 صدای غم کی گلی کے ہو کھلے سے آبی  
 شامے ساغرے جو کھارے سے یہ  
 کھلے جن میں جو گنبد کے مچول تو کھلا  
 نکلتے تن سے دکھاو گی اپنے غم پر  
 جنوں کا جوش اتار دگا پیار کر کرتے  
 کرو نکلا زلف کے سے میں تار تار  
 بلاؤں پر چرن گل سے کیا لباس آریا

قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک  
 قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک  
 قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک  
 قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک  
 قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک  
 قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک  
 قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک  
 قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک  
 قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک  
 قلم سے میر کو کہتا ہو دل کی شاد بیک

ہوا میں جو ہو ہوا گر میان خاک  
 صدای غم کی گلی کے ہو کھلے سے آبی  
 شامے ساغرے جو کھارے سے یہ  
 کھلے جن میں جو گنبد کے مچول تو کھلا  
 نکلتے تن سے دکھاو گی اپنے غم پر  
 جنوں کا جوش اتار دگا پیار کر کرتے  
 کرو نکلا زلف کے سے میں تار تار  
 بلاؤں پر چرن گل سے کیا لباس آریا

ہوا میں جو ہو ہوا گر میان خاک  
 صدای غم کی گلی کے ہو کھلے سے آبی  
 شامے ساغرے جو کھارے سے یہ  
 کھلے جن میں جو گنبد کے مچول تو کھلا  
 نکلتے تن سے دکھاو گی اپنے غم پر  
 جنوں کا جوش اتار دگا پیار کر کرتے  
 کرو نکلا زلف کے سے میں تار تار  
 بلاؤں پر چرن گل سے کیا لباس آریا

[illegible]









۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

خاک ہو جاتی ہو جگر، عمر بردانہ منہ  
 خاتم کو آتی ہو وقت صبح کو جاتی ہو کون  
 تیری محفل میں اگر دیکھے مری گستاخان  
 سوزش دل کا بیان کچھ کچھ کیا عمار کو  
 گر یہ مستانہ کرتے کرتے آخر ہو گئی  
 اور پھر طالب نہیں بردانہ کا بچے رہے  
 آشنا ہو حال بھی بیجا نہ بعد مرگ ہو  
 جیش شعلہ نجان اسکو اتارے یہ یار  
 روسے روشن سائری رکتی رخ روشن اگر  
 لابی از ایمان یہ کسا صف رود و کلمہ  
 دل میں رہتا ہو خیال چرو بر نور یار  
 چشم غول آنکھ نہیں ہو جاتی ہر اکے شعلہ  
 عکس کے آتشیں تیرے او گل یہ سیر  
 سر کو بڑاتی اگر مجھ سخت خاک کی طرح سے  
 روشنی دیکھے گلزار کو نسا رشک ہی  
 غرت عمان، ہر لازم حایہ و دواز کو  
 سنن، قہر کو کی ناشن مواتش از

ہو تو زن رکھتی، اور لیکسٹ مزار شمع  
منزل ہستی کو سمجھے ہو مسافر خانہ شمع  
شوخ یزدان سمجھے بازی طفلانہ شمع  
موم ہو کر بگئی شکر مر افسانہ شمع  
کر چکی معمور اپنے عمر کا پیمانہ شمع  
آہستہ آہستہ اور بیکانہ کو بیکانہ شمع  
گوریدو بانے کے لاثا تھیں یوانہ شمع  
کرتی ہو محفل میں میری سجدہ شکر ادب شمع  
جان و قیمت مالکستی کا ہے دل چاہدہ شمع  
رکھتی ہو اشکوں سے اپنے سوجھدہ شمع  
پر تو محتاسب رکھنا ہو یہ کا شانہ شمع  
یاد دوانی ہو تجھ دیوانہ کو پروانہ شمع  
زلف شبگون میں ہوا ہر ایک شانہ شمع  
اوالدی اہن کلکسر میں دندانہ شمع  
وہا لقا ہو اپنی چری سے ہر آنہ شمع  
در تلک لینے کو آوے لیکے صافانہ شمع  
آویختین بنے پر پری آرد خوبی پروانہ شمع

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

در این ظاهر محض

لبث خشک اور چشم تر ہو بشرط  
 کے نہ کھنچے ہم خبر ہو بشرط  
 دین و دنیا سے بے خبر ہو بشرط  
 عشق بازی کا درد سرا ہو بشرط  
 بشرط پیر بشرط شرط پیر ہو بشرط  
 جسم کے واسطے اکر ہو بشرط  
 خال کو ناخوش و مختصر ہو بشرط  
 گوشت بھی قابل گیر ہو بشرط  
 اس قدر ہو کہ جسد ہو بشرط  
 مثل غنچہ گرہ چین زہر ہو بشرط  
 سانی غیرت قمر ہو بشرط  
 زہرین زہر کا لاش ہو بشرط  
 خبر ہی کے نیلے نظر ہو بشرط  
 دل کے خون کرنے کو جگر ہو بشرط  
 حسن بے پرواہ ہے حذر ہو بشرط  
 سیر گلزار کو سخن نہ ہو بشرط  
 پاؤں پر تیغ زن کے لہر ہو بشرط

لاشم عشق کا اغرا ہو شرط  
 بے خبر ایک دن سفر ہو شرط  
 مست تیرے لئے محبت کا  
 صندلی رنگ بیکڑوں عشق  
 قول پر قول پر تھے بارے ہو  
 کہوں کیونکہ مہمان یا رگوں  
 زلف خوبان دراز لازم ہو  
 قافلہ کو شکر سیکڑوں گوہر  
 یہ تھا ہر بندگی تیری  
 گلشن عیش کے نظارہ کو  
 تو بڑے خود دینے کے لیے  
 اب شیریں سے مٹی پاشین  
 جھوٹے سچوں کا دے ہن جو کا  
 عشق میں صبر کا رشتہ کی  
 غور سے کیا کیا غلی نے  
 غنیمت سیری میں رہنے کی  
 مہر کا عشق کا ہو بیان آتش

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

زین سے مطلب ہے محبوب اور دولت جو فساد  
 نہ کر رہتا ہے بلکہ ہر شے کی برائی نہیں  
 عاشق قامت نہیں کہے کہ اے دل ناگوار  
 عبات ہو کر گستاخان چلی کی نوبت  
 نامہ چاہی نہ اے دل ناگوار  
 اشتیاق شباب کو بوسہ عفت  
 ہر روز آئینہ کی چھائی کی نوبت  
 ہر روز آئینہ کی چھائی کی نوبت

آفت جان ہو ترا ہو سر دل اندام نفس  
 طبع عالی باز رکھتی ہو تماشے سے لجنے  
 کس طرح کرتا ہو وہ ذلت گوارا آدمی  
 چہرہ محبوب پر کیسے نہیں لہرا رہے  
 ای دل پر واضح بتیابی سے کچھ حاصل نہیں  
 دم فنا ہوتا ہو دامن کی ہر انگٹہ کے ساتھ  
 حرص و نیا حسن غارتگر کو رکھتی ہو خراب  
 سینہ کو بی کی صدا ہو یہ کہ گھسکر دی صدا  
 ایک دن لایا تھا جام موت سے ہونٹوں تک  
 چشم راحت کا ذلت میں خیال غام ہو  
 اپنی صورت سامنے اپنے تماشا گاہ ہو  
 سلیکے میں چلے سیر عالم زیر نگ کر  
 دل اسی جلیقین آتش میں ازین متاب تھا

ساتھ ہر شیوہ کر کے کرتا ہو ہمارا کام نفس  
 بام پر گویا کہ میں ہوں اور زیر بام نفس  
 فی الحقیقہ کچھ نہیں غیر خیال غام نفس  
 بٹ کئے آگے کرتے ہیں کفار نافر جام نفس  
 ہو سکے طاؤس سے کب قابل نعام نفس  
 خرمن امید کو ہو برق کا پیغام نفس  
 بہر زر کرتے ہیں مجنوںان سیم اندام نفس  
 بیقرار سی ہو تری یا ایدل ناکام نفس  
 آج تک کرتا ہو یہ گردن مینا نام نفس  
 عمر بھر قاص کو رکھتا ہو بے آرام نفس  
 کیا بھجکر یہ روار کھتے ہیں خام نفس  
 قفل سینا ہو نغمہ اور دور جام نفس  
 یہ فری جا ہو جہان ہوتا ہو صبح و شام نفس

<p>کام ہو شیف سے ہلکا اور ساغر سے غرض عشق صبر سے خیال آیا ہر مہی کی طرف آشنا ہوتے ہیں مٹاس کے کمان یہ لا چلی</p>	<p>مست رہتے ہیں شراب فوج پرور سے غرض حبیب ف سے بدعا نقاب ہو گوہر سے غرض زردی خواہش ان حسینیہ کو پر زور سے غرض</p>	<p>روایت ضد و مجملہ</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کا زخم زخاں بکوسا پچان سے ہوا  
 او میں سے جیسے آزار گزرا اس کا پاس  
 مہینہ کو گھول سکے جلتے جوتار اس کا پاس  
 یوں کہ شوق شہادت میں کماؤں لادوں  
 اب تو جلاد کو کھجواؤ گنگار  
 اب یوں شوق شہادت میں کماؤں لادوں  
 حالت تڑپ ہو صورت کو بیٹھنی نہیں  
 اٹھ کر دیکھو ہر قدم اس کا پاس  
 باغ عالم میں تو رکھا ہر قدم اس کا پاس  
 خند و زن گل کی طرح ہونا چاہئے

بسکہ اسکو کچھ نمی بر میرے مگر میں نہ دشب بکلیے کس کس کو دزدین قبا کرتا ہو قتل کون کتا ہر زمین غناں لے اسکے عشق	منہدی کی طمشی سے ہستی جو ہر اک پر اور ستر سرخ رنگ سیا غضب ہر تھر جو شلو اور ستر چہرہ آتش ہر قتل چہرہ بیمار ستر
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کرے ہن تجب یار سراخ پر طاؤس دیا وہی زخمی بھی اسی بات میں گے دونوں محتاج نہیں روشنی عسارتی کا احرار ترے عشق نے یہ رنگ کھایا	دخی کو نہیں اکھے داغ پر طاؤس جو دم ہو قسمت ہو فراغ پر طاؤس داغ اپنا ہی ہو شمع ہو داغ پر طاؤس ہر داغ ہو اک لالہ باغ پر طاؤس
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دھویا کرے بادان بہاری اسے آتش چٹنے کا پردن سے نہیں داغ پر طاؤس	
-------------------------------------------------------------------	--

ذرہ خود شید ہو پہنچے جو دیار کے پاس طرۂ زلف بی زریا نہیں رخسار کے پاس کوچہ یار میں سایہ کی طرح رہتا ہوں سیکڑوں تشنہ دیدار میں معلوم نہیں مجاور بانی کی خدمت ہو تو اس خانہ یار نگر مرغان چین کی ہو بہار آئی ہو کب جواب آئے خط سون کا واں دیکھیں	سایہ بن حاکم جاوٹ کے دیوار کے پاس خوشنما کتنے ہن کو لے کر یار کے پاس در کے نزدیک کبھی ہوں کبھی یار کے پاس کسلی قسمت کا ہو پانی تری عوار کے پاس سایہ کو آنے نہ نہیں تری یار کے پاس جو بڑا ڈالا ہو صیاد نے کھڑا کر کے پاس رزد ہو آتا ہوں ہر کار و آخبا کے پاس
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

باغ عالم میں تو رکھا ہر قدم اس کا پاس  
 خند و زن گل کی طرح ہونا چاہئے  
 باغ عالم میں تو رکھا ہر قدم اس کا پاس  
 خند و زن گل کی طرح ہونا چاہئے  
 باغ عالم میں تو رکھا ہر قدم اس کا پاس  
 خند و زن گل کی طرح ہونا چاہئے

۸۴  
 جلی

باغ عالم میں تو رکھا ہر قدم اس کا پاس  
 خند و زن گل کی طرح ہونا چاہئے  
 باغ عالم میں تو رکھا ہر قدم اس کا پاس  
 خند و زن گل کی طرح ہونا چاہئے  
 باغ عالم میں تو رکھا ہر قدم اس کا پاس  
 خند و زن گل کی طرح ہونا چاہئے

یہ دونوں سے روزگار ہوتا ہے شب و روز  
 دنیا میں بدلتی رہتی ہے ہر لمحہ  
 دنیا میں بدلتی رہتی ہے ہر لمحہ  
 دنیا میں بدلتی رہتی ہے ہر لمحہ

عالم حجاب یار کا حال  
 غم و غصہ کا سینہ  
 دنیا میں بدلتی رہتی ہے ہر لمحہ  
 دنیا میں بدلتی رہتی ہے ہر لمحہ  
 دنیا میں بدلتی رہتی ہے ہر لمحہ

<p>ترسے سو کسی سے علاقہ نہیں مجھے          اسے بحر حسن لہریہ کیا آئی ہے تجھے          دیوانے آجکل کے کچھ آتش نہیں ہے ہم</p>	<p>لازم نہیں ہے خادم سرکار سے بگاڑ          رکھتا ہے اپنے نقشہ دیدار سے بگاڑ          مدت ہوئی کہ ہر سرو و ستار سے بگاڑ</p>
<p>ساتھ ہے جو بعد فنا حسرت و فراق ہنوز          کپڑے پھٹے ہیں مرے خانہ زنجیر میں بھی          کون کہتا ہے بھر ہو گئے ایام حجون          آنکھ بھر کر نہ کبھی چاند سی صورت دہی          عشق نے نقش بٹھایا جو نگین دل پر          باغبان کیسی بہار آئی ہو کیا عالم ہو          کیا کردار اسکو نہ نکالے جو بجا راگدل کا          اس قدر قحط ہے کسو اسے ہو کسا آتی          استخوان خاک کوئے خاک بھی برباد ہوئی</p>	<p>دامن زمیں سے پلٹتی ہے مری خاک ہنوز          پاؤں تو سست ہوئے ہاتھ میں بالاک ہنوز          اک گریبان نظر آتا نہیں بے چاک ہنوز          نہیں آلودہ ہماری نگہ پاک ہنوز          میں نے جانا کہ زمانے میں ہیں خاک ہنوز          نظر آتے ہیں جن میں خوش فاشاک ہنوز          دو سمندر ہیں مرے دیدہ بہمناک ہنوز          زیر و دیوار چین اینڈ تے ہیں تاک ہنوز          صاف ہوتا نہیں سپر بھی وہ سفاک ہنوز</p>
<p>وہی سستی دہندی ہے زمین کی آتش          وہی گردش میں شب و روز ہیں فلاح ہنوز</p>	<p>وہی سستی دہندی ہے زمین کی آتش          وہی گردش میں شب و روز ہیں فلاح ہنوز</p>
<p>جوش و خروش پر ہے ہمار چمن ہنوز          پاتا نہیں میں یار کو میل سخن ہنوز</p>	<p>پیتے ہیں نوجوان شراب کہن ہنوز          معرہ دم ہو کر کی طرح سے نہ ہن ہنوز</p>

عالم ہون یا رہا بادہ گلزار بہمن  
 شکر ہو کر خلی پہر میں زمانہ بہمن  
 انقلاب دہر سے ایسا ہے آہ آتش بار بہمن  
 سوزش دل میں اثر ہے تابش غم بار بہمن

۸۳  
 کلیات آتش









تجربہ سے انہیں آبا عبادت کے لیے  
 تیار ہونے سے پہلے ہی  
 تیار ہونے سے پہلے ہی  
 تیار ہونے سے پہلے ہی

اس ترک سے جو کہ میں میرا میں پراگم  
 کشتوں کی تری قبر میں نہیں جو دیکھ لیتا  
 دو پہل ہونے پر راکھ نکل حسن میں سے  
 جہنم لائے کیا ہی کتے چتر دے میں ہر

اٹا ہو کیا جو اکٹس مرتے ہیں اہل دنیا  
 اک دو جب زمین پر اس یکر دگر نشین پر

لہم نکلتا ہو نگاہ چشم مست یار پر  
 ہر دم پر وہ شریکین نگین جلی جانی نہیں  
 خوشنما ہو چہرہ محبوب پر زلف سیاہ  
 چھتر سکتا ہو کوئی ابرو کو شاہ مثل زلف  
 لکھنچتا ہو آ پکو دور اس قدر کیوں آفتاب  
 کیا گردن پست بلند راہ الفت کا بیان  
 سر سرخی جھونہ میری آہ کو اے سرکش  
 حسن کے شوق کی نقاب لیس گے یا لڑاں  
 کیوں نہ پھانے ناشقہ کے دل وہ لعل ہر  
 رو دیا ہو عاشقوں نے ابر باران کی طرح  
 رنگ شہباز آہ ہر گیسوے سہ کو بیکھر  
 جیسی بگڑی سو قاتل کی میں لیا تشبیہ دن

نشہ کا دوزا بلائے جان ہر اس تلوار پر  
 رات بھاری ہو گئی ہی مردم یار پر  
 عالم آفت کھلا تی ہو کالی گھٹا گلزار پر  
 ہاتھ پیر سکتا ہو تیغ تیز کی کب صابر پر  
 سایہ کیا سورج کسی کا ہو کسی رخسار پر  
 چاہ میں اک یا نون ہی کپ نون ہر دیوار پر  
 پھونک ہی دیگی کر لگی جب پہلی خار پر  
 دھر توڑینگے جو کی ہو شربت دیدار پر  
 طرہ ہو گردن کا دوزا دوش کے زنا پر  
 جسے مارا ہو قدم جو برق کی زقار پر  
 داغ ہو ماہ وہ ہفتہ کو ترے رخسار پر  
 داغ کا دھبہ لگا ہو لالہ کی دسار پر

چو کہ برب منصور بن سکنا اثر کے جو بن  
 دیکھا کی حسن کے قدرت خدا کی آکے روشن  
 چراغ خود کا عالم آہی سے کچھ کا بیخ قاتل  
 کھینچے اس سے صبا اک دن کا بیخ قاتل  
 گردن کا جال بان بچل ہوا ہوا بیخ قاتل  
 بکھائے دھڑلے زور بیخ قاتل  
 دھڑلے زور بیخ قاتل  
 دھڑلے زور بیخ قاتل

شہباز

لہم نکلتا ہو نگاہ چشم مست یار پر  
 ہر دم پر وہ شریکین نگین جلی جانی نہیں  
 خوشنما ہو چہرہ محبوب پر زلف سیاہ  
 چھتر سکتا ہو کوئی ابرو کو شاہ مثل زلف  
 لکھنچتا ہو آ پکو دور اس قدر کیوں آفتاب  
 کیا گردن پست بلند راہ الفت کا بیان  
 سر سرخی جھونہ میری آہ کو اے سرکش  
 حسن کے شوق کی نقاب لیس گے یا لڑاں  
 کیوں نہ پھانے ناشقہ کے دل وہ لعل ہر  
 رو دیا ہو عاشقوں نے ابر باران کی طرح  
 رنگ شہباز آہ ہر گیسوے سہ کو بیکھر  
 جیسی بگڑی سو قاتل کی میں لیا تشبیہ دن



ہر کسے سے پہلے سے غرض کھینچ کر آتش  
 جہ سے بار پین سے کلب جانے بنی عاشق کی جہان چھوڑ کر  
 سہ سے کلب جانے بنی عاشق کی جہان چھوڑ کر  
 سہ سے کلب جانے بنی عاشق کی جہان چھوڑ کر

صاحب خانہ کو سوتا جاسے تمام چھوڑ کر  
 صاحب خانہ کو سوتا جاسے تمام چھوڑ کر  
 صاحب خانہ کو سوتا جاسے تمام چھوڑ کر  
 صاحب خانہ کو سوتا جاسے تمام چھوڑ کر

<p>                             عیسیٰ نے نسخہ میں ترے بیمار کے لکھا                              ۱۰۰ خضر راہ منزل مقصود الغیث                              گردن نہ خم ہو شمع صفت گوہانیاں                              مضمون بانہ لاتی ہو فکر نبی عرش سے                              رو پوش ہو جو ناز سے اس کا گلا نہیں                              کیفیت شراب میں ہو ذرا فکر شمع کا                              بنتی ہو جان پر جو حرارت سے عشق کے                              تسکین کے لیے ہم گئے منزل میں گور کے                              وصل حبیب حاصل عسے عزیز ہو                              فرقت میں یار کے چمن تکیہ ہو سرا                         </p>	<p>                             درد فراق کو کرے پر روز دگار دور                              چھوٹا ہو مجھ غریب کا مجھ سے دیار دور                              تن پر سے میرے سر کو کرن لاکھ بار دور                              ڈھونڈھا ہو جیسے کھولتا ہو شکار دور                              نزدیک ل سے ہو رہے آنکھوں سے یار دور                              رکھتا پیادہ سے ہو ارادہ سوار دور                              کرتا ہمنوں آہ کھینچ کے دل کا بخار دور                              پہونچے تپ تپ کے ترے بے قرار دور                              وہ گل ملے تو ہجر کا ہو خار دور                              مخدوم سے نہ اپنے ہو خدمت گزار دور                         </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پیری میں ترک مے کا ارادہ نہ بھیجو  
 آتش صیجی کرتی ہو شب کا خار دور

<p>                             قصہ سلسلہ زلف نہ گنت بہتر                              غلط گریہ سے جلا کرتی ہیں آنکھیں بہتر                              ودونوں یا بولی ہو پار کردن کیا تعریف                              یار کو دیکھیں بے پنا کے شب میں اُسے                              نفس امارہ سا رکھتا ہو یہ سرکش دشمن                         </p>	<p>                             بچے درجے ہو خاموش ہی رہنا بہتر                              بند ہونے سے ہو ماسور کا رہنا بہتر                              بانیا دہنے سے تو پیر بائیں سے دہنا بہتر                              نگیلا کوئی اگر چھوٹوں کا گنت بہتر                              آدمی کے لیے غافل نہیں رہنا بہتر                         </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

صاحب خانہ کو سوتا جاسے تمام چھوڑ کر  
 صاحب خانہ کو سوتا جاسے تمام چھوڑ کر  
 صاحب خانہ کو سوتا جاسے تمام چھوڑ کر  
 صاحب خانہ کو سوتا جاسے تمام چھوڑ کر

دل  
 اس جہان کی کوئی بات نہ کہو  
 اس جہان کی کوئی بات نہ کہو  
 اس جہان کی کوئی بات نہ کہو  
 اس جہان کی کوئی بات نہ کہو



دل مندو خیال رنج نوازی سے  
 سہا چو اندرون کو اچھا دانی کے  
 دل مندو خیال رنج نوازی سے  
 سہا چو اندرون کو اچھا دانی کے

جنت ار برو سے آئینہ نہ ٹکڑے ہو ہندو  
 کیا کہوں وعدہ خلا فی سے ترے احوال شب  
 دل میں آتا ہو کہ اکدن کے وہ ڈالوں آئین  
 حسن جس بے ہوا آمل زمانہ تنگ چشم  
 تو نے اک پیچا سجا ہی ہا تجھ سے اپنے چوہا  
 پوچھا ہی طفر سے کیا باندھی ہو کسیر کمر  
 دیر میں جاوے آٹ کر تو چہرے نقاب  
 گوش نہ ہو و اگر تقریر تیرے سب کی  
 موسم گل کی ہوا چلتا ہی ساقی جام بھر

پیشتر کرتے ہیں ساجر سحر سے تلوار بند  
 کھو لکر دروازے کو کرتا ہوں سو سیاہ بند  
 روز لگتے ہیں کراٹا کا تین دو پار بند  
 اچکل کر باہر قحط مشتری بازار بند  
 کر تھیں قالب تھی سکر اسے دستار بند  
 باندھی ہو اسپر کمر کھو لون تراشلوار بند  
 مصلحتی خیر پر تصدق بت کرین زناور بند  
 زارہاں خشک ہوں مثل زبان خار بند  
 شیشے میں ناچند رکھے گا گلزار بند

روح جب قالب میں آئی جھکے آتش کھل گیا  
 ہو چکا کچھ قفس میں بلبل گلزار بند

نور ہو جوتے ہیں سکر تری تفریر سفید  
 وہ سیر کا رہوں غلٹ کندہ ہر بین بین  
 لب جانان کی کہودی جوانی کھلاؤں  
 خاکساری سے ہوا آئینہ دل روشن  
 ستر مرقع تان کی جو حکایت کھول  
 ہنید کا دن ہو نفل گیر وہ دبیر ہو کا

اور خاموشی سے ہم عاشق و لگیر سفید  
 چاہیے دے کہ مہن نبی مجھے تقدیر سفید  
 زرد ہو دے گل سوسن تو طباشیر سفید  
 کیا مس قلب کو کرتی ہو یہ اکسیر سفید  
 شمع کا فوری سے ہو خامہ سحر سفید  
 پنہ پوشاک ہر اک عاشق و لگیر سفید

دل مندو خیال رنج نوازی سے  
 سہا چو اندرون کو اچھا دانی کے  
 دل مندو خیال رنج نوازی سے  
 سہا چو اندرون کو اچھا دانی کے

دل مندو خیال رنج نوازی سے  
 سہا چو اندرون کو اچھا دانی کے  
 دل مندو خیال رنج نوازی سے  
 سہا چو اندرون کو اچھا دانی کے

دل مندو خیال رنج نوازی سے  
 سہا چو اندرون کو اچھا دانی کے  
 دل مندو خیال رنج نوازی سے  
 سہا چو اندرون کو اچھا دانی کے



ہو گیا سلسلہ  
 نمازین بھول گئے نماز واداسے  
 یاس و حیران و غم و دردیم برہم جانے  
 لکھی کا نہیں لکھ کا بقیہ ہم سب  
 سب کا نام ہے قرآن پڑھا ہم سب  
 سب کا نام ہے قرآن پڑھا ہم سب  
 سب کا نام ہے قرآن پڑھا ہم سب





[illegible]

دولت ساقی سے بالامال ہو گیا آج  
دولت ساقی سے ہر پادشاہ کی  
دولت ساقی سے ہر پادشاہ کی  
دولت ساقی سے ہر پادشاہ کی

بن کو بانی نرم میں اسیت بلکہ نہ  
 پھر کا کھیتی ہو یہ کافر نظری چوٹ  
 ہوتا ہو کہ سر دے یوں اپنے دل میں درد  
 دلو علی ہو چھٹی آریہ جسے بڑی چوٹ  
 کی تین کی سی کی تری نظر  
 منسل کا کام بیان نہیں دولت کا کھیل  
 دنیا خار فانی ہو چلی ہو زری کی چوٹ  
 بدتر نہیں ہو غم غم آفرین چوٹ  
 یہ ہونہ کی جگہ کی چوٹ  
 شتاق وصل کی چوٹ

دولت تائی ہند گی

دل میں گھر گھر کا کھون سے بھرا ہو جوت  
اسکے عوص کے اسے عیغ و تری کی جوت  
دل کو نصیب ہو نہ ای جگر کی جوت  
پوچھی ابروی سے ہر کان بڑھائے ہو جوت  
نار داند اسے بار ہوئے جاسا ہو جوت  
دل میں عیغ و تری کی جوت  
اسکے عوص کے اسے عیغ و تری کی جوت  
دل کو نصیب ہو نہ ای جگر کی جوت  
پوچھی ابروی سے ہر کان بڑھائے ہو جوت  
نار داند اسے بار ہوئے جاسا ہو جوت  
دل میں گھر گھر کا کھون سے بھرا ہو جوت



نکلتا نہ ایک کجی کجی زبان سے سخن درست  
 رقصہ کا ہر ایک پیرا پیرا کجی کجی زبان سے سخن درست  
 عیش و عشرت کا ہر ایک پیرا پیرا کجی کجی زبان سے سخن درست  
 عیش و عشرت کا ہر ایک پیرا پیرا کجی کجی زبان سے سخن درست

آرائش جلال کے رہنمائی کجی کجی زبان سے سخن درست  
 آرائش جلال کے رہنمائی کجی کجی زبان سے سخن درست  
 آرائش جلال کے رہنمائی کجی کجی زبان سے سخن درست  
 آرائش جلال کے رہنمائی کجی کجی زبان سے سخن درست

<p>روزی اندھ سے کرتا ہوں تقاضاے بہشت  یہی دو چشمے ہیں دنیا میں و دریا بہشت  کافر عشق ہوں مجکو نہیں پروا بہشت  ہست بالالکی بلندی سے ہو طوبا بہشت  پھر وہ کافر ہی جو اسکو رہے پروا بہشت  یہ گنہگار بھی رکھتا ہر تنہا بہشت  تھکوا آباد کے انجن کر اے بہشت  فر کے بھی دیکھ لیں مشتاق تماشا بہشت  صورت یار کے دیوانے ہیں شیدا بہشت  اسکی ہمیشہ نہیں زکس شہلاے بہشت</p>	<p>ملت جگر کی ہر صبح دعا ہو جسکو  شق میں تیرے رہیں اشکوں آنکھیں بہتر  مل کو حسرتاں ہوں خدا سے اپنے  جنت سے ہو خورشید شہنشاہ رے رنگین  لم سے اپنے جہنم میں جسے تو بھیجے  و در حشر سے خوشتر میں کہو نگاہ میں بھی  مل حور و شان کو یہی میری ہر دعا  رے کو جگر کی ہوا اس میں نہ چلتی ہوگی  رک آنکھوں سے شرمائی ہوئی میں آنکھیں  یسے رفوان جرتی تپیم سہ کو تو کے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>عاشق ساقی کو شرم ہوں میں رند و دانش  مے کو تر کے لیے ہو مجھے سوداے بہشت</p>	<p>تے ہزار جالے خزان ہو چین درست  شہ سے جب کر لگی تجھے پیر زن درست  صور بھی جو ہوں تو انا الحق کہیں ہم  جدہ کر میں تجھے بہت دنا ر ہو کر  نکین خیال میری طرح ہو جو باغبان</p>
------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایسا شکر حال سے کوئی علقہ نہ ہو  
 ایسا شکر حال سے کوئی علقہ نہ ہو  
 ایسا شکر حال سے کوئی علقہ نہ ہو  
 ایسا شکر حال سے کوئی علقہ نہ ہو

بیماری نہ دینی تجھے جنون کی یہ زبان  
 بیماری نہ دینی تجھے جنون کی یہ زبان  
 بیماری نہ دینی تجھے جنون کی یہ زبان  
 بیماری نہ دینی تجھے جنون کی یہ زبان

۶۷









[illegible]

جام بھر بھر کے سے ناب کے دیا حشید  
گر دیکھ کر تا کھبی آغوش میں لیتا گا ہے  
تیری فرقت میں شب از ترک تنگ آ گیا تھا  
عشق ہو بندگی حُسن سے باہر کیونکر  
ساغرے کا طلب گار نہیں اے ساقی  
باغ بے یار جو جاتا تو پہلے غارت دل  
باغ عالم کے تماشے کا یہی حاصل ہے  
سوزش عشق میں یہ دل ہی ہو فایم آتش

آئینہ تجھ کو دکھاتا جو سکندر ہوتا  
 یار کے قد سے جو اونچا و صنوبر ہوتا  
 چیرتا پہلوے خالی کو جو ختجر ہوتا  
 دوست اللہ کا کیا ہی پیہر ہوتا  
 دونوں آنکھوں سے تری سٹ سٹ ساع ہوتا  
 تحفہ لالہ قزلباش کا شکر ہوتا  
 لالہ تھا داغ محبت جو میسر ہوتا  
 پانی ہو ہو کے بہا ہوتا جو پتھر ہوتا

روایت پائے تازی

گرم ہو گیا سہا ہی کتنا ہی کھینچے دو راقاب  
یار کو دیکھتے تو اندھا ہو رقیب رو سیاہ  
منہ نہ کیا ہو ترا اس شکرست جلتا ہو غن  
مردانیت میں بیان ہر طلعت کی زمین  
نیش سے لگتے ہیں جہر پامین تا رشاع  
واع پہلو جہر پہلو میں وہ سپیکر نہ ہو  
حسن فانت کرے نسبت کوئی تیار جے اے  
بام پر وہ ہر رخ آتا ہے صبح عید ہے

روبرو سے یاد ہے اک قمر صبح فوراً آفتاب  
 دیدہ و خواست کو کرتا ہے بے تورا آفتاب  
 اے صنم جب پوچھتین گبر مخرو آفتاب  
 سن کر دیتا ہے کیونکر تاک انگور آفتاب  
 آسمان نیلگون چھتا ہے زبور آفتاب  
 چشم حرامین پری بن جاے یا حور آفتاب  
 تاب آہن ہے پیش روے پر نور آفتاب  
 پردہ شب سے نہ نکلے تا یہ قدور آفتاب

۴۳  
 گویند بین اوت کی کیا اود و عین جبر و علی  
 وقت مشرب بوداده پو تهامکان یاد بود  
 فیضانی تبسمه ایسا طالع میدار خواب  
 یو گیام جان کویم غریب از خواب  
 قلموئی کسک طاعتی دل گیر کا جواب  
 آینه کسک کشف استخوانین تقصیر کا جواب  
 پچی موئی تقصیر اسکندی از خواب  
 ان سمن

[illegible]







[illegible]



جس کو قتل و قاتل سے مری  
 جس کو قتل و قاتل سے مری  
 جس کو قتل و قاتل سے مری  
 جس کو قتل و قاتل سے مری

وہ یوں نہ ہو اور کچھ کے لیے  
 وشت کے لیے کچھ کے لیے  
 وشت کے لیے کچھ کے لیے  
 وشت کے لیے کچھ کے لیے

خیال بنام کیا طالب محال ہوا  
 بڑھا تو زلفت سوا گھٹ گیا تو خال ہوا  
 اکھلونا آنکھوں میں اپنی ہر اک غزال ہوا  
 ہزار جان سے دل بندہ جمال ہوا  
 پھروں کا چہرہ نہیں عمر بھر بجال ہوا  
 عرق ہوئے ہم جس کا فحال ہوا  
 گمان و وہم کو کیا کیا نہ احتمال ہوا  
 ہزار شکر کہ کھلو نہ کچھ کمال ہوا  
 سیاد ہوتا اگر عید کا بلال ہوا  
 فراق تلخ تو شیریں مجھے بھال ہوا

وہاں یار کے ہوسہ کی دل نے رغبت کی  
 رہا بہار و خزان میں یہ حال ہودے کا  
 جنوں میں عالم غفل کی بادشاہت کی  
 سنا جیل بھی تیرا جو نام لے محبوب  
 لکھا ہے عاشقوں میں اپنی تو نے جس کا نام  
 گنہ کسی نے کیا تھر تھرا پا دل اپنا  
 ترے دہان و کمر کا جو ذکر آیا یار  
 کمال کون سا وہ ہے جسے زوال نہیں  
 ستمیاری ابرو کج پر تھا دوج کا دھوکا  
 دیا جو رنج ترے عشق نے تو راحت تھی

وہی ہے لوح شکست ظلم جسم آتش  
 جب اعتدال عناصر میں اختلال ہوا

غیرت نے قدم پھر نہ بیابان سے نکالا  
 شہرہ کو ان آنکھوں سے صفایاں سے نکالا  
 یہ رنگ نیا سچے مرجان سے نکالا  
 گویا کہ وہ گل میرے گریباں سے نکالا  
 مطلب تھا جو کچھ پیا وہ قرآن سے نکالا

وحشت نے ہمیں جبکہ گلستان سے نکالا  
 ہاتھوں کو جو منہ دیئے گلستان سے نکالا  
 کامی ہوئی شوخی سے ترے ہاتھ کی ہمدی  
 سوزن نے کیا خاک رکھ پایا سے جو باہر  
 بہن سخی اللہ کی مشتاق تھے جسکے

دھل کی سبب رگ کھنکھانے سے نکالا  
 عیسیٰ یار اور میں جلسے باہر ہو گیا  
 دل تھار اصرار کے ساتھ وہ ستمگر ہو گیا  
 دل تھار اصرار کے ساتھ وہ ستمگر ہو گیا

استغفر اللہ عنہما اور کچھ کے لیے  
 استغفر اللہ عنہما اور کچھ کے لیے  
 استغفر اللہ عنہما اور کچھ کے لیے  
 استغفر اللہ عنہما اور کچھ کے لیے





سحر جان کا زینہ کتنا ہے  
 وہ ظلمت بزدان میں  
 سحر جان کا زینہ کتنا ہے  
 وہ ظلمت بزدان میں  
 سحر جان کا زینہ کتنا ہے  
 وہ ظلمت بزدان میں

تنگ چھٹ کے زلف گرہ گیر سے ہوا  
 بے یار غم مستی کی تجیر سے ہوا  
 ران عشق زلف کے پھیندیں پھین گئے  
 لہلائی شان طالع بیدار حسن نے  
 تدا کو خدا سے نہ کرنی تھی ہسری  
 مری جو کی مقابلہ میں سے یار نے  
 مرنے لگے جو منہ سے اہل رام جان کچھول  
 نیا سے بے نیاز قیامت نے کر دیا  
 را نگاہ تازے اس ترک نے اُسے  
 مینہ خیال کو منظور تو رہا  
 رشت ہوئی تصویر رخسار یار سے  
 سخاۃ حدوث میں مست قدیم ہون  
 چھا کیا فلک نے جو رکھا مجھے علیل  
 را پڑا میں جنبش ابرو سے بیگناہ  
 د آئی زلف یار جو سنبل کو دیکھ کر  
 پھر کھل گیا عرق عالم کے حسن پر  
 تازہ خط کا زلف مسلسل سبب ہوئی

سودا مکمل کے حسانہ زنجیر سے ہوا  
 کانون میں درد چنگ کی تعمیر سے ہوا  
 شیریں کو سلسلہ ترمی زنجیر سے ہوا  
 یوسف غرز خواب کی تعمیر سے ہوا  
 دوزخ میں گھر بہشت کی تعمیر سے ہوا  
 نور شیدہ سرود قرص طباشیر سے ہوا  
 دل باغ باغ یار کی قفس پر سے ہوا  
 اکسیر کا جو کام تھا اکسیر سے ہوا  
 استادہ جو کہ فاصلہ تیر سے ہوا  
 جب سامنا ہوا ترمی تصویر سے ہوا  
 دیوانہ آفتاب کی تسخیر سے ہوا  
 طفلی میں مجب کو نشے شیر سے ہوا  
 بہتر ہوا جو صحت پر سے ہوا  
 رتبہ شہید کا ترمی شمشیر سے ہوا  
 گلزار تنگ ساقہ زنجیر سے ہوا  
 ہر روز عشق اک نئی تصویر سے ہوا  
 انبوہ سورہانہ زنجیر سے ہوا

تیرا دیدار آنکھوں کی نہ کر دیش کا اور دیکھا  
 تیری ستارہ آنکھوں کی نہ کر دیش کا اور دیکھا  
 تیرے گلزار سے سو سو طرح سپاہ بیدار دیکھا  
 تیرے گلزار سے سو سو طرح سپاہ بیدار دیکھا  
 تیرے گلزار سے سو سو طرح سپاہ بیدار دیکھا  
 تیرے گلزار سے سو سو طرح سپاہ بیدار دیکھا

۵۵  
 حیات عشق

کیا ازاد نہیں کہ زندہ ہو جو تیرے چہرے سے  
 کیا ازاد نہیں کہ زندہ ہو جو تیرے چہرے سے  
 کیا ازاد نہیں کہ زندہ ہو جو تیرے چہرے سے  
 کیا ازاد نہیں کہ زندہ ہو جو تیرے چہرے سے



[illegible]

جوش پرایا جو ہر باریں دریا سے تھک	تہ ہوا سطح زمین کا آسمان پل ہو گیا
خاک نکلنے پر صفا چاہے جو ایراق قش کہان	
صاف ہونے میں ہمارے اب تامل ہو گیا	
ہاتھ سے تیر ہی کھی جو لے قاتل قضا	زندگی سے تنگ ہیں ہم بھی رضیا بالقسما
زندگی میں کر دیا جو تھک و مرده عشق نے	سیری قبض روح کو آتی ہے لافعل قضا
خواب حفلت میں کھو نہ کام پیری راگان	چونک ہوتی ہے ناز صبح ای غافل قضا
دل نہ دگا پیشتر سے دیکھا ہوں یار کو	جان حاضر ہے جو مجھ ہوتی ہے سال قضا
سنگینہ تلو سے پھر دانی گردن پر چھری	گر چلی تیرے شید و نہیں میں اخل قضا

<p> بزم دنیا سے اوٹھنا تیری تو علم اسکا نہیں  عشق کا صد نہیں ملے سکے گا عشق سے  عاشق مجھ تن بیان سے ہی بدوں سے گئے  نزع کی ایذا سے ہو جاویدی اگر میں نجات  میں سے بھولا ہوا ہوں وہ مجھے بھی نہیں  پاس اپنے وعدہ کے اوپر سمجھتا ہوں اسے  خوش ہے اک شعر و عجب کے ہے دل کے عشق  آج کل ہوتا ہے سوز عشق سے جل جل کے جا  یہ قریض روح آتش عورت کا آسکیگی </p>	<p> عالم ارواح کی دھڑلا سیسکی محفل قضا  پہلے مجھوں سے کرگی لیسلی محفل قضا  دق کرگی خون تھکوا آریں گی بس قضا  سہل کر دیکھا خدا ہر چند ہو مشکل قضا  میں تو غافل ہوں قضا سے نہیں غافل قضا  دور ہو ہر چند مجھے سے سیکر و تنزل قضا  شل پروانہ سمجھتا ہوں سر محفل قضا  کھیتی تیرے شمع سان سر تر تر ایدل قضا  عشق بازی میں اگر مجھی تعین کا مل قضا </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳

افسانہ کی ایک نئی شکل ہے جس میں کہانی کا بیان ایک شخص کے ذریعہ کیا جاتا ہے جو کہ اپنے اپنے خیالات اور احساسات کے ساتھ کہانی کو بیان کرتا ہے۔  
 اس میں کہانی کے کرداروں کے خیالات اور احساسات کا بیان بھی کیا جاتا ہے۔  
 اس میں کہانی کے کرداروں کے خیالات اور احساسات کا بیان بھی کیا جاتا ہے۔  
 اس میں کہانی کے کرداروں کے خیالات اور احساسات کا بیان بھی کیا جاتا ہے۔

<p>                             ہمارے نہ اچھے شرہ یار سے گیسو                              اک ترک کے تبر کے تار سے کاہوں نہ                              فرقت میں تجھے صبر نہیں ہو نہکا مجھے                              قد سروہ خیار میں گل گیسو نہکا                              نقشبت جو کہ میں مری حالت دل کی                              سوداؤ کی طرح کیا کرتے ہیں باتیں                              چیرمان جو ترے رخسے کے عالم کا ہے مجھے                              اک آئینہ یک پاک کے خوشی ہی ہونی جو                              زیندہ سخن گویوں میں ہے خواجگی ہر کو                              غنچہ نہ دہن ہے نہ رگ گل وہ کرے                              پیری میں بھی دل سننے سے باغ وقت                              رخ میسر لیا اور طلب کرتے ہی سنے                              کمری لگی کو چین ترے قہر ہماری                              طوفان نہ کرے گل مجھے ہنس نہیں کہ نہ لدا                              نے اسل کی کیا ہو جو قصور ہے اس کی                              دنیا کے خواب میں نہ کھر جس سے بنایا                              لطف و جہان جن سے ہے یار میں میرے                         </p>	<p>                             سوزن نہیں دیکھتی ہر زنجیر کا ٹانگا                              درکار سے گوش میں ہر حلقہ کمان کا                              بوجھاٹھے گاسینے سے نہ اسنگ کمان کا                              بقار میں عالم ہے ترے باغ روان کا                              درپردہ پہ پوچھتے ہیں تیرے مکان کا                              بے فصد گزارہ نہیں اب اپنی زبان کا                              مشتاق ہے موسیٰ سے تجلی کے بیان کا                              کیا شعر کون قافیہ ہے تنگ زبان کا                              ہے لطف بیان نام غلام اپنی زبان کا                              اندیشہ باطل ہے ترے دھرم گمان کا                              گل صبح کو بھی ہونہ چلے غلے مکان کا                              کیا احصاء ہے تنگ ترے تنگ گلن کا                              دروازہ کھلا اپنے لئے باغ جنان کا                              بھاری جو چین پر قدم اس کے دلن کا                              کھینچا ہوا کسکا یہ مریغ ہے جہان کا                              جنت میں نہ نکلے گا جواب اسکے کابن کا                              چہرہ ہے پری کا تو دین جو جہان کا                         </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۵۲  
 انوشیروان کے دربار میں ایک بادشاہ نے ایک عورت کو دیکھا جو کہ اپنے اپنے خیالات اور احساسات کے ساتھ کہانی کو بیان کرتی تھی۔  
 اس میں کہانی کے کرداروں کے خیالات اور احساسات کا بیان بھی کیا جاتا ہے۔  
 اس میں کہانی کے کرداروں کے خیالات اور احساسات کا بیان بھی کیا جاتا ہے۔  
 اس میں کہانی کے کرداروں کے خیالات اور احساسات کا بیان بھی کیا جاتا ہے۔

جب بادشاہ نے اس عورت کو دیکھا تو اس نے اس کی کہانی کو سن کر بہت متاثر ہوا۔  
 اس میں کہانی کے کرداروں کے خیالات اور احساسات کا بیان بھی کیا جاتا ہے۔  
 اس میں کہانی کے کرداروں کے خیالات اور احساسات کا بیان بھی کیا جاتا ہے۔  
 اس میں کہانی کے کرداروں کے خیالات اور احساسات کا بیان بھی کیا جاتا ہے۔

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ہندو کی ایک خاصیت ہے کہ وہ اپنے گھر میں ایک بڑی دیوتا کی عبادت کرتے ہیں۔  
 یہ دیوتا ان کے گھر میں ایک خاص جگہ پر رکھی جاتی ہے اور ان کی عبادت میں  
 ان کے گھر میں ایک خاص جگہ پر رکھی جاتی ہے اور ان کی عبادت میں  
 ان کے گھر میں ایک خاص جگہ پر رکھی جاتی ہے اور ان کی عبادت میں

<p>                         روح کو جسم مثالی پیریں ہو جائیگا                          آمیزہ جوش صفا سے وہ بدن ہو جائیگا                          پیریں درویش کا دل کہن ہو جائیگا                          اشک کے قطروں سے دریا موزن ہو جائیگا                          ٹھٹھ کے اتر لگا شکستہ پیریں ہو جائیگا                          سناقتاب کا لے برہمن ہو جائیگا                          عشق کے بازار میں ان کا طین ہو جائیگا                          آب زہرہ دیکھ کر جاہ و ذوق ہو جائیگا                          کوڑیوں کے مول سے سب فق ہو جائیگا                          غنیمت سارا نہ تو مشک خلق ہو جائیگا                          کما بھتا تھا میں غارتان جن ہو جائیگا                          غلوئی کوشتیان انجن ہو جائیگا                          غزہ شیریں قریب پیر زن ہو جائیگا                          روح سے بہر لطافت میں ہو جائیگا                          لالہ غربت مراوغ وطن ہو جائیگا                          پیر اسکے اتفاق رنج و ق ہو جائیگا                          شل بھی بے زبان اینا ذوق ہو جائیگا                     </p>	<p>                         بعد دن بھی رہیگا شوق عرانی کے                          ہکا نار اکلن مری شمال ہو کے یارے                          پھار کر پوند میں جنوں کر دگا ہر برس                          چشم کے چشموں میں اگا اتفاق اچھا بین                          موت کے آنیکی ہوگی استدر شادی مجھے                          روئے بُت پر آنکھ میری طرح غیبت کی نل                          سکس وفاق اکلن سے کام آئیگی                          مدعی کیا تشویر دیار ہوئیگی ترے                          چار دن جو گرم بازار تھا ہے فوہ سال                          شاعروں کے کہنے پر لڑائی کیسے یار                          خاک کے آنے کی خبر تھی روئے کرین کسے                          بونہر نہ ہوگی خلق میں ہمارے درغاب                          دم فنا اپنا کر لگا کوہن سر جو طر                          ہر گھڑی ہر دم تری ہے حال یار کو                          وجد ہوگا چرخبر کو دیکھ کر کسی بہار                          دم میں دم جیک سے ٹھٹھ کا نہیں دین                          قتل بے فصل کا عالم کر لگی خاموشی                     </p>	<p>                         ہندو کی ایک خاصیت ہے کہ وہ اپنے گھر میں ایک بڑی دیوتا کی عبادت کرتے ہیں۔                          یہ دیوتا ان کے گھر میں ایک خاص جگہ پر رکھی جاتی ہے اور ان کی عبادت میں                          ان کے گھر میں ایک خاص جگہ پر رکھی جاتی ہے اور ان کی عبادت میں                          ان کے گھر میں ایک خاص جگہ پر رکھی جاتی ہے اور ان کی عبادت میں                     </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہندو کی ایک خاصیت ہے کہ وہ اپنے گھر میں ایک بڑی دیوتا کی عبادت کرتے ہیں۔  
 یہ دیوتا ان کے گھر میں ایک خاص جگہ پر رکھی جاتی ہے اور ان کی عبادت میں  
 ان کے گھر میں ایک خاص جگہ پر رکھی جاتی ہے اور ان کی عبادت میں  
 ان کے گھر میں ایک خاص جگہ پر رکھی جاتی ہے اور ان کی عبادت میں

چون که عالم را در هر حال  
چون که عالم را در هر حال  
چون که عالم را در هر حال

نامزد شد دل بپوشد و در غم فرو برد  
 خوار کرد این دولت خردی و بی تو غم  
 نشاط و عین همارا به کجی تو غم  
 دل کا دلیجان اگر کی کمال یار دوست  
 کز دین بودا جو کجی جانب قبول  
 سبک داید و شوق من ده بیعت یار  
 پسند کی کو کیم داهه ستور همارا  
 کھلا یه آب کی آرایش جمال صاحب  
 حاشی اهل حق کفون بودا گلاب تصور همارا

نامزد شد دل بپوشد و در غم فرو برد  
 خوار کرد این دولت خردی و بی تو غم  
 نشاط و عین همارا به کجی تو غم  
 دل کا دلیجان اگر کی کمال یار دوست  
 کز دین بودا جو کجی جانب قبول  
 سبک داید و شوق من ده بیعت یار  
 پسند کی کو کیم داهه ستور همارا  
 کھلا یه آب کی آرایش جمال صاحب  
 حاشی اهل حق کفون بودا گلاب تصور همارا

<p>                             چٹائے کو رنگ از ترک سوز و گریه                              رنگی دامن بھی طبیعت بدگمانی سو محبتی                         </p>	<p>                             سہادت خواہ پھر کے ہن بڑی تلوار پر کیا کیا                              چمن ہن گل سے ٹھکا دو منقش غبار پر کیا کیا                         </p>
<p>                             ہوا جو کس شش زرد افسانہ حسن یا رنگا لائق                              ہماری رال ٹپکی شربت دیدار پر کیا کیا                         </p>	<p>                             خاص پس کسی دست پائے یا پر کیا کیا                              رہا ہے دل مراد رضی رضائے یا پر کیا کیا                              ہو کے گھونٹ گھونٹیں جن چلے یا پر کیا کیا                              ہوئے نہیں تھے حیران صفائے یا پر کیا کیا                              دکھائے رنگ لعل بے بہائے یا پر کیا کیا                              ہوا ہر رنگ حوٹا آرائے یا پر کیا کیا                              نہ صیکی ٹپکی اپنی نقائے یا پر کیا کیا                              اڑے نسل درویش لے یا پر کیا کیا                              ملی ہیں تھے اکھینٹ پیار پر کیا کیا                              ہماری جان بلی ہو ادائے یا پر کیا کیا                              گریبان چاک ہوئے تیر قیامے یا پر کیا کیا                              چڑھا ہے جن پر ہی صد کیا یا پر کیا کیا                              پڑھنے سے گیسوے رہا ہے یا پر کیا کیا                         </p>
<p>                             گلوں سے پکڑی بھارتس ہیں قیام پر کیا کیا                              کسے ہن شکر کے سحر و جفا یا پر کیا کیا                              گلے کو کاٹ کر اپنے شہیدان محبت نے                              خیال آتا ہر اُس خیر و کج صورت غالی کا                              جزا خیر و خالق نہیں ان دوسری تے                              کیا پر کڑے ٹپکے آئینہ کو پیشتر سے                              کچھ دکھا کر احوال قیامت سے اکھون کو                              مرا جم حشرے عاشقان بے محل کا                              کیا ہے خوش خرام ناز کا عالم جو دکھلا کر                              قتائے تنگ پر کھج کھج جو دکھا ہے                              کیا ہے اکھان دیوانہ اسکی جان پر کیا کیا                              اٹھا دی نہ کھلا اور شربت صلی اس پر کیا کیا                              نہیں آئیکار سے بعد شان کا خیال لائق                         </p>	<p>                             خاص پس کسی دست پائے یا پر کیا کیا                              رہا ہے دل مراد رضی رضائے یا پر کیا کیا                              ہو کے گھونٹ گھونٹیں جن چلے یا پر کیا کیا                              ہوئے نہیں تھے حیران صفائے یا پر کیا کیا                              دکھائے رنگ لعل بے بہائے یا پر کیا کیا                              ہوا ہر رنگ حوٹا آرائے یا پر کیا کیا                              نہ صیکی ٹپکی اپنی نقائے یا پر کیا کیا                              اڑے نسل درویش لے یا پر کیا کیا                              ملی ہیں تھے اکھینٹ پیار پر کیا کیا                              ہماری جان بلی ہو ادائے یا پر کیا کیا                              گریبان چاک ہوئے تیر قیامے یا پر کیا کیا                              چڑھا ہے جن پر ہی صد کیا یا پر کیا کیا                              پڑھنے سے گیسوے رہا ہے یا پر کیا کیا                         </p>

نامزد شد دل بپوشد و در غم فرو برد  
 خوار کرد این دولت خردی و بی تو غم  
 نشاط و عین همارا به کجی تو غم  
 دل کا دلیجان اگر کی کمال یار دوست  
 کز دین بودا جو کجی جانب قبول  
 سبک داید و شوق من ده بیعت یار  
 پسند کی کو کیم داهه ستور همارا  
 کھلا یه آب کی آرایش جمال صاحب  
 حاشی اهل حق کفون بودا گلاب تصور همارا

نامزد شد دل بپوشد و در غم فرو برد  
 خوار کرد این دولت خردی و بی تو غم  
 نشاط و عین همارا به کجی تو غم  
 دل کا دلیجان اگر کی کمال یار دوست  
 کز دین بودا جو کجی جانب قبول  
 سبک داید و شوق من ده بیعت یار  
 پسند کی کو کیم داهه ستور همارا  
 کھلا یه آب کی آرایش جمال صاحب  
 حاشی اهل حق کفون بودا گلاب تصور همارا

نامزد شد دل بپوشد و در غم فرو برد  
 خوار کرد این دولت خردی و بی تو غم  
 نشاط و عین همارا به کجی تو غم  
 دل کا دلیجان اگر کی کمال یار دوست  
 کز دین بودا جو کجی جانب قبول  
 سبک داید و شوق من ده بیعت یار  
 پسند کی کو کیم داهه ستور همارا  
 کھلا یه آب کی آرایش جمال صاحب  
 حاشی اهل حق کفون بودا گلاب تصور همارا



بے بار داغ تو ہے لالہ کی بے سوار کا  
 آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا  
 آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا  
 آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا

<p>آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا          وہ دلربا ہے دشمن جان دوستدار کا</p>	<p>آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا          وہ دلربا ہے دشمن جان دوستدار کا</p>
<p>باغ طلسم چہرہ رنگین ہے یار کا              دامان زین چھو ہے جو اس شہسوار کا              سودا ہوا ہے مرغ جنوں کے شکار کا              اس بادشاہ جن کے در کا فقیر ہوں              پیری میں داغ عشق نہ کیوں کر عزیز ہو              وعدہ خلافت یار سے کیو پیام بر              آتی ہے مجھ کو شہر خموشان سے یہ صدا              فصل بہار آئی کہیں قطع ہو چکے              دست علی کی ضرب کا جنبش میں اثر              بعد فنا ہے کوچہ کیسو کی جستجو              چلتی رہی چھری تری ای ترک صید پر              کیونے قرب آئینہ روئے یار سے              بھیجے نہ پاؤں فخر کہ عشق سے بے              باز آئیے نہ مرنے بھی صورت کے عشق ہی              چھندے میں لہن یار کے جب پھسادل</p>	<p>برہتا ہے چار فصل میں موسم بہار کا              ہے عرش پر داغ ہمارے غبار کا              بھیندا ہمارا ہوں گریبان کے تار کا              غلّ ہوا سودا ہے جس کے یار کا              بے فصل کا ثمر ہے یہ گل بے بہار کا              آنکھوں کو روک دینے ہوا انتظار کا              تاریکی طو ہے سودا اس در یار کا              دامن سے سلسلہ یہ گریبان کے تار کا              اُن ابروؤں میں معجزہ ہے ذوالفقار کا              سودا تو دیکھو مرے سنت غبار کا              دوا رہ چھوٹتا ہے خون شکار کا              ڈانڈا ملا دیا ہے حلب سے تار کا              لتوار کھا کے بوسہ لیا دست یار کا              آئینہ سنگ ہو گا ہمارے مزار کا              دیتا ہر صدہ روح کو صدہ شکار کا</p>

آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا  
 وہ دلربا ہے دشمن جان دوستدار کا  
 آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا  
 آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا

آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا  
 وہ دلربا ہے دشمن جان دوستدار کا  
 آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا  
 آتش بھڑک رہا ہے جیسے شہسوار کا







زنجیر کی شکل میں کسنا باجم تھا  
 جس کی شکل میں کسنا باجم تھا  
 زنجیر کی شکل میں کسنا باجم تھا  
 جس کی شکل میں کسنا باجم تھا

دہ قنار کھینچنے والوں کے کیا کارنامے  
 نیچے کی طرف سے کھینچنے والے جادو کا  
 دھوکہ دہنے والے کھینچنے والے جادو کا  
 دھوکہ دہنے والے کھینچنے والے جادو کا

۲۵  
 کھینچنے والے کھینچنے والے جادو کا  
 کھینچنے والے کھینچنے والے جادو کا

کھینچنے والے کھینچنے والے جادو کا  
 کھینچنے والے کھینچنے والے جادو کا

یہ جو روشن سپر چرخِ حُسن ہے پروانہ تھا  
 پروہ میں کو کو چہ و بازار میں افسانہ تھا  
 جامِ خالی و میکدہ میں سنگِ ماتم خانہ تھا  
 جانِ یان جاتی رہی دِلن نازِ مشوقانہ تھا  
 عالمِ ارواح میں میرے ترسے یارِ انہ تھا  
 خوابِ شیرین تلخ کر دیتا یہ ود افسانہ تھا  
 کو کھن بن غیر تھا مجھ کو دیوانہ تھا  
 کس قدر دلچسپ سن یار کا افسانہ تھا  
 آفتابِ دہ پر در جلوہ جانا نہ تھا  
 بادِ نیرنگ سے لبرِ زاک پیسا نہ تھا  
 دانت تھا جو تیرے منہ میں گھر کدیا نہ تھا  
 سیکڑوں ہی تو دیدہ خاکِ تر پروانہ تھا  
 عشقِ مشوقِ مجازی ابجدِ طفلانہ تھا  
 ساتھ کھینچنے کے تھا میرے جو پیانا نہ تھا  
 جو ہر دن کھینچنے کا تھا جو ہر خانہ تھا  
 محبتِ آنکھیں تھیں دِلِ اللہ کا دیوانہ تھا  
 بادشاہِ وقت زلفوں میں بھار سنا نہ تھا

لے پری مکیہ جتکین ترا دیوانہ تھا  
 حُسنِ عالمگیر چسپ کتنا چھپائے سے نہیں  
 اُٹھتے ہی تیرے دگر گون ہو گیا رنگِ نشانیلا  
 واہ رے اندازِ نازِ اللہ سے کبر و غرور  
 آج کل سے سلسلہ مہرِ محبت کا نہیں  
 نینداڑ جاتی جو سنتا یا میرِ حالِ دِل  
 بحثِ علمِ عشق کے قابل تھا و دُعا  
 پرواہے گوشِ تک سننے کو آجاتی ہوجان  
 حال پر اپنے توجہ کی نظر تھی جن دنوں  
 جو ہر جامِ جہان میں سُکے یہ روشن بیوا  
 محلِ دِلِ دن تھے لے محبوبِ لعلِ شبِ چراغ  
 شوقِ ناوکِ فکری کرتا تھا جب شمعِ رو  
 لکھنے پر حقیقت کی تلاوت سے کھلا  
 ساقیا تعریفِ تیرے میکدہ کی کیا کروں  
 میکدہ رکھتا تھا ہر اک انیس سے ہر کی چمک  
 واہ رہی نیرنگ ساری طلسمِ زندگی  
 سایہِ یلِ ہمارے سفرِ ازبکی تھی حصول

کھینچنے والے کھینچنے والے جادو کا  
 کھینچنے والے کھینچنے والے جادو کا



جانبند و تیرے کینچے جسے اپنی جان پر کھیلے گا  
 جانتے ہیں تیرے کینچے جسے اپنی جان پر کھیلے گا  
 جانتے ہیں تیرے کینچے جسے اپنی جان پر کھیلے گا  
 جانتے ہیں تیرے کینچے جسے اپنی جان پر کھیلے گا

ل لیکر ہم اسے اپنے گلے کو کاٹیں  
 بن گذارے عالم سے زانی اسکی  
 نہ کروں میں جو ڈالوں تیرے کتھا چوگل  
 بقالی نے جو چاہا تو دکھا دیگی حشر  
 ریش عشق سے ہوو گی اتفاق انگری  
 ماس کرتی ہے قبا جھکو نہایت ساجگل  
 شش جب میں نہیں اس کوئی کج نظیر  
 ال دل کہنے سے کٹی ہو زبان شمع کی طرح  
 اے یار کاش نہ رکھو نشان اسی قیام  
 نیکی دل کو جو ہے سے وہ اسے کھینچ  
 بے ہوا حسن کا اسے نہ بے گناہ ودا  
 نہ ہر ستری زلفوں سے بے نقبہ سنیل  
 ی و فاس ہے جو ان خانہ خراب نکھوں کا

کوئی قاش کرے ابرو کی جو تلوار جدا  
 طرز رفتار اراکات بندش دستار جدا  
 یار ب انسان کے گلے سے چھو یہ مار جدا  
 لطف سے پیچ تری بیٹھی دستار جدا  
 چار عنصر سے گری تیرے تپ حار جدا  
 بے زبدا سا کہ گایہ گنگا ر جدا  
 معنی نہیں ہر اک فقرے میں وہ چاہ جدا  
 لب سے لب کیونہ اس نیم میں نہار جدا  
 تیرے سایہ سے کھڑی ہوو گی تلوار جدا  
 ساری سرکاروں سے ہے عشق کی تلوار جدا  
 میرے یوسف سے کھڑے ہووین خیار جدا  
 کسیے پرچ میں اک ل سے گرفتار جدا  
 بانہ سے دوری جدا در سے ہو دیوار جدا

زندہ کو قتل کیا مردہ کو زندہ آئیں  
 فتنہ حشر سے سے یار کی رفتار جدا

کھینچے گا مجھے کاٹو نہیں بنو اس گلستان کا  
 شوق آلودہ تھا ہی ہلال اپنے گریبان کا

ہاں نہ نہایت دلکش خندار جانان کا  
 ولان رکھتا ہوں کھنکھوں سے جو کت تابیلا

کھینچے ہیں سب سے سب سے سب سے سب سے  
 کھینچے ہیں سب سے سب سے سب سے سب سے  
 کھینچے ہیں سب سے سب سے سب سے سب سے  
 کھینچے ہیں سب سے سب سے سب سے سب سے

۴۴

دہا بگلا گامی حالت دل سے دیکھا ہے  
 اشارہ ابرو کی پوچھتے تیرے گلستان کا  
 یونین چو کہو دفر قیام میں کجی سر گذشت کا  
 نہایت نامور بلبل سے ہم نے گلستان کا  
 ادھار داسا زنی تھانہ نام کا یاد اگر دیکھ  
 ہر اک حرف زنی تھانہ نام کا یاد اگر دیکھ  
 کیسے فائدہ زنی تھانہ نام کا یاد اگر دیکھ  
 ہوا ہے میں نے زنی تھانہ نام کا یاد اگر دیکھ

کدو ہفت کی کدو ہفت کی کدو ہفت کی کدو ہفت کی  
 کدو ہفت کی کدو ہفت کی کدو ہفت کی کدو ہفت کی  
 کدو ہفت کی کدو ہفت کی کدو ہفت کی کدو ہفت کی  
 کدو ہفت کی کدو ہفت کی کدو ہفت کی کدو ہفت کی





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

یہاں سے لے کر تری زینت و تاج  
 زبان و صدقہ و پند کو یاد کیا  
 غنیمت جان جو جیسا کہ یہاں  
 کیا دجال پر ہونے والا قاتل  
 قاتل کی عقل سے قاتل کی عقل  
 گنہگار کی روزگار سے صاف ہوا  
 گنہگار کی عقل سے صاف ہوا

سری انشیری یاد آئی جب نامہ لکھیں آیا جہان و غیرہ نگہستان سے آب تکشیں آیا گیا جب اس مکان سے پھر نہیں سکا لکھیں آیا اگر اپنے لبوں تک کوئی دھڑک تھیں آیا جو کوئی منشی سری بازار عالم میں کہیں آیا پسینا پاؤں کا کس و زبان پر نہ لکھیں آیا سمجھو زیر زمین اسکو جو بالآخر زمین آیا نہ شہر نہ کس زندہ کوئی آؤں جو زمین آیا بغل سے ہو کے دامن تک جو کس آئیں آیا کھلے گی صحن کی قلمی جو کوئی تھیں آیا مقام گیسو مشکین داخل غبر میں آیا	خاد کی تو پیش خیر سے بہت نازک تھے لڑاکے تھیں تھے جی بطن ہندو بودین نہ گھبراہ و نہ کے واسطے اس طرح قاتلین نہایت تشدد دیدار میں خوب اسکو چوسیں گے جیسے دل تھراک نظر اسکو دکھا دیں گے شہقت و شہقت کی جو آہ عشق میں تھیں غم و غم کی کسی کو آسمان سے گویا تھیں ساک کو سے شکار اسکا بٹان شش نہ گہ گہ گر بیان تک بھی اس سے جوں ہو نہ اسکا سری آکھوں سے اس کی تیز کی تھیں نہ کھینکا معصود و کتری تصویر کا سودا اسکا ہوا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رجوع اپنے دل روشن سے گرا آتش جو غصہ طہر گیا تھم جب اس درگاہ میں اندر لکھیں آیا	ہم سے جانب سہی جوان تجھبا نہیں آیا کیا شکار از آب بیا سکر اسے ہم نے غنیمت جان ایل نقش عشق یار جانی کو اکبھی قسمت کر کے سے زیادہ لکھ نہیں آیا
-----------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہاں سے لے کر تری زینت و تاج  
 زبان و صدقہ و پند کو یاد کیا  
 غنیمت جان جو جیسا کہ یہاں  
 کیا دجال پر ہونے والا قاتل  
 قاتل کی عقل سے قاتل کی عقل  
 گنہگار کی روزگار سے صاف ہوا  
 گنہگار کی عقل سے صاف ہوا

فہرست کتب کو مبارک ہو نظر آ رہا  
میں نے یہ کتاب دیکھی ہے اس کے بارے میں  
کوئی چیز نہیں سمجھتا تھا کہ اس کا نام  
کیسے لیا گیا ہو۔



چند پریمی کا دل  
۴۹  
میں نے تم جیسا کہ ہاتھ پر جیوں اور خون  
سہمی کر بیان چاک بھی پانڈھے ہو کر دین کا  
موت چھوڑ دیا اس کی قہر خون کا نہہل کی  
دیکھ کر اس مہر کو کھینچ کر آہن رہا  
حال یہ ہے نہ سارہ اپنا چشک زخم رہا  
بیاں غامی ہو اس ترس کی تاب  
دوست جس کی کامیاب سے ہر ادھن و ما  
جو ہوا وہ کامیابی سے ہر ادھن و ما  
کامیابی سے ہر ادھن و ما  
کامیابی سے ہر ادھن و ما

واہ سے لوہے کی سمان کے اوپر چھپے  
 روح ہر جہری روح روان کی تن غامگی کی زنجیری  
 صبح کی شام نظارہ میں رخ پریش کی  
 اور طے کے پہونچا جد و جوش جنوں کے روان  
 روز و شب زلف و رخ باریکا افسانہ رہا  
 مرغ بسمل کی طرح رقص کر نیلے طاموس  
 کون سے دل میں نہیں بایں عشق کا فتر  
 صاف قول نہیں دوسرا مجھ سے کش  
 کون سے شانہ کا سینہ نہ کیا زلف و چا  
 خاک پا تو نے نہ اُس عسی نفس کی چھٹی  
 مجھ سے غم دوست نہ ہو گا کوئی دنیا میں  
 اے شر بہون تمرا تش قدی کو تیری  
 چھوٹ کر آبلوں نے خشک بائیں تیریں

تیغ ابرو نہ گئی خنجر مژگان نکلیا  
 سنا تھوڑے صفت کے زمانہ سیرِ رمضان نکلیا  
 رات بھر گھر سے ہمارے ساتھ تابان نکلیا  
 پائون سے اپنے میں دیوانہ بیابان نکلیا  
 ذکرِ صبح وطن و شامِ عربیان نکلیا  
 چارون اور اگر ابر گاستان نکلیا  
 کس شہر وین شہِ حسن کا فرزان نکلیا  
 شیشے سے عہدِ تپہ پیمانہ سے پیمان نکلیا  
 کون سا کُنہ اُس حسن کا حیران نکلیا  
 باغبانِ نرگس گلزار کا یروان نکلیا  
 کونسی مجلسِ باقم میں مینِ مہان نکلیا  
 کوئی دنیا سے تری طرح گریزان نکلیا  
 تم سے ہنر مندہ بدین کے ہزار غیلان نکلیا

عاشق اُس غیرتِ بلیقیں کا ہون لے آتش  
یا تم تک جسکے کبھی مرغِ سلیمان نہ گیا

خانه زنجیرین در رات اک شنبول

حالِ غدار اپنا فنا کے بعد بھی روشن رہا  
مردہ سے بدتر رئیسِ احوالِ عجب جنوں کی گھٹا

استاد صنیع بیچ میر احمد دہلوی ۵۰ جہانگیر  
تھا دہلی



ایک عام





جہاں سے بگڑتا رہے گا مجھ سے  
 زلفِ جوان کا بہت حال چاہیے  
 جہاں سے بگڑتا رہے گا مجھ سے  
 زلفِ جوان کا بہت حال چاہیے  
 جہاں سے بگڑتا رہے گا مجھ سے  
 زلفِ جوان کا بہت حال چاہیے

نغم میں بہتی ہے جاکر یہی کہو گا مین	چمن میں قلعہ کسار سے سما یا
ہزاروں حسرت زندہ کو کاڑا یا	

محبت سے و مشتوق ترک کر آتش  
 سفید بال ہوئے موسمِ خضاب آیا

<p>منج و راحت کا مرے واسطے سامان ہوگا                  گیسوؤں سا نہ کوئی رہزن ایمان ہوگا                  رنگ بدل نظر آتا ہے ہوا کا مجھ کو                  مجھ جگر سوختہ کی خاک پر سر سے سیاہ                  عود کرنے کی نہیں دھج کل کرتے                  نالہ بلبلیں شایین اگر سے تاثیر                  بوسے رکھتی ہے اس سیکھ پخت                  تیری فریاد کا محتاج میں داماد نہیں                  سایہ میں اس کے مری گور کھدیگی کہن                  آتشِ عشق سے ہوتا ہے سیرا تین داغ                  خطا کا آغاز قیامت چرخ رنگین پر                  بہت گستاخ میں قزاق کا پاتا ہوں نہر                  جس کا خاتمہ تو عشق کا میں خاتمہ نہیں</p>	<p>مستعلیٰ راہ عدم داغِ عسریزان ہوگا                  غل ہندو سے سے خونِ سہلان ہوگا                  گل تازہ کوئی اس باغِ چینِ خندان ہوگا                  گوشہ چشم کوئی گوشہ دامن ہوگا                  چہرہ ہوگا یہ گھر آباد جو دیران ہوگا                  دستِ صناد میں گلچیں کا گریبان ہوگا                  محبتِ قوٹے شیشے کو شیشہ بان ہوگا                  اے جیس میرے لئے قافلہ نالان ہوگا                  اے پری رو تری دیوار کا احسان ہوگا                  وہ گنہگار ہوں جو سرورِ چراغان ہوگا                  خار و گل دیدہ انصاف میں یکساں ہوگا                  ایک دن یاد مرے ہاتھ سے عریان ہوگا                  نہ گدا مجھ سے کوئی تجھ سے سلطان ہوگا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آلودہ بیکیا ہوں ہے شوقِ شہوان  
 نافوں کو گمان ہے بعد فنا ہے بال کا  
 شانہ نہیں ہے کھل گیا کیوں نہ کہیں  
 عقدہ کھل گیا کیوں نہ کہیں  
 بی بی تیرے ہیں شہرِ شہر کا  
 قطبِ زمین ہے جہاں سے دنیا میں  
 سس سس رہتا ہے اس پیر کا  
 سس سس رہتا ہے اس پیر کا  
 لائی ہے دانِ قضا و قدر غریب کو  
 پانی جہاں نقش کا ہر دانہ ہے جلال کا  
 امیرِ شہر ہے تو گلستان کی سیر کا  
 اگر دہن کا ہوا تو پھر انرف مال کا  
 کی ہے یہ صوفی زماں ماضی کا  
 جس کو بغیرِ دل ہے ہوتا ہے آشکار  
 وہ جویم ناز و نغمہ ہوتا ہے آشکار  
 لکھی کا سانس ہے ہر دھڑکے کا  
 لکھی کا سانس ہے ہر دھڑکے کا  
 لکھی کا سانس ہے ہر دھڑکے کا  
 لکھی کا سانس ہے ہر دھڑکے کا

۳۵

دو دنوں میں ہوا ہے اس کا  
 دو دنوں میں ہوا ہے اس کا  
 دو دنوں میں ہوا ہے اس کا  
 دو دنوں میں ہوا ہے اس کا  
 دو دنوں میں ہوا ہے اس کا  
 دو دنوں میں ہوا ہے اس کا



ایا بیونان کا کہ بارین شہر کا  
 شہر میں سے مین ہے گوہر سی کا  
 شہر میں سے مین ہے گوہر سی کا  
 شہر میں سے مین ہے گوہر سی کا  
 شہر میں سے مین ہے گوہر سی کا

ہمارے قہر سے شاید کہ بے تیر آتی ہو  
 وگرنہ یار کا گھوڑا تو ہاتھی سے نہیں ٹھک  
 سمجھ لیتے ہیں مطلب اپنے اپنے طور پر صلح  
 اثر رکھتی ہے آتش کی غل مجدب کی بکا

کوتڑے کا ہو گیا ہے کور انگلاب کا  
 گنج قفس میں جو صن بھلے گلاب کا  
 حاصل ہوا ہے رتبہ سرور کو حباب کا  
 خلل پری ہے نقطہ ہماری کتاب کا  
 کوئین اک دور رقم ہے اپنی کتاب کا  
 دریا بھی ہے اس طیسر جاب کا  
 سنخوس ہے قران سے آفتاب کا  
 زنجیر میں چارے ہو لو بار کا کا  
 شب ماتھاب کی ہو تو روز آفتاب کا  
 روغن کے بدے عطر جلایا گلاب کا  
 سوج شراب جاوہر تھی راہ کتاب کا  
 دم بند ہووے طوطی حاضر جواب کا  
 طاؤس کو یہ عشق نہ ہو گا سحاب کا  
 مضمون مل گیا مجھے چاہ گلاب کا

فانہ خونی بزم کھن جہاں چہ  
 یار نکالیں گے خیمہ جہاں  
 ریشم پندوہ ہیں وہاں شہر کا  
 شان ہو سہنی نہ وہاں شہر کا  
 کسپین سپین نہ وہاں شہر کا  
 کہوہ ہے نام ایک کشت خراب کا  
 رویا کا حال یار کے اس کو نگاہ کا  
 دوست کے منہ سے لطف ہو شہر کا  
 دیبا میں ڈال دو رہا شہر کا  
 ایام و اسیر سے لطف ہو شہر کا  
 ایام و اسیر سے لطف ہو شہر کا

ہے جب سے دست یار بدین ساعر تر کا  
 صیاد نے تسلی بلبل کے واسطے  
 دریا کی خون کیا ہے تری تیغ نے رون  
 جو سطر ہے وہ گیسوے عور ہشت سے  
 تو آسمان میں صفحہ اول کے نوخت  
 اے سوج بے لحاظ سمجھ کر سٹا تو  
 بچھوائے تہ چاندنی میں بام پر لپک  
 اک ترک شہسوار کی دیوانی روح ہو  
 حُسن و جمال سے جو زلفے میں روشنی  
 اللہ سے ہمارا تکلف شب مصال  
 سہمی میں سیکہ میں مجھے نشے لے گیا  
 انصاف سے وہ زمرہ میرا اگر سنے  
 الفت جو زلف سے جو دل و انداز کو  
 شعور جو ہوا عرق رخ سے وہ ذوق

دست یار میں سے مین ہے گوہر سی کا  
 دست یار میں سے مین ہے گوہر سی کا  
 دست یار میں سے مین ہے گوہر سی کا  
 دست یار میں سے مین ہے گوہر سی کا  
 دست یار میں سے مین ہے گوہر سی کا



خدا کی پادشاهی سے جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے

خدا کی پادشاهی سے جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے

خدا کی پادشاهی سے جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے

خدا کی پادشاهی سے جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے

خدا کی پادشاهی سے جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے

خدا کی پادشاهی سے جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے

<p>یہ انسانی مردم سے مجھے آتا ہے          کی طرح سے داخل ہو جو دیوانہ ہے          ہون لکھ شہر ہے تسلیم عدم          اہل ایسا نہیں ہو کہ نذرانگی بہار</p>	<p>گاؤں میں ہونے لگے صورت انسان          جسم خاکی سمجھ او سک جو ہر زندان پیدا          دیکھتا ہوں جسے ہوتا ہے وہ غیران پیدا          کون سے وقت ہوا تھا گئے گستان پیدا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

موجود اسکی ہے سیرت و زری ہماری آتش | ہم نہ ہوتے تو نہ ہوتی مشبہ ہجران پیدا

<p>ملک کو چے میں سیما ہر سحر جاتا رہا          رجا مان میں بھی اب اسکا تیا ملتا نہیں          بکھسار جا نکلا جو میں تو کوہ کہن          شش مشق میں پاتا ہوں عاشقین          سے اندھیر ہر روشنی شہر مصر          یہی میں یا الہی و کشوں کو موت          نہ اک مونس کی فرقت کا خاکے غم          ن کھو کر شتا ہے ہوا وہ نو نہال          دنیا سے سخراج ایذا دہندوں کو نہیں</p>	<p>بے اہل دان ایک دہرات مر جاتا رہا          دل مرا گھبرا کے کیا جانے کہ صحر جاتا رہا          اپنا تیشہ میرے سر سے مار کر جاتا رہا          کیا بلا آئی محبت کا اثر جاتا رہا          دیدہ یعقوب سے نور نظر جاتا رہا          کہا گھر کی قدر جب اب گھر جاتا رہا          درد دل پیدا ہوا دور جب گھر جاتا رہا          پونچے جب نہیر شجر ہم جب شجر جاتا رہا          کب تیر شیرازی کس دن در صحر جاتا رہا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فاتحہ پڑھنے کو آئے قبر آتش پر نہ یار  
 وہ ہی دن میں پاس الفت اسقدر جاتا رہا

خدا کی پادشاهی سے جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو برباد کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو زندہ کیا ہے  
 جس نے ہر شے کو مراد کیا ہے



ایک ہی اوست جو ان کے ہاں تھا وہ اس کا نسخہ لکھا  
اس کا کھانا ہے اس کا نسخہ لکھا





[illegible]



تر کھون کا اس پرچہ کے نالوں کا  
 شہید چاہے طاق سے اس کو دھاوا  
 چھین چاہے سائی ہوئی جیگان کے  
 چھین چاہے سائی ہوئی جیگان کے  
 چھین چاہے سائی ہوئی جیگان کے  
 چھین چاہے سائی ہوئی جیگان کے

خاکازنگ بھی ہو یا جینازک طبعیت پر	بھلا پہنے وہ کیونکر پائون میں جراب کا جوڑا
شب فرقت میں کافر ہوں جو میری آنکھ کھلی ہو	عبت بہتان غش نے آکے مجھ پر خواب کا جوڑا

لگاؤں ماہ کے سر پر اگر لکھ آئے لے آگش	ستار دن کا وہ پاپے ہر عالم تاب کا جوڑا
---------------------------------------	----------------------------------------

آنکھیں عاشق کو نہ تو لے گل رعنا دکھلا یار کی آنکھ سے تو آنکھ ملائی تو نے آسمان اور زمین کا ہے تفاوت ہر چند اے جنون تجھے مری آنکھ چھیننے کی نہیں قلم عشق میں کتبک ہوں اور حسن تباہ چوٹی اس جوڑ کی ایسی بھی بڑھ چلی گی باغبان کون سی صورت مری جی لکھی گی ایک مدت ہوں آفت طلب کروں تجھ سے کالے کوسوں نظر آتی چہرہ لائٹل کو عاشقوں سے ترے کرتا ہے نہایت گری و صیان آتا ہو جو چوٹی کا کسی کافر کے چرخ نیلی ہے بہت اپنی شفق پر نازان بندہ شاہ نجف آتش و غصہ ہے	تیکڑوں کا کسی نادان کو تماشہ دکھلا گردش چشم بھی لے کر گس شہلا دکھلا اے صنم دور ہی سے چاند سا کھڑا دکھلا قید خانہ تو دکھایا مجھے صحرہ دکھلا لب دریا جو نہیں تو تہ دریا دکھلا صبح مشرب بھی پیراب اور شیبہ دکھلا ایک تو جھکو قد یار کا پوتا دکھلا کوئی معشوق مجھے آگ بگولہ دکھلا آہ کا بلق آیام کو کوڑا دکھلا روئے خورشید قیامت کا تماشہ دکھلا کہتی ہو فکر سا بامدھکے جوڑا دکھلا لب بزم آن کے تو بھی کف کپ یاد دکھلا یا آئی اے اب مرقہ مولا دکھلا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نکلی جان سے میں  
 کوسا سے کوسا  
 جلی وہ ہر شے میں  
 جو ہے وصل کی یہ جو جی  
 ستارے میں جھکے ہیں  
 بیرون جی میں  
 دلچسپ ترین میں  
 کیجیجے

منظر غمازہ نوبت پوین یہ آوارہ غما  
 شیفہ تیرای غما و ثابت و سدا غما  
 ہا صحت اس تو پیرا چشم پوین میں  
 جب سب میں کا اور ادا و کین میں  
 تیکڑوں کا اپنی بھی تارہ کوئی احساہ غما  
 کہ کون جبین و ناخلفان یار میں  
 چہم ترن جی کی ہر سترہ و سترہ غما  
 کہ سب میں کا اور ادا و کین میں  
 تیکڑوں کا اپنی بھی تارہ کوئی احساہ غما  
 کہ کون جبین و ناخلفان یار میں  
 چہم ترن جی کی ہر سترہ و سترہ غما

اندر دہشت حال کا  
 لکھتے لکھتے لکھتے  
 لکھتے لکھتے لکھتے  
 لکھتے لکھتے لکھتے  
 لکھتے لکھتے لکھتے  
 لکھتے لکھتے لکھتے

ہوا اچھوڑ کر تو ہوا اور کو باس سوائی  
 ہو چھوڑ حال را چو خنک صحر اہوں  
 نگاہ تاز بیاں سے چشم زخم بھی رکھ  
 از کیا طیش دل نے آخرا د کو بھی  
 ہوا سے خند سے پتا اگر کوئی کھڑ کا  
 زبان یا رخوشی نے میری کھلوائی  
 کیا جو بار نے کچھ شغل برق اندازی  
 رہا ہے چاہ دق میں مراد دل وحشی  
 خدا دارا کو سے عمر حسنہ کی  
 نہیں ہے شل صدق مجسا د و سراخت  
 خانی ہاتھوں سے چوئی کو کھولتا ہر بار  
 دکھائی چشم غزالان نے حلقہ زنجیر

ہوا اچھوڑ کر تو ہوا اور کو باس سوائی  
 ہو چھوڑ حال را چو خنک صحر اہوں  
 نگاہ تاز بیاں سے چشم زخم بھی رکھ  
 از کیا طیش دل نے آخرا د کو بھی  
 ہوا سے خند سے پتا اگر کوئی کھڑ کا  
 زبان یا رخوشی نے میری کھلوائی  
 کیا جو بار نے کچھ شغل برق اندازی  
 رہا ہے چاہ دق میں مراد دل وحشی  
 خدا دارا کو سے عمر حسنہ کی  
 نہیں ہے شل صدق مجسا د و سراخت  
 خانی ہاتھوں سے چوئی کو کھولتا ہر بار  
 دکھائی چشم غزالان نے حلقہ زنجیر

ہمیشہ شام سے ہمارے مریے عشق  
 ہمارا مالہ دل کو شش کو فنا نہ ہوا  
 در د دل سے اس قدر کاہشید میں گلین ہوا  
 دل کو اپنے کر دیا باز کہ مزاجی نے جا  
 اپنے خون کی بو میں کئی ہر جگہ انجیم

جسم زار آخر تو تار بسترو بالین ہوا  
 کاہ کا سایہ بھی ہمیر کوہ سے سنگین ہوا  
 ہاتھ منہدی کسی محبوب کا رنگین ہوا

ہوا اچھوڑ کر تو ہوا اور کو باس سوائی  
 ہو چھوڑ حال را چو خنک صحر اہوں  
 نگاہ تاز بیاں سے چشم زخم بھی رکھ  
 از کیا طیش دل نے آخرا د کو بھی  
 ہوا سے خند سے پتا اگر کوئی کھڑ کا  
 زبان یا رخوشی نے میری کھلوائی  
 کیا جو بار نے کچھ شغل برق اندازی  
 رہا ہے چاہ دق میں مراد دل وحشی  
 خدا دارا کو سے عمر حسنہ کی  
 نہیں ہے شل صدق مجسا د و سراخت  
 خانی ہاتھوں سے چوئی کو کھولتا ہر بار  
 دکھائی چشم غزالان نے حلقہ زنجیر

ناله عاشق دستہ سے آنت جاب  
چلے گئے خوب اگر جہان دیکھ کر  
خون بہا ہے زیادہ ہے وہ برکت  
عشق کی آغوش میں بن جاتا ہے  
خاک سے خاک بن جاتا ہے  
عشق کی آغوش میں بن جاتا ہے  
خاک سے خاک بن جاتا ہے

آج کا رات آج کا رات  
سکھنا صحنہ آج کا رات  
جاننے سے آتش اگر ایل جان کا  
جانی سے آتش اگر ایل جان کا  
جانی سے آتش اگر ایل جان کا  
جانی سے آتش اگر ایل جان کا

<p>دست سال میں بیاہ چاہے بلور کا شام کو ملتا ہے روزیت ہر اک فردور کا خاک کا پتہ ہے یوسف یار جگتا نور کا آہ میں میری ہے عالم گردن خسور کا ہام اک عالم میں چینی سے ہوا فقور کا توڑنا اچھا نہیں ہے خاطر رنجور کا بادہ وحدت کا نشیہ سینہ ہے مخور کا</p>	<p>فی سبیل اشد ساقی لے کی ہر خیر خم آہ غلا پر تو بوسہ کا نہ کر انکار یار میرے یوسف سے یونج آسمان کا فرق یار کے دل میں کب اوس سے راہ بیاہوں سک ظرف پیدا کر جو چاہے شکر افان بوسہ عتاب لب کیجے نہ عاشق سو عزیز غلفہ حروف نالہ حق کا ہے قفل کی صدا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میں کے آتش سے کہاں حضور عالی جا سے  
شاہ تیر انداز کب چو کا نشانہ دور کا

<p>یہ خدا کا ہے بنایا تو وہ اسکندر کا غفلت انجام ہے جب دور چلے سائو کا پھول سے صد رہنویا ہے مجھے پتھر کا سگ دیوانہ کو پاب نہ دیکھا در کا عدم آب سے از ان ہو بہا گوہر کا سور سے ہونہ سے ترک کبھی شکر کا چوب کو تیر کے فنا ہے قیامت پر کا سنت کو توڑتا ہے دودھ کو مچھر کا</p>	<p>صاف آئینہ سے رخسار ہر اس لبر کا چشم ستانہ کی گردش میں تصور ہے جل ولیہ چوٹ اس رخ رگین کے نظارہ لگی جوش و شہت ہر پے قطع تعلق مقرر ہے قلب مہیت ارباب صفحا کھوتی ہے عاشقوں سے طلب بوسہ کہاں جاتی ہے آفت جان ہے خرومایہ کو طاقت ہونا چرخ کے پار گزر جاتی ہے آہ عاشق</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۵  
شیریں  
بہار کا رات آج کا رات  
سکھنا صحنہ آج کا رات  
جاننے سے آتش اگر ایل جان کا  
جانی سے آتش اگر ایل جان کا  
جانی سے آتش اگر ایل جان کا  
جانی سے آتش اگر ایل جان کا

اودھ تو کھانے کا  
دھاتے کا رات آج کا رات  
سکھنا صحنہ آج کا رات  
جاننے سے آتش اگر ایل جان کا  
جانی سے آتش اگر ایل جان کا  
جانی سے آتش اگر ایل جان کا  
جانی سے آتش اگر ایل جان کا

دل ہمارا کس میں ہے شوق آدنی کہ عجب ہوا  
 دل ہمارا کس میں ہے شوق آدنی کہ عجب ہوا  
 دل ہمارا کس میں ہے شوق آدنی کہ عجب ہوا  
 دل ہمارا کس میں ہے شوق آدنی کہ عجب ہوا

دکھائی آکھوں ہے سر جان بگڑنگ کرگی برقی جال اوسکی بند آکھوں کو یقین ہوا کہ غلٹ میں خیمہ حیوان اوڑھائی جاوڑ آب او سکرین بند و درک سیلے پانی کے دکھائی دیکھ کاٹھ خیمہ	نفس کے جاگوں سے مچھو چمن نظر آیا وہ خلوتی اگر لے انجمن نظر آیا شب وصال ہیں وہ دہن نظر آیا کوئی جو مرہ مجھے بے کفن نظر آیا ردائیکا جو وہ چاہہ ذقن نظر آیا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا ہے عشق کو آسان سمجھ کے آتش ہے  
 کمال ہم کو تو مشکل یہ فن نظر آنا

محم دل بھڑا ہر جلوہ چسپور نور کا سختی ایام ہے میرے لئے سالانہ ش کچھ نہ حاصل ہوو کیسی ہی شقت کیجے میں وہ میکش ہوں جن میں جلی شہد کیجے دلخ سینہ ہوتے ہیں گل کھاتے ہیں عاشق دین نہ ارباب جفا ہر کسی کے دل کو بربا آکے سینے سے لہن پر دم لگا ہر عبت چھاؤ کر کٹے نکل جاتا ہوں یاد آتا ہر جب نشہ خون ہی گیا تھنا تو ان کا تیرا ہونہ ادس لیلی رچی کا دل دیوانہ نو	چاندنی میں یں اتنے ہے مریم کا فور کا خشت بالین کو تھکا ہوں میں کا فور کا عشق بازی کام ہے بیگاری ضرور کا آب ہو جانا ہے شہرہ دانہ انگور کا گرم باز اہل نون ہے مریم کا فور کا گوشہ دامن سے لچھا جھاڑ کلب اور کا ٹھہرنا اچھا بند جب ہوا راہ دور کا موسم سرما زنا ہے نکھٹ عور کا اگر بے مہمان پھر آجائے بے مقدم کا بیچین سے کمان چونہ نکل طور کا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کلیات عشق  
 ۲۴  
 دل بے یار و دوست  
 دل بے یار و دوست  
 دل بے یار و دوست  
 دل بے یار و دوست

دل بے یار و دوست  
 دل بے یار و دوست  
 دل بے یار و دوست  
 دل بے یار و دوست

[illegible]





[illegible]



۵۵  
 بان عیون سنان و یال و خانه و قضا  
 حضرت اب نم ششم قائل بن اعراب  
 ادس کلان است کاس طاق و کیک و  
 زند آخو کو غلام و کس و کتاب  
 رنگ چکار و قدر اس قائل اعراب  
 بلکن میضا ضیف و کلا و کلا و  
 دوستی دشمنی

دوسرے دن میں اس نے کہا کہ میں نے اپنے دل سے  
 اس کی بات سنی ہے اور میں نے اس کی بات  
 سنی ہے اور میں نے اس کی بات سنی ہے  
 اور میں نے اس کی بات سنی ہے اور میں نے  
 اس کی بات سنی ہے اور میں نے اس کی بات  
 سنی ہے اور میں نے اس کی بات سنی ہے

در دوسرے دن ہے جب نشہ صہبہ اُترا روتے روتے جو عاشق کا دریا اُترا تب غریبی جگو اگر یا رکھا چہرا اُترا چاہہ ہفت میں خضر ہر تماشا اُترا پشترکہ کے اوپر سے ہو دریا اُترا طاق میخانہ سے ہے ساغرینا اُترا شیشہ بول میں پری بنگے سے غفا اُترا سن دملوا ہر یہ اپنے لئے گویا اُترا	وصل کے مدد کس طرح سے ہر رخ فراق چہنہ حسن کی موجود ہے اشارہ ہی یہی در دوسرے دن جو ہوا دن تو بدن میں ٹوٹا وقت یار میں کی خط نے رسائی پیدا کیا عجب ہو جو غم میں ہمارے وہ بیت مانع سے باد بہاری کی ہے آمد آمد وہیں یار کا رہتا ہے قصور اس میں سیر رکھتا ہے طبیعت کو کلام شیریں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شاخ گل کو بھی نہ آتش نے چھوا تھا اسیر خون تری آنکھوں میں ملے بلبل شیدا اُترا	۴۴
جبکہ رسوا ہوئے انکار ہے سچ بات میں کیا کون انداز ہے تجھے اہ کے آنکھ خورشید بار کے وعدہ فردا سے قیامت تو کیا کوئی بختانہ کو جاتا ہے کوئی کعبہ کو ایک مدت ہو پہلے سائل تری دروازہ پر ایسی اونچی بھی تو دیوار میں گھر کی ترے دھڑکی کی جوقا قات تھی وہ بھی موتوں	لے صنم کھٹک ہی ہو گی ملاقات میں کیا فرق ہوتا نہیں انسان سے عزت میں کیا شک ہوئے نالہ دل تیری کلاہ میں کیا پھر ہے گبر و مسلما ہر تھی گھات میں کیا نوسہ یا گالی ملے گا مجھے چہرے میں کیا رات اندھیری کوئی گویا کی بہت میں کیا ایسا پڑتا تھا غل یار کی اوقات میں کیا

دوسرے دن میں اس نے کہا کہ میں نے اپنے دل سے  
 اس کی بات سنی ہے اور میں نے اس کی بات  
 سنی ہے اور میں نے اس کی بات سنی ہے  
 اور میں نے اس کی بات سنی ہے اور میں نے  
 اس کی بات سنی ہے اور میں نے اس کی بات  
 سنی ہے اور میں نے اس کی بات سنی ہے  
 اور میں نے اس کی بات سنی ہے اور میں نے  
 اس کی بات سنی ہے اور میں نے اس کی بات  
 سنی ہے اور میں نے اس کی بات سنی ہے

دوسرے دن میں اس نے کہا کہ میں نے اپنے دل سے  
 اس کی بات سنی ہے اور میں نے اس کی بات  
 سنی ہے اور میں نے اس کی بات سنی ہے  
 اور میں نے اس کی بات سنی ہے اور میں نے  
 اس کی بات سنی ہے اور میں نے اس کی بات  
 سنی ہے اور میں نے اس کی بات سنی ہے  
 اور میں نے اس کی بات سنی ہے اور میں نے  
 اس کی بات سنی ہے اور میں نے اس کی بات  
 سنی ہے اور میں نے اس کی بات سنی ہے

سب قدر تو کارا ہے کراچی جنت  
 سب قدر تو کارا ہے کراچی جنت  
 سب قدر تو کارا ہے کراچی جنت  
 سب قدر تو کارا ہے کراچی جنت

خاندان جو جو ہو سے کمال  
 خاندان جو جو ہو سے کمال  
 خاندان جو جو ہو سے کمال  
 خاندان جو جو ہو سے کمال

نور علی  
 نور علی  
 نور علی  
 نور علی

نور علی  
 نور علی  
 نور علی  
 نور علی

نور علی آیانہ بالین پر سے بار اس ہون وہ ابر طفل جسکو جان کھونا کھیل آسمان پر دین سے یار ماہ سپا دہ وہ دہان چشم شیرین تبسم موج ہے اتوان میری طر سے ہو خوش حسن ہے	آخر ہر ماہ سے معمول چھینا ماہ کا گنج ہر قدر سے کمر دند میری باز بگاہ کا حلقہ اجاب گرد اسکے ہی لالہ ماہ کا وہ دقن سے چاہ خال سین تو اس پر پاہ کا گویہ سے بھاری تر از دین مولیٰ گاہ کا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لشکر کتا ہون میں سے آتش خدا کی جہین  
 میری سزا کہ بیت پر عالم ہے بیت اللہ کا

نور علی فرشتہ ہے ای یار خاک پرست جنت زیریا شکر و ذوقیاست میں بہت بے عقاد رنگ گل سے خون ہمارا کہو کا شمع ہو خار کا کھٹکا نہیں کہتے ہیں ہم آتش دہم انگلیاں کانٹوں میں دیتا ہوں دم رفتار یار بست پرستی ہم اگر تیری طرح کرتے تو پھر شاہ راہ ہستی موسوم میں وہ چال چل سستی زیبائی ہم دیوانگان عشق کو رہنمائی دین دن کرنا ہے عزیزان تم مجھے پارہ ہنس ہی ہے ہم خاکسار اتنے لئے	ہم گریبان چھڑا نیکی آیا جو دامن زیریا لاکھی اے سرو قاست پیادہ فرشتہ زیریا نقش پا سے چھوٹا جاتا ہوا گلشن زیریا موم ہو جاوے اگر آجاوے آہن زیریا ہر قدم بر آتی ہے آواز شیون زیریا سنگ رہ کو بھی نہ لاتے لے بہن زیریا اپنی آنکھوں کو بچھا دیں دست دشمن زیریا خم ہوئی ہے سیکڑوں کا ٹوٹتی گون زیریا شاید آجائے کسی کے میلاد فرشتہ زیریا گوش زد ہووے ہمارے تانہ دشمن زیریا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نور علی  
 نور علی  
 نور علی  
 نور علی



[illegible]





جسم خاکی کی طرح سے میرا زندان رہ گیا  
 طوق بکر میری گردن میں گریبان رہ گیا  
 باغ میں جا کر تو لے سرو خزان رہ گیا  
 روح جنت کو گئی جسم گلی یان رہ گیا  
 موت لے اب تیرے پلہ کا میدان رہ گیا  
 یا ثابت وقت پر میرا گریبان رہ گیا  
 کال کو پیرا میں ملا تو شعلہ عریان رہ گیا  
 نیکو دوزخ فرسنگ مجھوں سے یا یان رہ گیا  
 اور گئے مرغ چین خاکی گلستان رہ گیا  
 ہم قدم پر رہ یقین یان رہ گیا دان رہ گیا  
 بند آئینیں ہو گئیں آئینہ حیران رہ گیا  
 گر کے کب یوسف تیلان چاہ کھان رہ گیا  
 مرک صبا جھانہ نہ فاقہ جو مان رہ گیا  
 آنکھ دکھا کر خٹھے غول سیا بان رہ گیا  
 ہے خطا ادا گنج شہیدان رہ گیا  
 ہو کر ہے گردن تک کی آئی حسان رہ گیا  
 روشنی جاتی رہی سرو چراغان رہ گیا



شکین نے کیا اندھیر روئے یار پر  
 روئے روشن دیدہ عاشق میں کا لاکر دیا  
 یار کا رخسارہ رنگین ہے آتشِ شریک باغ  
 جب نقاب اٹھا دے گلا کو وا کر دیا

شکین نے کیا اندھیر روئے یار پر  
 روئے روشن دیدہ عاشق میں کا لاکر دیا  
 یار کا رخسارہ رنگین ہے آتشِ شریک باغ  
 جب نقاب اٹھا دے گلا کو وا کر دیا

شکین نے کیا اندھیر روئے یار پر  
 روئے روشن دیدہ عاشق میں کا لاکر دیا  
 یار کا رخسارہ رنگین ہے آتشِ شریک باغ  
 جب نقاب اٹھا دے گلا کو وا کر دیا

شکین نے کیا اندھیر روئے یار پر روئے روشن دیدہ عاشق میں کا لاکر دیا	یار کا رخسارہ رنگین ہے آتشِ شریک باغ جب نقاب اٹھا دے گلا کو وا کر دیا
دُشمنِ نفس ہے پیش چشمِ اس کے روشن کا مقصود دل پر وہ دی ہے عیبِ شبن مع دشمن جان کی زیادہ قتل کرتی ہے پا دل نے لجا کر مجھے قہرِ نخلان میں افسوس کا احسان کھینچا ہے دماغِ پیشانی قتل سے کہنے سے قیبِ تیرہ باطن کے رن کا عالم آتا ہے نظر گنجِ شہیدان میں بیٹے مروت سے ہے عرضِ حالِ لاحال و جلا و کتا ہوں زبس میں تیری زندہ نہیں	نگہبانِ برق کو میں نے کیا ہر اپنے خرم کا گریبان بھڑا کر کر تا ہوں میں پوند داس کا خمِ شمشیرِ معشوقوں کا ہنوز آتا ہے گردن کا لکھا تھا دو بنا قسمت میں میری چاہ گشتن کا نشانِ ہٹا ہے روئے رخ سے کب تارِ سون کا رکھا گردن پہ اپنی دوست نے احسانِ دشمن کا قدمِ بادِ بہاری ہے ہر مری قاتل کے توسن کا نہ بچتے نفع ہرگز کو سا کچھ سرو آہن کا نظر آتا ہے چشمِ غنظر ہر چشمہ روزن کا
فردغِ طاہری کو دلِ ریشتمند چلے جھٹکے ہیں چرخِ بادہ لے آتش نہ ہو محتاجِ روغن کا	دب تا چند اے دستِ بدستِ قاتل کے دامن کا نصیب ہے جان کو پہلو میں نہال سے دشمن کا ہر سو یا ساتھ بھی قاتل تو خیرِ دریاں بھٹکا

شکین نے کیا اندھیر روئے یار پر  
 روئے روشن دیدہ عاشق میں کا لاکر دیا  
 یار کا رخسارہ رنگین ہے آتشِ شریک باغ  
 جب نقاب اٹھا دے گلا کو وا کر دیا



[illegible]

لکھنؤ کے ایک نامور عالم نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک کتب خانہ میں بیٹھا تھا اور وہ ایک کتاب کو دیکھ رہا تھا۔  
 وہ شخص نے کہا کہ میں نے یہ کتاب ایک شخص سے خریدی ہے جو کہ ایک بڑے عالم تھے۔  
 وہ شخص نے کہا کہ میں نے یہ کتاب ایک شخص سے خریدی ہے جو کہ ایک بڑے عالم تھے۔  
 وہ شخص نے کہا کہ میں نے یہ کتاب ایک شخص سے خریدی ہے جو کہ ایک بڑے عالم تھے۔

شہر میں قاضی میاں بہت کی آتش  
 اب ارادہ ہے مریاد یہ میاں کی

شیشہ اک رات تو قاضی کی بطن میں تھا کام محتاج کا ہے بیت و طل میں تھا واقعی زور زمین خیمہ شل میں تھا یار آغوش میں غور شید علی میں تھا وطن مزدور ہے سلطان کے محل میں تھا عہد میں اپنے نہیں وہم عمل میں تھا جلد و گرجے ہو شیشے کے کنول میں تھا سخاں مرد کا ہے جنگ بول میں تھا	لے خاک کچھ تو اتر سن تل میں ہوتا دھڑ دھول کہاں عاشق بے صبر کہاں بل نہ کھلا تری زلف کا صم شائے سے عید یوز دل اپنا بھی کہیں خوش کرتے عیش کی سیر ریاضت نے مجھے دکھایا سخن سخت میں سننا ہوں بس شیریں سے داغ ہرین بین دل نازک میں چراغ برتن نگہ عاشق سے لڑنے میں گریزی نہیں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عرل و نصیب اوسکو شرف روزی منظور آتش  
 لطف کیا چرخ کو ہے پھر مل میں ہوتا

خاک میں ملے بھی میں اکونہ دشمن سمجھا چٹ جو دھل گئی اسکے سنی سب یار چھوڑا میر گریبان کو نہیں دست جوں بسا تھی اس سے عیان سید غارت کی صفا زلف میں بل میں لوی میر گریں شلا اکھیں گودش چرخ کو اب گردش اس سمجھا خندہ کنگ کو میں سنگ فلاح سمجھا کیا یہ اسکو کسی محبوب کا دامن سمجھا چہرہ لڑاکو میں نے دل رو دشمن سمجھا جسے دیکھا ترے گھر کے گود گشت سمجھا	خاک میں ملے بھی میں اکونہ دشمن سمجھا چٹ جو دھل گئی اسکے سنی سب یار چھوڑا میر گریبان کو نہیں دست جوں بسا تھی اس سے عیان سید غارت کی صفا زلف میں بل میں لوی میر گریں شلا اکھیں
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایک دفعہ ایک شخص نے ایک کتب خانہ میں بیٹھا تھا اور وہ ایک کتاب کو دیکھ رہا تھا۔  
 وہ شخص نے کہا کہ میں نے یہ کتاب ایک شخص سے خریدی ہے جو کہ ایک بڑے عالم تھے۔  
 وہ شخص نے کہا کہ میں نے یہ کتاب ایک شخص سے خریدی ہے جو کہ ایک بڑے عالم تھے۔  
 وہ شخص نے کہا کہ میں نے یہ کتاب ایک شخص سے خریدی ہے جو کہ ایک بڑے عالم تھے۔

کیا ہوں آتش نرا بجی زبان کی بجست کا  
 نیک بختی گوئیہ کہ فرغت باغست باگست

مری طرف جو انھیں کھینچ کر کشید لگی کسی نے سول نہ پوچھا دل شکستہ کا عروس دہر سے بوسہ وفا نہیں آتی	ہوتوں کو برہمنوں کا حوالہ کیا کرتا کوئی خرید کے ٹوٹا پیالہ کیا کرتا بھلا میں مگر کا اسکے ازالہ کیا کرتا
ہندو ہفتہ بھی ہوتا تو لطف تھا آتش اکیلے پیکے شراب و سالہ کیا کرتا	

ایک دن فرصت جو میں برگشتہ قسمت مانگتا تشنگی کرتی جو مشتاق دم خنجر مجھے تیرا باران بلا سے ہو گئی کشت اپنی ہنر داغ لگتا تھا جنو کو کیا وطن میں گدین دم نکلتا ہی نہیں اے حسرت دیدار یار دوسرا مجھسا زانے میں نہیں برگشتہ بخت سیرخ عالم فروز یار غمراہ سیل بھی لکے میری خاک پر دے چھینا بہشت روز شب نکلتا ہوں آنکھوں سے تصویریں حسن کا افسون دکھاتا معجب روح الہ ہمارے دل میں کدورت آئی ہر ہلکی توہین لکھی غرت خموشی کے سبب شکر ہے	دیدہ تر فوج کے طوفان کی غصت مانگتا آبِ بہن شیر دایہ کی حلاوت مانگتا رہ گیا وہقان دعاے ابر حمت مانگتا چادر گل شمع بالین رنگ تہ بیت مانگتا کاش غمراہ میں بھی تیری صبریٰ مانگتا گو میں چوری کفن جاتا جو خلعت مانگتا شمع بالین کیا میں بیمار محبت مانگتا میں اگر اللہ سے باطن حمت مانگتا سیمت محبوب سننے میں جو بیت مانگتا نقش پاتیل یہ بھیا سے بیت مانگتا دو گھڑی دل کھو لکڑی کی فرصت مانگتا نہر دیتا آسمان بھیکو جو شربت مانگتا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا ہوں آتش نرا بجی زبان کی بجست کا  
 نیک بختی گوئیہ کہ فرغت باغست باگست

ہوتوں کو برہمنوں کا حوالہ کیا کرتا  
 کوئی خرید کے ٹوٹا پیالہ کیا کرتا  
 بھلا میں مگر کا اسکے ازالہ کیا کرتا  
 ہندو ہفتہ بھی ہوتا تو لطف تھا آتش  
 اکیلے پیکے شراب و سالہ کیا کرتا  
 دیدہ تر فوج کے طوفان کی غصت مانگتا  
 آبِ بہن شیر دایہ کی حلاوت مانگتا  
 رہ گیا وہقان دعاے ابر حمت مانگتا  
 چادر گل شمع بالین رنگ تہ بیت مانگتا  
 کاش غمراہ میں بھی تیری صبریٰ مانگتا  
 گو میں چوری کفن جاتا جو خلعت مانگتا  
 شمع بالین کیا میں بیمار محبت مانگتا  
 میں اگر اللہ سے باطن حمت مانگتا  
 سیمت محبوب سننے میں جو بیت مانگتا  
 نقش پاتیل یہ بھیا سے بیت مانگتا  
 دو گھڑی دل کھو لکڑی کی فرصت مانگتا  
 نہر دیتا آسمان بھیکو جو شربت مانگتا

ہندو ہفتہ بھی ہوتا تو لطف تھا آتش  
 اکیلے پیکے شراب و سالہ کیا کرتا  
 دیدہ تر فوج کے طوفان کی غصت مانگتا  
 آبِ بہن شیر دایہ کی حلاوت مانگتا  
 رہ گیا وہقان دعاے ابر حمت مانگتا  
 چادر گل شمع بالین رنگ تہ بیت مانگتا  
 کاش غمراہ میں بھی تیری صبریٰ مانگتا  
 گو میں چوری کفن جاتا جو خلعت مانگتا  
 شمع بالین کیا میں بیمار محبت مانگتا  
 میں اگر اللہ سے باطن حمت مانگتا  
 سیمت محبوب سننے میں جو بیت مانگتا  
 نقش پاتیل یہ بھیا سے بیت مانگتا  
 دو گھڑی دل کھو لکڑی کی فرصت مانگتا  
 نہر دیتا آسمان بھیکو جو شربت مانگتا





وہ حد آقطہ جہاں منگنا ہے اسے چھوڑ کر چلا جائے کہ کیا پھر یہ قلعہ کی سی ہو جائے گا کہ اس کی طرف سے ہر طرف سے گولیاں آئیں گی۔  
 یہ حد آقطہ جہاں منگنا ہے اسے چھوڑ کر چلا جائے کہ کیا پھر یہ قلعہ کی سی ہو جائے گا کہ اس کی طرف سے ہر طرف سے گولیاں آئیں گی۔

گردیاں دھو ش گردون کی شہزادی زنجی

دست و بازو کے تصور میں ہوا آتش میں تیل

غبار راہ ہو کر چشم مرزد میں محسوس	بہال خاکساری کو لگا کر ہنسے پھل پاپا
بزرگ شمع ہم سوختوں سے نرم عالم میں	زبان بھولی نہ لکیر بات کر کے محال پاپا
گستاخش دم کی مار آستین کا کام کرتی تھی	دل متاب کو بہا میں، اک گنگنل پاپا
نظر آتے تھے خال غنبرین گرد لب لعلین	ساہ زنگ نے شہر چستان میں علان پاپا
لٹری بھروسے کے گوئی یا بریں تو کچل کچل	کہ کٹر چیدہ ہنسے کلیرے گھٹا آگے کلپا پاپا
غم فرقت کو عمر رفتہ گذری بقیہ اری میں	تری امداد سے آرام ہنسنے کی اہل پاپا
شکستہ دل نہ ہو انسان عوضی سے کاغذ	موا فرزند اگر تو داغ دل نعم البدل پاپا
خدا جانا تھا چین کی سیر کو عمرہ رقیہوں کے	دل عاشق کے توڑیے بھلا کیا ہنسی پاپا
رعونت کو ہنسی سے پرے ان عزت کی نیوٹو	حصیر کو نہ دیکھا دست خنکائی میں شل پاپا
غضب منزل ہستی میں آسائش طاعت	ہجوم خواب سے رہ روئے ہے آخر ظلم پاپا
وارت ہوئی تھی در سے افروں سپی میں	زیادہ تر مزاج ایر سے زلفوں میں بل پاپا

ہمیشہ جوشش گریہ سے رہا پانی میں لے آتش

کبھی تازہ نہ لکیر اپنے دل کا یہ کنول پاپا

ہری آنکھوں کے آگے آگیا جوش میں

ہمیشہ صورت ساحل رہا آغوش میں دریا

اگر مونی تھی تھی صحت میں تھی کیا  
 نہ جھٹکا تھا اس سے گور کی کیا  
 دل جھٹکے جان سے شکل میں کیا  
 کہ یہ قیاسی ہے مجھے بھی جھٹکا تھا  
 لگے بھی لگے جھٹکا تھا  
 میں جا بھی جا رہی تھی جھٹکا تھا  
 ہر قصہ میں جھٹکا تھا  
 ہر قصہ میں جھٹکا تھا

یہاں سے لے کر  
 یہاں سے لے کر  
 یہاں سے لے کر  
 یہاں سے لے کر  
 یہاں سے لے کر

عالم حسن خدا داد بستان پر کہ جو چھتا  
 راہ میں تیری شب روز سیر کرنا ہوں  
 روز کرتے ہیں شب ہجر کو میداری میں  
 ایک عالم میں تو ہر چند یہ سنا ہوں  
 دولت مشق کا کھینچہ وہی سینہ ہے  
 ناز و انداز داد اسے تین شرم آتی لگی  
 جان کی تنگیوں کے لئے حالت ال تری میں  
 از منزل مقصود نہیں دینا میں  
 کہیں اس روئی گئی میں ہر پر پیدا  
 کعبہ مد نظر قلم ہے حال  
 کوہ و صحرا گلستان میں پھر آتا ہے  
 سوزش دل سے تسلسل ہو دی باور تھا  
 رات کٹ جاتی ہے باقرین ہی سے سنتے  
 سائے خم مستونے ہوتے کا جو عالم پر سوا  
 گون کے مٹی قبریں نہیں اس میں تین  
 پیچر مشرق سے میرے نہیں وہ روز نگاہ  
 لیلہ اہل در کما یہ شب جیل سے ہوا

ناز و انداز بڑا ہی دل بوجان پر کہ جو چھتا  
 وہی سیر اور دہی سنگ نشان پر کہ جو چھتا  
 اپنی کانکوں میں سب کے آگے ان پر کہ جو چھتا  
 مام ہزار سے تھو خفتان پر کہ جو چھتا  
 داغ عمل زخم جگر درد نشان پر کہ جو چھتا  
 باضی حسن کا عالم وہ کہاں پر کہ جو چھتا  
 بے یقینی کا تری لکھو گن پر کہ جو چھتا  
 راہ میں قافلیہ کے وال پر کہ جو چھتا  
 رسم غلم وہی قرآن میں زبان پر کہ جو چھتا  
 لگو جان کی طرف دل گن پر کہ جو چھتا  
 تلاش وہ ترا آب و رون پر کہ جو چھتا  
 عود کے جلنے سے مجھ میں ان پر کہ جو چھتا  
 جمع محفل صنم چرب زبان پر کہ جو چھتا  
 سیر سیر وہی دغا کا بیان پر کہ جو چھتا  
 یزراہ وہی غمیرت کا مسکان پر کہ جو چھتا  
 قاعدہ اشک رشت روز و رات پر کہ جو چھتا  
 اسکا افسانہ میان رمضان پر کہ جو چھتا

عالم حسن خدا داد بستان پر کہ جو چھتا  
 راہ میں تیری شب روز سیر کرنا ہوں  
 روز کرتے ہیں شب ہجر کو میداری میں  
 ایک عالم میں تو ہر چند یہ سنا ہوں  
 دولت مشق کا کھینچہ وہی سینہ ہے  
 ناز و انداز داد اسے تین شرم آتی لگی  
 جان کی تنگیوں کے لئے حالت ال تری میں  
 از منزل مقصود نہیں دینا میں  
 کہیں اس روئی گئی میں ہر پر پیدا  
 کعبہ مد نظر قلم ہے حال  
 کوہ و صحرا گلستان میں پھر آتا ہے  
 سوزش دل سے تسلسل ہو دی باور تھا  
 رات کٹ جاتی ہے باقرین ہی سے سنتے  
 سائے خم مستونے ہوتے کا جو عالم پر سوا  
 گون کے مٹی قبریں نہیں اس میں تین  
 پیچر مشرق سے میرے نہیں وہ روز نگاہ  
 لیلہ اہل در کما یہ شب جیل سے ہوا

عالم حسن خدا داد بستان پر کہ جو چھتا  
 راہ میں تیری شب روز سیر کرنا ہوں  
 روز کرتے ہیں شب ہجر کو میداری میں  
 ایک عالم میں تو ہر چند یہ سنا ہوں  
 دولت مشق کا کھینچہ وہی سینہ ہے  
 ناز و انداز داد اسے تین شرم آتی لگی  
 جان کی تنگیوں کے لئے حالت ال تری میں  
 از منزل مقصود نہیں دینا میں  
 کہیں اس روئی گئی میں ہر پر پیدا  
 کعبہ مد نظر قلم ہے حال  
 کوہ و صحرا گلستان میں پھر آتا ہے  
 سوزش دل سے تسلسل ہو دی باور تھا  
 رات کٹ جاتی ہے باقرین ہی سے سنتے  
 سائے خم مستونے ہوتے کا جو عالم پر سوا  
 گون کے مٹی قبریں نہیں اس میں تین  
 پیچر مشرق سے میرے نہیں وہ روز نگاہ  
 لیلہ اہل در کما یہ شب جیل سے ہوا

عالم حسن خدا داد بستان پر کہ جو چھتا  
 راہ میں تیری شب روز سیر کرنا ہوں  
 روز کرتے ہیں شب ہجر کو میداری میں  
 ایک عالم میں تو ہر چند یہ سنا ہوں  
 دولت مشق کا کھینچہ وہی سینہ ہے  
 ناز و انداز داد اسے تین شرم آتی لگی  
 جان کی تنگیوں کے لئے حالت ال تری میں  
 از منزل مقصود نہیں دینا میں  
 کہیں اس روئی گئی میں ہر پر پیدا  
 کعبہ مد نظر قلم ہے حال  
 کوہ و صحرا گلستان میں پھر آتا ہے  
 سوزش دل سے تسلسل ہو دی باور تھا  
 رات کٹ جاتی ہے باقرین ہی سے سنتے  
 سائے خم مستونے ہوتے کا جو عالم پر سوا  
 گون کے مٹی قبریں نہیں اس میں تین  
 پیچر مشرق سے میرے نہیں وہ روز نگاہ  
 لیلہ اہل در کما یہ شب جیل سے ہوا

عالمی



مستطاب منكم في هذا خلاص من

کتاب الف

مطبع میهنی نوکشوکاران مطبع میهنی

1 Supplied	W E 15277
2 Proc	RD 25
3 Grant	RUL/Wardul
4 Ch	1
5 Acc	172/1
6 Cat	172/1
7 Numb	172/1
8 Check	172/1

فہرست کتب

یہ موجود ہے جسکی فہرست ہر  
سے شائقان اصلی کتب کے  
ہر قین صفحہ سادہ میں کلیات  
اب ہے اس فن کے اور بھی

اس طبع میں ہر علم و فن کی  
ایک ہی کتاب کو چھاپنے کا  
معلوم فرما سکتے ہیں فہرست  
دودادین اردو دودین

کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و قانون کو آگاہی کا در پیر حاصل ہو

شجرہ نادرہ

کلیات ناسخ - طبع از دستور نامی شیخ امام بخش  
ناتج معاصر آتش لکھنوی -  
کلیات تسلیم - جسکا نام تاریخی نظم از حید ہے  
از خوش فکری زبان اور بلند خیال نقشی ادیب  
تسلیم شاگرد نسیم دہلوی  
کلیات طبع -  
جذیر - سنہ ۱۰۰۰ دودوم یکجائی -  
جذیر - چارم یکجائی -

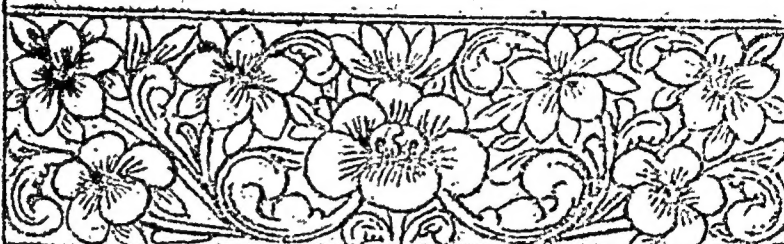
کلیات مومنین -  
بہارستان سخن - امین تین استادوں  
کا کلام ہے اس طرح وہم و دلیف وہم و قافیہ غزل  
۱- شیخ امام بخش ناسخ ۲- خواجہ بہر علی آتش  
۳- ہمدی حسین خان آباد -  
دیوان رند - سنی بہ گلدرہ عشق کلام نواب  
سید محمد خان رند شاگرد خواجہ بہر علی آتش -  
دیوان گویا - از طبع از در سالہ از فقیر محمد خان

## کلیات و دواوین اردو

کلیات انشاء الشرفان از نتیجہ طبع شاعر  
نامی میر انشا و نقد خان -  
کلیات نساخ - عمدہ کلیات جس میں نادر  
رسائل شامل ہیں -  
۱- شاہد عشرت (۲) سخن شعرا  
(۳) اشعار نساخ (۴) مرغوب دل  
(۵) دفتر پیشمال (۶) گنج تواریخ  
(۷) چشمہ فیض (۸) قند پارسی  
(۹) زبان رنیت (۱۰) قطعہ منتخب  
از جلوہ گری طبع و قادمونوی عبدالغفور خان  
کلیات سودا - قصائد و مثنویات دودادین  
در باغیات از کلام تلج الشعراء از رفیع اسودا  
کلیات نظیر اکبر آبادی  
کلیات تراب - مجموعہ جس میں چند کتاب  
ہیں ۱- دیوان ۲- مثنوی عاشق صغیر - ٹھکان



بسم الله الرحمن الرحيم



مطبعة مطبعي نويسه كمال المطبعي









